عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
ماہنامہ
لولاک
ملتان

Email: khatmenubuwwat@ymail.com

شمارہ: ۷ جلد: ۲۲ رجب المرجب ۱۴۳۹ اپریل 2018 مسلسل اشاعت کے ۵۵ سال

معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

آزاد کشمیر میں ختم نبوت کے تحفظ کا ایک اور سنگ میل عبور ہو گیا

قبول اسلام اور خوف خدا کا دلچسپ واقعہ

عصر حاضر میں ختم نبوت کا کام کیسے کیا جائے؟

اپریل فول اور قادیانیت فول

تھرپارکر میں قادیانیوں کی دہشت گردی

www.khatm-e-nubuwwat.com, www.lolaak.clickhere2.net, www.laulak.info

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ : ۷ — جلد : ۲۲

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ — مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ — مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ — خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ — فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ — حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ — شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ — پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ — حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ — حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوریؒ
صاحبزادہ طارق محمودؒ

بانی : مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی : حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب

زیر سرپرستی : حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی صاحب

نگران اعلیٰ : حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نگران : حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر : حضرت مولانا عزیز احمد

حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی

ایڈیٹر : صاحبزادہ حافظ مبشر محمود

مرتب : مولانا عزیز الرحمن ثانی

کمپوزنگ : یوسف ہارون

مجلس منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا بشیر احمد	حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا محمد اکرم طوفانی	مولانا مفتی حفیظ الرحمن
مولانا فقیر اللہ اختر	مولانا قاضی احسان احمد
مولانا عبدالرشید غازی	مولانا محمد طیب فاروق
مولانا غلام حسین	مولانا غلام رسول دینپوری
مولانا محمد اسحاق ساقی	مولانا محمد حسین ناصر
مولانا غلام مصطفےٰ	مولانا مفتی محمد راشد مدنی
چوہدری محمد اقبال	مولانا محمد قاسم رحمانی
مولانا عبدالرزاق	

ناشر : عزیز احمد — مطبع : تشکیل نو پرنٹرز ملتان
مقام اشاعت : جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

رابطہ : عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
حضوری باغ روڈ ، ملتان فون : 0300-4304277, 061-4783486

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمۃ الیوم

آزاد کشمیر میں ختم نبوت کے تحفظ کا ایک اور سنگ میل عبور ہو گیا	مولانا اللہ وسایا	03
ختم نبوت کانفرنسوں کی اجمالی رپورٹ	// //	06

مقالات ومضامین

معراج النبی ﷺ	مولانا عبدالکریم ندیم	15
حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے حالات (قسط نمبر:4)	تحقیق: مولانا محمد ریاض انور گجراتی	18
سیدنا حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ	عزیز الرحمن رحمانی	22
اذان کے جواب میں	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	25
حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی ذہانت	مولانا محمد وسیم اسلم	27
قبول اسلام اور خوف خدا کا دلچسپ واقعہ	محمد عنصر عثمانی	29
ذکری مذہب کا تعارف......عقائد و نظریات	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	31

شخصیات

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ	مولانا محمد رضوان عزیز	33
حضرت مولانا رشید احمد لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ	مولانا اللہ وسایا	35
حضرت مولانا غلام محمد ریحان رحمۃ اللہ علیہ	// //	37

رد قادیانیت

عصر حاضر میں ختم نبوت کا کام کس طرح کیا جائے؟	مولانا نور محمد ہزاروی	39
اپریل فول اور قادیانیت فول	مولانا محمد رضوان عزیز	41
مہدی اور مسیح کی پیشین گوئیاں (آخری حصہ)	مولانا خالد سیف اللہ رحمانی	45
تھرپارکر میں قادیانیوں کی دہشت گردی	مولانا مختار احمد	48

متفرقات

فیصل آباد میں ختم نبوت چوک کا افتتاح	مولانا عبدالرشید سیال	49
تبصرۂ کتب	مولانا محمد وسیم اسلم	50
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	52

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم

آزاد کشمیر میں ختم نبوت کے تحفظ کا ایک اور سنگ میل عبور ہوگیا!

پاکستان اور بھارت ۱۹۴۷ء کو وجود میں آئے۔ اس وقت متحدہ ہندوستان کو تقسیم کرتے ہوئے فارمولا یہ اختیار کیا گیا کہ جہاں مسلم اکثریت ہوگی وہ حصہ پاکستان کو اور جہاں غیر مسلم اکثریت ہوگی وہ حصہ ہندوستان کو ملے گا۔ گورداسپور میں آبادی کے لحاظ سے مسلم و غیر مسلم دونوں انچاس انچاس فیصد تھے۔ قادیانی دو فیصد تھے۔ انہوں نے الگ سے درخواست جمع کرادی کہ قادیان کو ویٹی کن سٹی کی طرز پر علیحدہ شناخت دی جائے۔ انہیں وہ شناخت تو نہ ملنا تھی اور نہ ملی۔ البتہ ان کے اس اقدام سے مسلمانوں کی تعداد انچاس فیصد رہی اور دوسرے فریق کی تعداد اکاون (۵۱) فیصد ہوگئی۔ جس سے گورداسپور ضلع ماسوائے شکرگڑھ تحصیل کے ہندوستان کو چلا گیا۔ یوں قادیانی کارروائی سے گورداسپور سے کشمیر کو جانے کا واحد راستہ بھارت کے ہاتھ آگیا۔ یہاں سے اسلامیان کشمیر کے لئے امتحان وابتلاء کا ایک نیا دور شروع ہوا۔

تقسیم سے قبل کشمیر کمیٹی کے نام پر مرزا محمود قادیانی کشمیر میں اپنے مہرے فٹ کر چکے تھے۔ پاکستان بننے کے بعد جو کشمیر کا حصہ پاکستان کو مل گیا۔ اسے آزاد کشمیر کا نام دیا گیا۔ تب ایک وقت ایسا بھی آیا کہ قادیانی یہاں بھی سازشوں کے تانے بانے سے آزاد کشمیر حکومت میں کلیدی عہدوں پر براجمان رہے۔ بلکہ صدارت تک کے عہدوں پر بھی کلی یا جزوی رسائی حاصل کی۔

۱۹۷۳ء میں آزاد کشمیر باغ سے منتخب ہونے والے رکن آزاد کشمیر اسمبلی جناب میجر محمد ایوب حج کے لئے گئے۔ مدینہ طیبہ حاضری کے لئے مسجد نبوی کے صحن سے نماز کی ادائیگی کے بعد مواجہ شریف پر سلام عرض کرنے کے لئے چلے تو برقی رو کی طرح ایک خیال ان کے دماغ سے ٹکرایا کہ ایوب کس منہ سے آپ ﷺ کے دراقدس پر سلام کے لئے جارہے ہو۔ تمہارے اقتدار میں ہوتے ہوئے بھی آزاد کشمیر میں آپ ﷺ کے دشمن دندناتے اور ختم نبوت کا منہ چڑاتے پھر رہے ہیں۔

بس اس خیال کے آتے ہی ایک سیکنڈ کے لئے رکے۔ اگلے ہی لمحہ دل نے فیصلہ سنادیا کہ اللہ رب العزت اور ان کے آخری نبی ﷺ سے وعدہ رہا کہ زندگی نے وفا کی تو واپس جاتے ہی آزاد کشمیر اسمبلی میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کی قرارداد پیش کروں گا۔ (یہ بات خود میجر صاحب نے چنیوٹ ختم نبوت

کانفرنس کے موقعہ پر ایک ملاقات میں ارشاد فرمائی جس میں فقیر راقم بھی موجود تھا) وہ واپس تشریف لائے اور قرارداد جمع کرائی۔ آپ سردار عبدالقیوم مرحوم کی برسراقتدار پارٹی کے رکن تھے۔

۲۸؍اپریل ۱۹۷۳ء کو قرارداد پیش ہوئی اور منظور ہوگئی۔ پاکستان کے اس وقت وزیراعظم جناب بھٹو مرحوم، وفاقی وزیر برائے امور کشمیر خورشید حسن میر، جناب خان عبدالقیوم خان وفاقی وزیر داخلہ اور یوسف بچہ یہ صدر مملکت پاکستان کے مشیر تھے۔ مؤخرالذکر یہ تینوں پنجے جھاڑ کر آزاد کشمیر حکومت کے درپے انتقام ہوئے۔ اس وقت آزاد کشمیر کے وزیر قانون جاوید اقبال بٹ نے آغا شورش کاشمیری کے مبارک بادی کے خط کے جواب میں لکھا تھا کہ رحمت عالم ﷺ کی ختم نبوت پر ہزاروں حکومتیں قربان کر دیں گے۔

اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ کس جرأت و بہادری وعزم و استقلال کا آزاد کشمیر حکومت نے مظاہرہ کیا تھا۔ قرارداد تو منظور ہوگئی لیکن ختم نبوت مخالف قوتوں نے قانون سازی میں روڑے اٹکائے۔ آگے چل کر حق تعالیٰ نے کرم کیا کہ پاکستان میں ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کو قادیانیوں کو غیرمسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ عموماً جو قانون پاکستان میں منظور ہو جائے تو وہ آزاد کشمیر اسمبلی بھی منظور کر کے اپنے آئین وقانون کا حصہ بنا دیتی ہے۔ لیکن قادیانیوں سے متعلق اس آئینی ترمیم کو بوجوہ آزاد کشمیر میں نافذ نہ کیا گیا۔

جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم کے دور میں امتناع قادیانیت آرڈیننس کے ذریعہ قانون سازی ہوئی۔ البتہ یہ آرڈیننس آزاد کشمیر میں بھی نافذ ہوا اور یوں قادیانیوں کو اسلامی اصطلاحات کے استعمال سے بوجہ غیرمسلم ہونے کے روک دیا گیا۔ اب قادیانیوں سے متعلق پاکستان کے آئین کی دفعہ نمبر ۲۶۰ کی شق نمبر۳ جزء ''الف'' اور ''ب'' میں جہاں قادیانی اور مسلم کا امتیاز کیا گیا ہے وہ یہ ہیں:

الف…… ''مسلم'' سے کوئی ایسا شخص مراد ہے جو وحدت وتوحید قادر مطلق اللہ تبارک وتعالیٰ، خاتم النبیین حضرت محمد (ﷺ) کی ختم نبوت پر مکمل اور غیر مشروط طور پر ایمان رکھتا ہو اور پیغمبر یا مذہبی مصلح کے طور پر کسی ایسے شخص پر نہ ایمان رکھتا ہو، نہ اسے مانتا ہو جس نے حضرت محمد (ﷺ) کے بعد اس لفظ کے کسی بھی مفہوم یا کسی بھی تشریح کے لحاظ سے پیغمبر ہونے کا دعویٰ کیا ہو یا جو دعویٰ کرے۔

ب…… ''غیرمسلم'' سے کوئی ایسا شخص مراد ہے جو مسلم نہ ہو اور اس میں عیسائی، ہندو، سکھ، بدھ یا پارسی فرقے سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص، قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ کا (جو خود کو احمدی یا کسی اور نام سے موسوم کرتے ہیں) کوئی شخص یا کوئی بہائی اور جدولی ذاتوں میں سے کسی سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص شامل ہے۔

یہ آزاد کشمیر کے آئین میں شامل نہ ہوئیں۔ اسی طرح آئین پاکستان کی دفعہ نمبر۴۲ میں صدر مملکت پاکستان کے لئے اور دفعہ نمبر۹۱ کی ذیلی شق نمبر۴ میں وزیراعظم کے لئے یہ حلف نامہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میں .... صدق دل سے حلف اٹھاتا ہوں کہ میں مسلمان ہوں اور وحدت وتوحید قادر مطلق تبارک وتعالیٰ، کتب الٰہیہ جن میں قرآن پاک ختم الکتب سماوی ہے۔ نبوت حضرت محمد رسول اللہ ﷺ بحیثیت خاتم النبیین جن کے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔ روز قیامت اور قرآن پاک وسنت کی جملہ مقتضیات وتعلیمات پر ایمان رکھتا ہوں۔

یہ حلف نامہ صدر مملکت اور وزیراعظم جب تک نہ اٹھائیں وہ پاکستان کی صدارت ووزارت کے مستحق قرار نہیں پاتے۔ یہ حلف نامہ پاکستان کے آئین میں تو موجود ہے۔ لیکن آزاد کشمیر کے آئین میں موجود نہ تھا۔ متذکرہ آئین پاکستان کی دفعات کو آزاد کشمیر کے آئین میں شامل کرانے کے لئے مختلف مراحل پر وہاں کی دینی قیادت نے کوشش جاری رکھی۔

مولانا محمد الیاس (امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت)، مولانا مفتی محمد اویس خان (امیر جمعیۃ علماء اسلام)، مولانا قاضی محمود (جنرل سیکرٹری سواد اعظم)، پیر سید نذر حسین گیلانی (صدر تنظیم المدارس)، مولانا زاہد اثری (وفاق المدارس السلفیہ آزاد کشمیر) نے ۱۲؍ستمبر ۲۰۱۴ء کو حکومت سے مذاکرات کئے اور ان امور کو قانون میں شامل کرنے کا مطالبہ کیا۔

آج سے کچھ عرصہ قبل عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے ناظم عمومی اور تحریک ختم نبوت آزاد کشمیر کے صدر مولانا عبدالوحید قاسمی صاحب نے ہائیکورٹ آزاد کشمیر میں رٹ دائر کی۔ ابھی یہ مراحل طے ہو رہے تھے کہ اٹک سے آزاد کشمیر اسمبلی کے منتخب ہونے والے رکن جناب راجہ محمد صدیق صاحب نے وزیراعظم آزاد کشمیر راجہ محمد فاروق حیدر خان سے فرمایا کہ مجھے آپ وزیر نہ بنائیں۔ لیکن ختم نبوت سے متعلق وہ آئینی وقانونی دفعات جو پاکستان میں منظور شدہ ہیں وہ آزاد کشمیر کے بھی آئین وقانون کا حصہ بنادیں۔ ان کے اس مطالبہ پر ختم نبوت کمیٹی بنائی گئی۔ اس کے بعد متعدد اجلاس ہوئے جس میں طے پایا کہ ایک بل کے ذریعہ آزاد کشمیر اسمبلی سے پاس کیا جائے جس سے ختم نبوت کا حلف نامہ، قادیانیوں کے غیرمسلم اقلیت ہونے کی صراحت، مسلم وغیرمسلم کی تعریف وغیرہ سب کو آئین وقانون کا حصہ بنایا جائے۔

چنانچہ ممبران آزاد کشمیر اسمبلی پر مشتمل کمیٹی بنائی گئی جس میں وزیر تعلیم سید افتخار گیلانی، جناب محمد احمد رضا قادری، ملک پرویز اختر اعوان، جناب راجہ محمد صدیق اور سید رضا بخاری شامل تھے۔ ان حضرات نے مسودہ تیار کیا۔ پھر کمیٹی کا اجلاس ہوا جس میں طے ہوا کہ اس مسودہ کو اسمبلی کے اجلاس ۲؍فروری ۲۰۱۸ء میں پیش کیا جائے۔ مولانا محمود الحسن اشرف نے فقیر راقم سے فرمایا کہ ۲؍فروری کو جمعہ ہے۔ آپ یہ جمعہ مظفرآباد سیکرٹریٹ اسمبلی کے قریب جامعہ دارالعلوم الاسلامیہ کی جامع مسجد خاتم النبیین میں پڑھادیں۔ فقیر جمعرات

کو حاضر ہوا۔ مولانا عادل خورشید، مولانا خالد میر مبلغین حضرات بھی ساتھ تھے۔ جمعرات کو کپڑا مارکیٹ کی مسجد سلطانی میں عصر تا مغرب عظیم الشان ختم نبوت کنونشن منعقد ہوا۔ اگلے روز جمعہ پر خطاب ہوا۔ آزاد کشمیر اسمبلی میں متفقہ طور پر بل منظور کرانے کے بعد جناب راجہ محمد صدیق، سردار میر محمد اکبر وزیر جنگلات بھی مسجد خاتم النبیین میں تشریف لائے۔ جس طرح عوام نے خیر مقدم کیا اور والہانہ مبارک باد دی۔ وہ منظر قابل دید تھا۔ اگلے روز ۳ رمئی کو وزیر اعظم آزاد کشمیر کی صدارت میں اجلاس ہوا۔ جس میں کمیٹی کے تمام ممبران اور مولانا عبدالوحید، پیر ظاہر بکوٹی، جناب عبدالخالق نقشبندی دیگر حضرات بھی شریک ہوئے۔

اس میں فیصلہ ہوا کہ آزاد کشمیر کونسل اور آزاد کشمیر اسمبلی کا مشترکہ اجلاس ۶ رفروری ۲۰۱۸ء کو طلب کیا ہوا ہے۔ اس میں اس بل کو حتمی اور آخری منظوری کے لئے پیش کیا جائے تا کہ یہ قانون کا حصہ بن سکے۔ رب کریم نے کرم فرمایا کہ کونسل و اسمبلی کے مشترکہ اجلاس میں متفقہ طور پر بل پیش ہو کر منظور ہو گیا۔ عبوری آئین ایکٹ ۱۹۷۴ء میں بارھویں ترمیم کے ذریعہ ختم نبوت کے متعلق قانون کو آئین آزاد کشمیر کا حصہ بنا دیا گیا ہے۔ ترمیم کے مطابق قانون غیر مسلم کی تعریف کر دی گئی ہے۔

ترمیمی قانون کے مطابق جو شخص نبی کریم ﷺ کو آخری نبی نہیں مانتا وہ مسلمان کی تعریف میں نہیں آئے گا۔ آزاد کشمیر کابینہ، ختم نبوت کمیٹی، آزاد کشمیر کونسل، آزاد کشمیر اسمبلی کے ارکان، تمام مکاتیب فکر کے علماء ومشائخ جنہوں نے جتنی بھی اس کے لئے کوشش کی سب ڈھیروں مبارک باد کے مستحق ہیں کہ ان کی کوششوں سے ایک بار پھر تاریخ میں ختم نبوت کے تحفظ کا ایک اور سنگ میل عبور کر لیا گیا ہے۔

اللہ رب العزت ہمارے قادیانی کرم فرماؤں کو توفیق مرحمت فرمائیں کہ وہ غور کریں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو مان کر وہ کبھی امت مسلمہ کا حصہ نہیں بن سکتے۔ امت مسلمہ کبھی اس حیثیت میں ان کو قبول نہیں کر سکتی۔

کاش وہ غلام قادیان کو چھوڑ کر رحمت عالم ﷺ کی آغوش ختم نبوت میں آجائیں۔ آخر ہیں تو وہ ہمارے جسد کا حصہ جسے ایک دین دشمن اور ختم نبوت کے منکر اور جھوٹے مدعی نبوت نے امت مسلمہ کے وجود سے کاٹ کر غیر مسلموں کے زمرہ میں لا کھڑا کیا۔

حق تعالیٰ ان کو توفیق دیں کہ وہ انگڑائی لیں اور ملعون قادیان سے اپنے گردن خلاصی کرالیں۔

وما ذالک علی اللہ بعزیز!

ختم نبوت کانفرنسوں کی اجمالی رپورٹ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین حضرات کے فیصلہ کی روشنی میں موجودہ سہ ماہی میں جو کانفرنسیں

منعقد ہوچکیں۔ ان میں سے ۴۷ کانفرنسوں کی مختصر رپورٹ گزشتہ شمارہ میں گزر چکی ہے۔ ان کے علاوہ کانفرنسوں کی رپورٹ درج ذیل ہے۔ ملاحظہ فرمائیں!

۴۸...... خاتم المعصومین ﷺ کانفرنس داجل:

۱۴؍جنوری ۲۰۱۸ء بروز اتوار بعد نماز عشاء جامع مسجد اللہ والی۔ صدارت: مولانا ابوبکر عبداللہ: ہدیہ نعت: حافظ حسن افضال (لاہور)، مولانا طاہر فاروقی (لاہور): بیانات: مولانا مفتی محمد راشد مدنی (رحیم یار خان)، مفتی ارشاد احمد حقانی (راجن پور)، مفتی مشتاق احمد۔

۴۹...... ختم نبوت کانفرنس جوہر آباد:

۱۶؍جنوری ۲۰۱۸ء بروز منگل جامع مسجد فاروق اعظم تاج کالونی جوہر آباد ضلع خوشاب۔

زیر صدارت: حضرت مولانا محمد اسحق: تلاوت: قاری محبوب احمد: نعت: حافظ محمد یوسف میانوالی: بیانات: مولانا مفتی محمد زاہد، مولانا حکیم رشید ربانی، مولانا محمد نعیم اور مولانا عثمان علی۔

۵۰...... ختم نبوت کانفرنس سفید ڈیری پشاور:

۲۱؍جنوری ۲۰۱۸ء بروز اتوار جامع مسجد ابوایوب سفید ڈیری پشاور۔

زیر سرپرستی: حافظ عابد جان: بیانات: مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی اور مولانا عابد کمال۔

۵۱...... ختم نبوت کانفرنس ہڈالی ضلع خوشاب:

۲۵؍جنوری ۲۰۱۸ء بروز جمعرات بعد نماز عشاء جامع مسجد کلیریاں والی۔ زیر سرپرستی: صاحبزادہ خواجہ خلیل احمد: تلاوت: حافظ وسیم اکرم تونسوی: نعت: حافظ محمد حماد راولپنڈی: بیانات: مولانا نور محمد ہزاروی (سرگودھا)، مولانا عبدالواحد قریشی، مولانا عبدالکریم ڈیروی اور مولانا محمد نعیم۔

۵۲...... غازیان ختم نبوت کانفرنس مردان:

۲۵؍جنوری ۲۰۱۸ء بروز جمعرات بعد نماز عصر تارات گئے، جامع مسجد ابوبکر صدیق ارم کالونی۔

زیر انتظام: مولانا سید محمد بلال، زیر صدارت: مولانا پیر محمد ہاشم صدیقی: نعت: مولانا محمد عابد، حافظ نادر شاہ: بیانات: مولانا شجاع الملک، مفتی اسد اللہ، مولانا ندیم پشاوری، مولانا قاری اکرام الحق، پروفیسر ڈاکٹر محمد علی اور مولانا ندیم احمد حقانی۔

۵۳...... ختم نبوت کانفرنس کلر کہار چکوال:

۲۸؍جنوری ۲۰۱۸ء بروز اتوار مدرسہ انوار العلوم ڈھڈہ کوٹ کلر کہار: زیر صدارت: صاحبزادہ پیر عبدالقدوس نقشبندی: بیانات: مولانا اللہ وسایا، پیر سید عنایت اللہ شاہ چترالی، حافظ عمر حیات رتوچھا، حاجی محمود دوالمیال، جناب ملک شفیق دوالمیال اور مولانا مفتی خالد میر۔

۵۴...... ختم نبوت کانفرنس وادی کنڈاؤ ضلع صوابی:

۲۸رجنوری ۲۰۱۸ء بروز اتوار بعد نماز ظہر مدرسہ امام ابو یوسف جھنڈا وادی کنڈاو۔

زیر صدارت: مولانا مفتی محمد رحیم: زیر سرپرستی: پیر اعزاز الحق نقشبندی: بیانات: قاری اکرام الحق مردان، مولانا عطاء الحق درویش اور مولانا ابراہیم مظہری۔

۵۵...... ختم نبوت کانفرنس دیینہ:

۳۱رجنوری ۲۰۱۸ء بروز بدھ بعد نماز مغرب جامع مسجد مدنی مین بازار۔

زیر صدارت: قاری خالق داد عثمان: بیانات: مولانا اللہ وسایا، مولانا عبدالواحد رسول نگری (گوجرانوالہ)، مولانا خالد محمود اور مولانا مصعب عمیر۔

۵۶...... ختم نبوت کانفرنس خوشاب:

یکم رفروری ۲۰۱۸ء بروز جمعرات بعد نماز ظہر مدرسہ عربیہ حسینیہ چک نمبر ۳/۱۵۶ ایم. بی۔

زیر صدارت: مولانا فداء الرحمٰن: نعت: مولانا محمد قاسم گجر (لاہور): بیانات: مولانا مفتی محمد حسن (لاہور)، مولانا نور محمد ہزاروی (سرگودھا)، مولانا اظہار الحسن اور مولانا محمد نعیم (مبلغ)۔

۵۷...... ختم نبوت سیمینار آزاد کشمیر:

۲رفروری ۲۰۱۸ء بروز جمعہ صبح ۱۰ تا نماز جمعہ، مدرسہ دارالعلوم الاسلامیہ لوئر چھتر۔

زیر صدارت: مولانا قاضی محمود الحسن اشرف، بیانات: مولانا اللہ وسایا اور مولانا الطاف شیخ۔

۵۸...... ختم نبوت سیمینار آزاد کشمیر:

۲رفروری ۲۰۱۸ء بروز جمعہ قبل از نماز جمعہ آزاد کشمیر:

زیر صدارت: مولانا محمد الیاس: بیانات: مولانا مفتی محمد خالد میر اور مولانا محمد فرید۔

۵۹...... ختم نبوت کانفرنس سکھر:

۲رفروری ۲۰۱۸ء بروز جمعہ بعد نماز مغرب مرکزی جامع مسجد بندر روڈ۔ زیر نگرانی: قاری جمیل احمد بندھانی: زیر انتظام: مولانا عبداللطیف: نعت: حافظ محمد ارسلان ملک: بیانات: مولانا عبدالمجیب قریشی پیر شریف، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا محمد امجد خان، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد اسحاق ساقی، مولانا محمد حسین ناصر اور مفتی سعود افضل ہالیجوی۔

۶۰...... ختم نبوت کانفرنس سیمینار گوجرانوالہ:

۷رفروری ۲۰۱۸ء بروز بدھ بعد نماز عشاء جامعہ عثمانیہ پونڈانوالہ چوک۔

زیر سرپرستی: مولانا محمد اشرف مجددی: نعت فیصل بلال حسان: بیانات مولانا محمد امجد خان، مولانا

مفتی محمد راشد مدنی، مولانا عبدالقدوس قارن، مولانا محمد عارف شامی اور بابر رضوان باجوہ۔

۶۱ ...... ختم نبوت کانفرنس میانوالی کالونی کراچی:

۷؍فروری ۲۰۱۸ء بروز بدھ جامع مسجد فاروق اعظم۔

تلاوت: قاری محمد نعمان: نعت: احسان اللہ فاروقی: خصوصی بیان: مولانا قاضی احسان احمد۔

۶۲ ...... ختم نبوت کانفرنس تنگی چارسدہ:

۷؍فروری ۲۰۱۸ء بروز بدھ چارسدہ۔

سرپرستی: مولانا خلیل احمد تنگی: بیانات: مولانا پیر حزب اللہ جان، مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی۔

۶۳ ...... ختم نبوت سیمینار بہاول پور:

۷؍فروری ۲۰۱۸ء بروز بدھ پریس کلب: صدارت: حاجی سیف الرحمٰن: بیانات: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عبدالکریم ندیم، مولانا محمد اسحاق ساقی، مفتی سید مظہر اسعدی، سید تابش انوری، حکیم اکرام الحق، پروفیسر مظفر علی ظفر، پروفیسر عون محمد سعیدی۔

۶۴ ...... ختم نبوت کانفرنس واہنڈو ضلع گوجرانوالہ:

۸؍فروری ۲۰۱۸ء بروز جمعرات بعد نماز عشاء مرکزی مسجد طوبیٰ۔

زیرسرپرستی: مولانا محمد اشرف مجددی: بیانات: مولانا مفتی محمد راشد مدنی (رحیم یارخان)، مولانا اکرام اللہ مجددی، مولانا محمد عارف شامی اور مولانا عطاء الرحمٰن۔

۶۵ ...... ختم نبوت کانفرنس پنڈی بھٹیاں:

۹؍فروری ۲۰۱۸ء بروز جمعہ بعد نماز عشاء شاہی جامع مسجد۔

سرپرستی: حاجی نواب شاہین: نعت: جناب فیصل بلال حسان: بیانات: مفتی محمد راشد مدنی، مولانا محمد رضوان عزیز، مولانا عمر حیات، مولانا محمد عارف شامی، مولانا اشرف طاہر، قاری عبدالولی۔

۶۶ ...... ختم نبوت کانفرنس پاکپتن:

۹؍فروری ۲۰۱۸ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب دارالعلوم حنفیہ فریدیہ۔

نعتیہ کلام: مولانا محمد آصف رشید، قاری عنایت الرحمٰن: بیانات: مولانا اللہ وسایا، مولانا مفتی محمد عثمان، مولانا محمد طلحہ ایوب حیدری اور مولانا عبدالحکیم نعمانی۔

۶۷ ...... ختم نبوت سیمینار ڈنگہ ضلع گجرات:

۹؍فروری ۲۰۱۸ء بروز جمعہ جامع مسجد صدیق اکبرؓ: خصوصی بیان مولانا نور محمد ہزاروی (سرگودھا)۔

۶۸...... ختم نبوت کانفرنس منڈی بہاؤالدین:

۹رفروری ۲۰۱۸ء بروز جمعہ بعد نماز عشاء جامع مسجد رحمانیہ رکن۔

زیر سرپرستی: قاری عبدالواحد: بیانات: مولانا نور محمد ہزاروی، مولانا سید عبدالشکور شاہ۔

۶۹...... ختم نبوت سیمینار حیدرآباد:

۹رفروری ۲۰۱۸ء بروز جمعہ جامع مسجد میر کرم الٰہی شاہی بازار۔

زیر صدارت: مفتی محمد رشید: بیانات: قاضی احسان احمد، مولانا توصیف احمد، مولانا مسعود الرحمن۔

۷۰...... ختم نبوت کانفرنس جام شورو:

۹رفروری ۲۰۱۸ء بروز جمعہ بعد نماز عشاء حبیب اللہ موڑ۔

بیانات: مولانا قاضی احسان احمد، مولانا توصیف احمد، مولانا غلام شبیر، مولانا محمد قاسم خارانی۔

۷۱...... ختم نبوت کانفرنس ٹیاری:

۱۰رفروری ۲۰۱۸ء بروز ہفتہ مدینہ مسجد بھٹ شاہ۔

بیانات: مولانا قاضی احسان احمد، مولانا قاری محمد کامران، مولانا توصیف احمد۔

۷۲...... ختم نبوت کانفرنس خوشاب:

۱۰رفروری ۲۰۱۸ء بروز ہفتہ بعد نماز عشاء جامع مسجد فاروق اعظم چک نمبر ۱۵/۳۹۔

سرپرستی: مولانا مفتی محمد زاہد: تلاوت: قاری محمد شفیق: نعت: حافظ محمد اسحاق: بیانات: مولانا اللہ وسایا، مولانا ممتاز کلیار، مولانا نور محمد ہزاروی، مولانا عزیز احمد، مولانا محمد نعیم، مولانا محمد عبداللہ۔

۷۳...... ختم نبوت کانفرنس گلشن راوی لاہور:

۱۰رفروری ۲۰۱۸ء بروز ہفتہ: زیر صدارت: پیر محمد رضوان نفیس: بیانات: مولانا عزیز الرحمن ثانی، مولانا اسلم ندیم، مولانا عزیز الرحمن، قاری عبدالعزیز۔

۷۴...... ختم نبوت کانفرنس شادی پورہ لاہور:

۱۱رفروری ۲۰۱۸ء بروز اتوار بعد نماز عشاء: زیر صدارت: پیر محمد رضوان نفیس: بیانات: مولانا عزیز الرحمن ثانی، مولانا خالد محمود۔

۷۵...... ختم نبوت کانفرنس شیخ محمدی پشاور:

۱۱رفروری ۲۰۱۸ء بروز اتوار: زیر صدارت: حاجی بخت زادہ: زیر سرپرستی: شیخ الحدیث مولانا عزیز اللہ: بیانات: مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی، مولانا محمد عابد کمال۔

۷۶...... ختم نبوت کانفرنس کنری:

۱۱رفروری ۲۰۱۸ء بروز اتوار بعد نماز عشاء جامع مسجد بخاری۔

سرپرستی: حاجی محمد ناصر آرائیں: بیانات: قاضی احسان احمد، مولانا توصیف احمد، مولانا مختار احمد۔

۷۷...... ختم نبوت کانفرنس عمر کوٹ:

۱۲رفروری ۲۰۱۸ء بروز پیر بعد نماز ظہر سادر اسٹیشن۔

زیر صدارت: مولانا سائیں محمود چھور کینٹ: بیانات: مولانا قاضی احسان احمد، مولانا مختار احمد۔

۷۸...... ختم نبوت سیمینار میرپور خاص:

۱۲رفروری ۲۰۱۸ء بروز پیر بعد نماز عشاء جامع مسجد بیت المکرم:

زیر سرپرستی: مولانا عمران الحق: بیانات: مولانا قاضی احسان احمد، مولانا توصیف احمد۔

۷۹...... ختم نبوت کانفرنس تلہار ضلع بدین:

۱۳رفروری ۲۰۱۸ء بروز منگل بعد نماز عشاء بمقام پبلک پارک تلہار۔

زیر صدارت: مولانا خان محمد جمالی: بیانات: مولانا سائیں عیسیٰ سموں، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا توصیف احمد، مولانا مختار احمد اور مولانا محمد حنیف سیال۔

۸۰...... ختم نبوت کانفرنس حسن ٹاؤن لاہور:

۱۳رفروری ۲۰۱۸ء بروز منگل بعد نماز عشاء۔

بیانات: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عبدالنعیم، قاری شفیق الرحمٰن، مولانا محمد طاہر مجید۔

۸۱...... ختم نبوت سیمینار سیالکوٹ:

۱۴رفروری ۲۰۱۸ء بروز بدھ بعد نماز مغرب جامع مسجد قاری خلیل احمد مرحوم والی۔

زیر صدارت: مولانا فقیر اللہ اختر: بیانات: مولانا نور الحسن قاری (نارووال)، مولانا عبدالباسط فاروقی، مولانا سجاد احمد اور علامہ اویس احمد۔

۸۲...... ختم نبوت کانفرنس تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد:

۱۴رفروری ۲۰۱۸ء بروز بدھ بعد نماز عشاء چک نمبر گ.ب ۴۲۰ برہان کی جھوک تاندلیانوالہ۔

صدارت: قاری بشیر احمد عزیزی: نعت: حافظ ظفر شہزاد گجر: بیانات: مولانا اللہ وسایا، مولانا ضیاء اللہ شاہ، پروفیسر عتیق اللہ عمر، مولانا شبیر احمد عثمانی، مولانا عبدالرشید سیال، مولانا عبدالرشید حجازی۔

۸۳...... ختم نبوت کانفرنس ایجوگل لاہور:

۱۶رفروری ۲۰۱۸ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عشاء۔ زیر صدارت: پیر محمد رضوان نفیس:

بیانات: مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، قاری علیم الدین شاکر، مولانا خالد محمود اور قاری سعید وقار۔

۸۴...... ختم نبوت کانفرنس تکونڈی موسیٰ خان:

۱۶ر فروری ۲۰۱۸ء بروز جمعہ کو ختم نبوت کانفرنس تکونڈی موسیٰ خان میں منعقد ہوئی۔

تلاوت: قاری سعید احمد: نعتیہ کلام: جناب فیصل بلال حسان: بیانات: مولانا محمد رمضان شیخوپورہ، مولانا غلام نبی، مولانا محمد عارف شامی، قاری سیف اللہ اور قاری نذیر احمد۔

۸۵...... ختم نبوت سیمینار منڈی بہاؤالدین:

۱۶ر فروری ۲۰۱۸ء بروز جمعہ مرکزی جامع مسجد ریلوے روڈ۔

صدارت: مولانا عبدالماجد شہیدی: نعتیہ کلام: قاری محمد شوکت: خصوصی بیان: مولانا اللہ وسایا۔

۸۵...... ختم نبوت کانفرنس بورے والا:

۱۶ر فروری ۲۰۱۸ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب مدرسہ عربیہ اسلامیہ بورے والا۔

تلاوت: قاری عبدالماجد حاصل پوری: نعتیہ کلام: سید عزیز الرحمٰن شاہ: صدارت: مولانا حافظ محمد ہارون: بیانات: مفتی محمد انور اوکاڑوی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، سید محمد کفیل شاہ بخاری، مولانا زبیر احمد صدیقی، پیر خواجہ عبدالماجد صدیقی، مولانا عبدالستار گورمانی۔

۸۷...... ختم نبوت کانفرنس پھالیہ:

۱۶ر فروری ۲۰۱۸ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عشاء جامع مسجد مہاجرین۔

تلاوت: قاری ثناء اللہ مالکی: نعتیہ کلام: قاری شفیق ملتانی: زیر سرپرستی: قاری عبدالواحد ضلعی امیر: زیر صدارت: شیخ الحدیث مولانا محمد دل پذیر: بیانات: مولانا اللہ وسایا، مولانا مسعود حجازی، مولانا شاہ نواز فاروقی، مولانا محمد قاسم اور صوفی عبدالغفور۔

۸۸...... ختم نبوت کانفرنس شاہ جمال لاہور:

۱۷ر فروری ۲۰۱۸ء بروز ہفتہ بعد نماز عشاء شاہ جمال لاہور۔

بیانات: مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا قاری محمد علیم الدین شاکر۔

۸۹...... ختم نبوت کانفرنس جوہر ٹاؤن لاہور:

۱۷ر فروری ۲۰۱۸ء بروز ہفتہ بعد نماز عشاء۔ صدارت: پیر محمد رضوان نفیس: بیانات: مولانا اللہ وسایا، ڈاکٹر فرید احمد پراچہ، مولانا اسلم ندیم، پروفیسر عبدالکریم، مولانا عبدالنعیم، محترم امیر العظیم۔

۹۰...... ختم نبوت کانفرنس حافظ آباد:

۱۷ر فروری ۲۰۱۸ء بروز ہفتہ چک چٹھہ ضلع حافظ آباد: زیر سرپرستی: علامہ سعید احمد: نعت: فیصل

بلال حسان: مولانا غلام مصطفیٰ چناب نگر، مولانا غلام رسول دین پوری، مولانا محمد عارف شامی۔

۹۱...... ختم نبوت کانفرنس وہاڑی:

۱۷ر فروری ۲۰۱۸ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب خالد بن ولید ؓ چوک۔

زیر سرپرستی: مولانا ظفر احمد قاسم: تلاوت: قاری عبدالرحمٰن رحیمی: نعتیہ کلام: محمد احسان رشید: بیانات: حضرت حافظ پیر ناصر الدین خاکوانی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا محمد رفیق جامی فیصل آباد، مولانا عبدالستار گورمانی، مولانا محمد فاروق۔

۹۲...... ختم نبوت کانفرنس کینال بینک لاہور:

۱۸ر فروری ۲۰۱۸ء بروز اتوار بعد نماز مغرب جامع مسجد رحمۃ للعالمین۔

صدارت: پیر محمد رضوان نفیس: بیانات: مولانا اللہ وسایا، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا خالد محمود۔

۹۳...... ختم نبوت کانفرنس ٹاؤن شپ لاہور:

۱۸ر فروری ۲۰۱۸ء بروز اتوار بعد نماز عشاء جامع مسجد توحید۔

بیانات: مولانا عبدالخبیر آزاد، مولانا قاری علیم الدین شاکر، مولانا عبدالنعیم، مولانا اسلم ندیم۔

۹۴...... ختم نبوت کانفرنس گوجرانوالہ:

۱۸ر فروری ۲۰۱۸ء بروز اتوار بعد نماز عشاء جامع مسجد صدیقی رسول پورہ۔

زیر سرپرستی: مولانا محمد اشرف مجددی: نعتیہ کلام: جناب فیصل بلال حسان: بیانات: مولانا نور محمد ہزاروی سرگودہا اور مولانا محمد عارف شامی۔

۹۵...... ختم نبوت کانفرنس سبزہ زار لاہور:

۱۹ر فروری ۲۰۱۸ء بروز سوموار بعد نماز عشاء سبزہ زار لاہور۔

بیانات: مولانا عبدالشکور حقانی، مولانا عبدالشکور یوسف اور جناب یاسین فاروقی۔

۹۶...... ختم نبوت کانفرنس سمبڑیال ضلع سیالکوٹ:

۱۹ر فروری ۲۰۱۸ء بروز سوموار بعد نماز عشاء جامع مسجد عثمانیہ رسول پورہ۔

زیر صدارت: مولانا سعید احمد خان: زیر سرپرستی: پیر سید شبیر احمد گیلانی: نعتیہ کلام: مولانا محمد قاسم گجر لاہور: بیانات: مولانا اللہ وسایا، خواجہ عبدالماجد صدیقی (خانیوال)، مولانا فقیر اللہ اختر، مولانا محمد یونس صدیقی، سید محبوب احمد گیلانی، مفتی محمد داؤد نفیسی۔

۹۷...... تاجدار ختم نبوت کانفرنس ننکانہ:

۲۱ر فروری ۲۰۱۸ء بروز بدھ بعد نماز مغرب مرکز ختم نبوت بھوڑو شاہ کوٹ۔

سرپرستی: حکیم حبیب اللہ: صدارت: صوفی مبارک علی: بیان: مولانا اللہ وسایا، مولانا خالد عابد۔

۹۸...... ختم نبوت کانفرنس شیخوپورہ:

۲۱ر فروری ۲۰۱۸ء بروز بدھ بعد نماز عشاء جامعہ اسلامیہ پتھری چوک۔

زیرسرپرستی: مولانا مقبول الرحمٰن: تلاوت: قاری عبیدالرحمٰن: نعتیہ کلام: حافظ محمد عمران: بیانات: مولانا اللہ وسایا، مولانا شاہ نواز فاروقی اور مولانا خالد عابد۔ انتظامات: مولانا قاری محمد ابوبکر۔

۹۹...... ختم نبوت کانفرنس ٹاؤن ٹو پشاور:

۲۲ر فروری ۲۰۱۸ء بروز جمعرات بعد نماز ظہر ٹاؤن ٹو پشاور۔ زیرسرپرستی: شیخ الحدیث مولانا عزیزالرحمٰن: نعتیہ کلام: حافظ نادرشاہ: بیانات: مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی، مفتی محمد راشد مدنی، قاری اکرام الحق اور مولانا قاری اسحاق۔

۱۰۰...... تقریری مقابلہ وختم نبوت کانفرنس پشاور:

۲۲ر فروری ۲۰۱۸ء بروز جمعرات مدنی مسجد دیر کالونی پشاور۔

نعتیہ کلام: حافظ نادرشاہ: بیانات: مولانا مفتی شہاب الدین، مفتی محمد راشد مدنی، شیخ الحدیث مولانا خیرالبشر، مولانا حسین احمد ایڈووکیٹ، مولانا قاری محمد حنیف فاروقی۔

۱۰۱...... حسن قرأت وختم نبوت کانفرنس کراچی:

۲۲ر فروری ۲۰۱۸ء بروز جمعرات لانڈھی: خصوصی خطاب: مولانا قاضی احسان احمد۔

۱۰۲...... ختم نبوت کانفرنس اسلام پورہ لاہور:

۲۲ر فروری ۲۰۱۸ء بروز جمعرات بعد نماز عشاء جامعہ حنیفہ اسلام پورہ۔

زیرصدارت: پیر محمد رضوان نفیس: بیانات: مولانا اللہ وسایا، مولانا محب النبی، مولانا انیس الرحمٰن مظاہری، مولانا عبدالقوی اور قاری عبدالعزیز۔

۱۰۳...... خاتم الانبیاء کانفرنس پشاور:

۲۳ر فروری ۲۰۱۸ء بروز جمعہ بعد نماز عصر تا عشاء، ڈاک خانہ چوک، دلہ زاک روڈ پشاور۔

بیانات: مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی۔ مولانا سمیع اللہ جان فاروقی، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا مفتی محمد راشد مدنی۔ مولانا حسین احمد ایڈووکیٹ۔

قارئین کرام! یوں ایک سو سے زائد کانفرنسیں منعقد ہوچکی ہیں اور ابھی فروری کے اواخر اور مارچ کے اوائل میں درجنوں کانفرنسیں طے ہیں۔ جن کی فہرست آئندہ شمارہ میں۔ انشاءاللہ!

وماتوفیقی الا باللہ!

معراج النبی ﷺ

مولانا عبدالکریم ندیم

سن پانچ نبوی ماہ رجب المرجب میں ایک اہم واقعہ معراج النبی ﷺ پیش آیا۔ اسی مناسبت سے اس موضوع پر ہونی والی تقریر کا ایک مختصر اقتباس خطبات ندیم جلد دوم سے پیش کیا جارہا ہے .... ملاحظہ فرمائیں!

معراج کی دو قسمیں ہیں: ۱...... ظاہری معراج۔ ۲...... باطنی معراج۔ معراج کا معنی ہے عروج اور بلندی پر جانا۔ ایک ظاہری بلندی ہوتی اور ایک باطنی بلندی۔

ظاہری معراج یہ ہے کہ آپ (علماء کرام) بیٹھے ہیں اسٹیج پر اور سامعین بیٹھے ہیں نیچے، یہ ظاہری معراج ہے۔ باطنی معراج یہ ہوتی ہے کہ استاذ بھی چٹائی پر بیٹھا ہے اور شاگرد بھی چٹائی پر بیٹھا ہے۔ پیر بھی زمین پر بیٹھا ہے اور مرید بھی اسی کے ساتھ بیٹھا ہے۔ امام بھی اسی جگہ پر بیٹھا ہے اور مقتدی بھی وہیں پر بیٹھا ہے۔ بیٹھے دونوں زمین پر ہیں: استاذ بھی وہیں اور شاگرد بھی وہیں۔ شیخ بھی وہیں اور مرید بھی وہیں۔ امام بھی وہیں اور مقتدی بھی وہیں۔ باپ بھی وہیں اور بیٹا بھی وہیں۔ بیٹھے تو ایک ساتھ ہیں آمنے سامنے ہیں۔ لیکن یہ ساری دنیا جانتی ہے کہ جو مقام مرشد کو حاصل ہے وہ مرید کو نہیں۔ ساری دنیا جانتی ہے کہ استاذ کا جو مقام ہے وہ مقام شاگرد کا نہیں۔ پوری دنیا جانتی ہے کہ جو حیثیت امام کی ہے وہ حیثیت مقتدیوں کی نہیں۔ پوری دنیا جانتی ہے کہ جو عظمت باپ کو اللہ نے عطا کی ہے، بیٹا اس کی عظمت کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔

دونوں قسم کے معراج محبوب ﷺ خدا کے لئے

اللہ نے اپنے محبوب ﷺ کو دونوں قسم کے معراج عطا کئے۔ ظاہری معراج بھی عطا کیا اور باطنی معراج بھی عطا کیا۔ باطنی معراج یہ عطا کیا کہ صحابہؓ زمین پر بیٹھتے تھے، محبوب ﷺ بھی اسی چٹائی پر بیٹھتے تھے۔ صحابہ بھی روکھی سوکھی پر گزارہ کرتے تھے، محبوب ﷺ بھی فقر و فاقہ پر گزارہ کرتے تھے۔ صحابہؓ کے پیٹ پر بھی پتھر باندھے ہوئے ہیں، آقا ﷺ کے پیٹ پر بھی دو، دو پتھر کی چٹانیں باندھی ہوئیں ہیں۔ فاقے محبوب ﷺ نے بھی برداشت کئے اور محبوب ﷺ کے یاروں نے بھی برداشت کئے۔ رہتے دونوں اکٹھے ہیں۔ بیٹھے دونوں ایک ساتھ ہیں۔ آقا ﷺ اور مرید سارے زمین پر ہیں۔ لیکن یہ پوری کائنات جانتی ہے جو مقام محمد مصطفی ﷺ کا ہے وہ مقام کائنات میں کسی کا نہیں ہے۔

یہ تو باطنی معراج تھا۔ظاہری معراج یہ ہے کہ آدم علیہ السلام سے عیسیٰ علیہ السلام تک ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام علیہم السلام فرش پر بیٹھے ہیں، اللہ کے محبوب ﷺ عرش پر پہنچے ہیں۔سبحان اللہ!

رحمت دو عالم ﷺ کا معراج عرش بریں پر، اس کی حکمت

ایک اور بات سمجھیں! ہر نبی کا معراج زمین پر، آمنہ کے دریتیم ﷺ کا معراج عرش بریں پر۔اس کی حکمت کیا ہے؟ علماء نے لکھا ہے کہ جس کی جہاں حکومت ہوتی ہے وہ وہیں سیر کرتا ہے۔اے سی اپنی تحصیل کا معائنہ کرے گا۔ڈی سی صاحب اپنے ضلع کا معائنہ کریں گے، کمشنر صاحب اپنے ڈویژن کی سیر کریں گے، گورنر صاحب اپنے صوبے کو دیکھیں گے، صدر مملکت اپنی رعایا کو دیکھیں گے۔جس کی جہاں حکومت ہے اس کی اس جگہ سیر گاہ ہوتی ہے۔وہ اسی علاقے کو دیکھتا ہے، اس کا معائنہ کرتا ہے، اس کا مشاہدہ کرتا ہے۔

آدم علیہ السلام کی نبوت بھی زمین پر، ان کی معراج اور سیر بھی زمین پر۔نوح علیہ السلام کی نبوت بھی زمین پر، ان کی معراج بھی زمین پر۔ابراہیم علیہ السلام کی نبوت بھی زمین پر، ان کی معراج بھی زمین پر۔یوسف علیہ السلام کی نبوت بھی زمین پر، ان کی معراج بھی زمین پر۔یونس علیہ السلام کی نبوت بھی زمین پر، ان کی معراج بھی زمین پر۔زکریا علیہ السلام کی نبوت بھی زمین پر، ان کی معراج بھی زمین پر۔الیاس علیہ السلام کی نبوت بھی زمین پر، ان کی معراج بھی زمین پر۔شیث علیہ السلام کی نبوت بھی زمین پر، ان کی معراج بھی زمین پر۔ادریس علیہ السلام کی نبوت بھی زمین پر، ان کی معراج بھی زمین پر۔داؤد علیہ السلام کی نبوت بھی زمین پر، ان کی معراج بھی زمین پر۔ان تمام انبیاء علیہم السلام کی نبوت بھی زمین پر اور ان کی معراج بھی زمین پر۔

لیکن جب باری آئی آمنہ کے لال کی، صاحب جمال و کمال کی، محبوب ذوالجلال کی، فخر الرسل کی، ہادی سبل کی، شاہ جبل کی، ختم الرسل کی، امام الاولین والآخرین کی، راحت العاشقین کی، مراد المشتاقین کی، محبوب رب العالمین ﷺ کی۔تو میرے آقا ﷺ کی نبوت زمین پر بھی ہے اور عرش بریں پر بھی۔اس لئے محبوب ﷺ کا معراج زمین پر بھی ہے اور عرش بریں پر بھی ہے۔سبحان اللہ!

ہر نبی کا معراج زمین پر بصورت امتحان

ایک اور بات سمجھیں! ہر نبی کا معراج زمین پر بصورت امتحان ہے۔

اس کے لئے ایک مثال:

یہ مدرسہ ہے اس میں امتحان ہوا ہے۔یہ انعام رکھے ہیں۔ان بچوں کو ملیں گے جو امتحان میں کامیاب ہوئے ہیں۔پاس تو سارے ہو جاتے ہیں۔کامیاب تو سارے ہوتے ہیں۔لیکن کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں جو ٹاپ کرتے ہیں اور پوزیشن لیتے ہیں۔بلکہ جو ڈویژن ٹاپ کرتے ہیں۔اگر ہمارا وفاق

المدارس ہوتو پورے ملک میں بچے پوزیشن لیتے ہیں، پورے ملک میں ٹاپ کرتے ہیں۔ اب اگر اتنا عظمت والا بچہ جس مدرسہ میں ہوتو اس مدرسہ کی نام وری کا سبب بنتا ہے۔

پھر مدرسے والے قاری صاحب کہتے ہیں، وہاں کے علماء کرام کہتے ہیں کہ ایک تقریب رکھنی چاہئے کہ اللہ نے ہمیں کتنی سعادت بخشی، ہمارا بچہ کتنا باعظمت ہے، علاقے کے لوگوں کو اکٹھا کرتے ہیں۔ افسران کو جمع کرتے ہیں۔ زمینداروں کو اکٹھا کرتے ہیں۔ عوام الناس کو اکٹھا کرتے ہیں۔ علماء کرام کو مدعو کرتے ہیں۔ نیک صالح اور عمر رسیدہ بزرگوں کو بلاتے ہیں۔ پھر مہمان تشریف لاتے ہیں، لوگ جمع ہوتے ہیں یہ دیکھنے کے لئے کہ کس بچے نے ٹاپ کیا ہے۔ کس کے لئے محفل سجائی گئی ہے۔ کون ہے جس نے انعام حاصل کیا ہے۔ تو اسی طرح امتحان میں کامیاب تو سارے نبی ہوئے۔ جس نے جب امتحان دیا، وہ کامیاب ہوا تو اللہ نے کہا کہ تو اپنے امتحان میں کامیاب ہے۔ اللہ کا یہ کہنا انعام ہے۔ جیسے کوئی بچہ اچھا سنا جائے تو استاذ کہتا ہے: بیٹے! بہت اچھا سنایا۔ بہت خوب سنایا۔ بڑا کامیاب ہے۔ ابھی اس کو نمبر بتائے نہیں، اس کا اعزاز لوگوں کے سامنے نہیں کیا۔ لیکن بچہ مطمئن ہوگیا کہ میں کامیاب ہوں۔

حضور ﷺ کا معراج امتحان نہیں بلکہ رب کی طرف سے انعام

بھائی! حضرت آدم سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہم السلام تک امتحان میں کامیاب تو سارے تھے۔ ہر ایک نے امتحان دیا۔ لیکن جس کا جہاں امتحان تھا وہیں انعام تھا۔ حضرت آدم علیہ السلام میدان عرفات میں ہیں آنکھوں میں آنسوؤں کی برسات ہے۔ زبان سے ''ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفرلنا'' کے ترانے ہیں۔ معراج ہے مگر امتحان کی شکل۔ حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں ہیں یہ اللہ کی قربت اور معراج ہے مگر امتحان کی شکل۔ زکریا علیہ السلام آرے میں چیرے جارہے ہیں معراج ہے مگر امتحان کی شکل۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام شہادت نوش کرتے ہیں معراج ہے مگر امتحان کی شکل۔ حضرت یعقوب علیہ السلام گریازاری میں ہیں معراج ہے مگر امتحان کی شکل۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ کے چیخے میں ہیں، معراج ہے مگر امتحان کی شکل۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام چھری کے نیچے ہیں، معراج ہے مگر امتحان کی شکل۔ سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام پہاڑ پر کھڑے ہیں، معراج ہے مگر امتحان کی شکل۔ سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کو تختہ دار پر لے جانے کی کوشش کر رہے ہیں، معراج ہے مگر امتحان کی شکل۔ سب کا معراج زمین پر بصورت امتحان ہے۔

لیکن جب باری آئی آمنہ کے لال ﷺ کی تو یہ وہ ہیں جو سب میں ٹاپ کر گئے۔ پہلی پوزیشن لے گئے۔ تو سب کا معراج زمین پر بصورت امتحان اور محبوب آقا ﷺ کا معراج عرش بریں پر، رب کی طرف سے انعام۔ سبحان اللہ!

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے حالات

قسط نمبر:4

تحقیق: مولانا محمد ریاض انور گجراتی، تلخیص: حافظ عتیق الرحمن

سخاوت کی انتہاء

ایک مرتبہ سیدنا امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما مدینہ منورہ میں چہار دیواری سے گھرے ہوئے ایک باغ کے پاس سے گزرے۔ انہوں نے ایک نوعمر سیاہ رنگ کے حبشی غلام کو دیکھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک روٹی تھی اور اس کے سامنے ایک کتا بیٹھا ہوا تھا۔ وہ لڑکا روٹی کا ایک لقمہ خود کھاتا اور ایک لقمہ اس کتے کو کھلاتا۔ اس طرح اس نے پوری روٹی تقسیم کر کے آدھی اس کتے کو کھلا دی۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے اس حبشی غلام سے فرمایا: ارے تو نے آدھی روٹی میں اس کتے کو کیوں شریک کیا؟ اس غلام نے عرض کی کہ میری آنکھیں اس کتے کی آنکھیں دیکھ کر شرم محسوس کرتی ہیں کہ اگر میں زیادہ کھا جاؤں۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا تو کون ہے؟ اس نے عرض کی کہ میں حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ کا غلام ہوں۔ فرمایا: یہ باغ کس کا ہے؟ اس نے عرض کیا کہ حضرت ابان رضی اللہ عنہ کا۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے اس حبشی غلام کا جواب سن کر فرمایا: میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ جب تک میں واپس یہاں نہ آ جاؤں تم یہاں ہی بیٹھے رہنا۔

حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ سیدنا ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے اور ان سے دونوں چیزیں خرید لیں۔ یعنی غلام اور باغ۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ اس حبشی غلام کے پاس تشریف لائے اور اس غلام کو فرمایا کہ میں نے تجھے خرید لیا ہے۔ اس نے فوری طور پر کھڑے ہو کر عرض کی کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور ان کے بعد میں آپ کے احکام کا پابند و فرمانبردار اور آپ کے احکام سننے والا ہوں۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تو میری طرف سے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے آزاد ہے اور یہ باغ بھی میں تجھے ہبہ کرتا ہوں۔ اس غلام نے عرض کی کہ اے میرے آقا یہ باغ میں بھی (اللہ تعالیٰ کے نام پر) ہبہ کرتا ہوں۔ جس طرح کہ آپ نے اس کو مجھے ہبہ کیا۔ (تاریخ مختصر دمشق ج ۷ ص ۲۵، تاریخ بغداد ج ۴ ص ۳۲)

بے مثال سخی کا فرمان

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ بے مثال سخی تھے۔ ایسے تاجدار و غمخوار تاریخ کی نظروں نے کم دیکھے ہوں گے۔ چنانچہ سخی نانا ﷺ کے سخی نواسے سے ایک دفعہ سوال کیا گیا۔ ملاحظہ فرمائیں: ''ایک مرتبہ کسی آدمی نے سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ آپ اپنی سفید پوشی کے باوجود کسی سائل کو انکار نہیں فرماتے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں خود اللہ تعالیٰ سے سوال کرنے والا اور اس سے محبت کرنے والا

ہوں۔ مجھے اس بات سے حیا و شرم آتی ہے کہ میں کسی سائل کو نہ دوں۔ حالانکہ میں خود مانگنے والا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ ایک معاملہ فرمایا ہے کہ اس نے میرے متعلق اس عادت کو اپنایا کہ وہ اپنی نعمتوں کے فیض کی بارش مجھ پر برساتا ہے اور میں اس بات کو عادت بنا کر یہ نعمتیں لوگوں میں تقسیم کروں۔ مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ اگر میں نے اپنی عادت کو چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ بھی اپنے اس طریقہ کار کو چھوڑ دیں گے۔‘‘

پھر حضرت امام حسنؓ نے یہ اشعار پڑھے۔

اذا ما اتانی سائل قلت مرحبا　　بمن فضله فرض علی معجل
ومن فضله فضل علی کل فاضل　　وافضل ایام الفتٰی حین یسئل

’’جب میرے پاس کوئی سوال کرنے والا آتا ہے تو میں اس کو ایسی چیز کے ساتھ خوش آمدید کہتا ہوں جس کی فوری ادائیگی مجھ پر لازم ہوگئی تھی اور میں اسے ایسی چیز کے ساتھ خوش آمدید کہتا ہوں۔ جس کی فضیلت ہر اہل فضل پر بلند و فائق ہے۔ انسان کی زندگی کے بہترین اوقات وہ ہیں جن میں اس سے کسی چیز کا سوال کیا جائے۔‘‘

شکوے کا جواب

’’انه اعطی شاعراً مالا کثیراً فقیل له اتعطی شاعراً یعصی الرحمٰن ویقول البهتان فقال ان خیر ما بذلت من مالک ما وصبت به عرضک وان من ابتغاء الخیر اتقاء البشر‘‘ ایک دفعہ آپ نے ایک شاعر کو بہت زیادہ مال سے نوازا کسی نے آپ سے شکوہ بھرے انداز میں عرض کی کہ آپ نے اس شاعر کو اتنا زیادہ مال کیوں دیا ہے؟ حالانکہ وہ رحمٰن کا باغی و نافرمان اور جھوٹی و من گھڑت باتیں پھیلاتا ہے۔ حضرت حسنؓ نے اس معترض کا اعتراض سن کر کہ فرمایا: تمہارے خرچ کردہ مال میں سے بہترین مال وہ ہے جسے تو اپنی آبرو بچانے کے لئے خرچ کرے اور شر سے بچنا بھی خیر و بھلائی کی تلاش و جستجو کا ایک حصہ ہے۔ (الحسن والحسین ص ۷)

دیہاتی پکار اٹھا

ایک روز سیدنا امام حسنؓ کوفہ شہر میں تشریف فرما تھے کہ آپ کے پاس ایک اعرابی یعنی دیہاتی آیا۔ اس نے انتہائی بدتمیزی کا مظاہرہ کیا۔ جب وہ صبر و اخلاق کے مجسم کی طرف سے اس کو کوئی جواب نہ ملا تو شیطان کا بھوت مزید اس کے سر پر سوار ہوگیا۔ اس نے پھر آسمان سر پر اٹھالیا اور انتہائی نامناسب گفتگو کہنی اس نے شروع کر دی۔ جب خاندان اہل بیت کے چشم و چراغ سیدنا امام حسنؓ نے اس کی انتہائی اخلاق کی پستی کو دیکھا تو صرف اتنا فرما کر خاموش ہوگئے کہ ارے دیہاتی! کیا تمہیں بھوک نے پریشان کر رکھا ہے یا کہ کوئی اور مصیبت و پریشانی تجھے لاحق ہوگئی ہے؟ بس اس دیہاتی نے ان مختصر سے الفاظ کو سننا ہی تھا کہ وہ آگ بگولا ہوگیا۔ غصے سے لال پیلا ہو کر انتہائی کمینگی پر اتر کر اس نے مغلظات بکنی شروع کر دیں۔ اس

دیہاتی کی عقل یہاں تک ختم ہوگئی ہے کہ وہ بدنصیب آپ کے جنتی والدین مکرمین کے بارے میں نامناسب الفاظ کہتا رہا۔ شرافت وصداقت کے پیکر نے اس کی انتہائی گھناؤنی حرکت کو برداشت کرتے ہوئے اپنے خادم خاص کو حکم دیا کہ مکان کے اندر سے چاندی کا کوزہ لاؤ۔ جب خادم نے حکم کی تعمیل کی تو آپ نے اس دیہاتی کو وہ چاندی کا کوزہ دیتے ہوئے فرمایا: دیہاتی بھائی! معاف کرنا اس وقت ہمارے پاس صرف یہی ہے۔ اسے قبول کرو۔ اگر اس کے علاوہ مزید کچھ ہوتا تو اس سے بھی تمہیں نواز دیتے۔ جب اس دیہاتی نے آپ کے صبر وحوصلہ کو دیکھا اور آپ کی دریا دلی دیکھیں تو بے ساختہ پکار اٹھا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک آپ رسول اللہ ﷺ کے بیٹے ہیں۔ میں تو صرف آپ کے حلم بردباری اخلاق کے تجربے کے لئے حاضر ہوا تھا۔ (سیرت فاطمۃ الزہراءؓ از الیاس عادل ص۱۷۳،۱۷۴)

قارئین کرام! رسول اللہ ﷺ کے سخی نواسے کی سخاوت آپ نے ملاحظہ کرلی کہ ایک بدو آپ کے سامنے کھڑے ہوکر بدتمیزی کا مظاہرہ کرنے کے ساتھ ان کے عظمت وسعادت والے بزرگوں کے بارے میں لب کشائی کررہا ہے۔ آپ تمام چیزوں کو برداشت کرتے ہوئے پھر بھی اپنے مبارک ہاتھوں کو سخاوت کے خزانوں سے دور نہیں رکھتے بلکہ اس کی توقع سے بڑھ کر اس کے ساتھ حسن سلوک کا ثبوت پیش فرمارہے ہیں اور اس بدو کے سامنے ایسا اعلیٰ وعمدہ نمونے کا اخلاق پیش کیا۔ سخاوت کا ایثار کیا کہ قیامت تک اس واقعہ سے مسلمانوں کی تاریخ چمکتی رہے گی۔ آج ہم ایک ہیں۔ اہل بیت کی جانثاری وفدائی کا دعویٰ کرتے ہیں۔ ہم کو کوئی آدمی غلط اشارہ کردے تو ہم تادم زیست اس کے ساتھ تکلم کے لئے تیار نہیں ہوتے اور اس کی عداوت ودشمنی کو سینے میں رکھ کر ہزاروں من مٹی کے نیچے دفن ہوکر قبر میں ڈیرا لگالیتے ہیں۔ مگر اسوۂ حسن کو اپنانے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اس سے بڑی محرومی وبدبختی اور شقاوت قلبی کیا ہوسکتی ہے۔ دعویٰ تو ہماری زبانوں پر شب وروز حب اہل بیت کا ہو اور حب اہل بیت کے مقدس گوشوں سے ہماری زندگیاں محروم ہوکر سیاہ وتاریک بن جائیں۔ اصل بات یہ ہے کہ فضول وبے کار دعوے کی کوئی اصل وحقیقت نہیں جوکہ وہ عمل وکردار کی خوشبو سے تہی دامن ہو۔

جودوسخا کا مجسم

”حضرت سیدنا امام حسنؓ نے ایک آدمی کے بارے میں سنا کہ وہ اپنے رب سے سوال کررہا ہے کہ اس کو دس ہزار درہم دے دے۔ پھر حضرت امام حسنؓ گھر تشریف لائے اور اس آدمی (سائل) کی طرف ایک آدمی کو بھیجا۔ جب وہ سائل حاضر ہوگیا اور اس نے اپنی حالت کا شکوہ کیا تو حضرت حسنؓ نے اپنے خزانچی کو بلایا اور تمام آمدن خرچ کا حساب چیک کیا۔ یہاں تک کہ جب حساب مکمل ہوگیا تو پھر فرمایا باقی مال بھی لے آؤ۔ تو خزانچی پچاس ہزار لے کر حاضر ہوگیا۔ پھر آپ نے خزانچی سے فرمایا وہ پانچ سو درہم

تمہارے پاس تھے ان کا کیا بنا؟ اس خزانچی نے کہا وہ تو میرے پاس ہیں۔ فرمایا: ان کو بھی لے کر آ ؤ۔ جب وہ خزانچی سارے درہم و دینار لے کر حاضر ہوا تو سیدنا امام حسن ﷛ نے وہ تمام رقم اس مفلوک الحال سائل کو عطاء کرتے ہوئے ساتھ ہی معذرت بھی فرمائی کہ یہ مال تیرے شایان شان نہیں ہے۔'' (الحسن والحسین ص۲)

دشمن کے ساتھ سخاوت

ایک دفعہ ایک آدمی جو کہ سیدنا علی المرتضیٰ ﷛ کا انتہائی مخالفین میں سے تھا۔ وہ مدینہ طیبہ میں آ پہنچا۔ اس کو سامان سفر اور سواری کی ضرورت تھی۔ اس نے مدینہ طیبہ کے لوگوں کے سامنے اپنی حاجت کا ذکر کیا تو کسی نے اس کو جناب امام حسن ﷛ کی سخاوت کے بارے مطلع کر دیا۔ وہ سیدنا حسن ﷛ کے مکان پر آ گیا۔ جب اس نے اپنی دونوں خواہشوں کا ذکر کیا تو آپ نے اس کے مطالبے کو پورا فرماتے ہوئے دونوں چیزیں اپنے باپ سیدنا حسن ﷛ کے دشمن کو دے دیں۔ بعد میں کسی نے آپ سے شکایت کی کہ کیا آپ کے والد کے دشمن کے ساتھ اس قسم کا سلوک اختیار کرنے میں فرمایا: کیا میں ان سے آبرو نہ بچاؤں؟ (حضرت حسن، حضرت حسین ﷛ کے سو قصے)

مدینہ طیبہ میں ایک شخص سیدنا امام حسن ﷛ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس نے اپنی تنگ دستی کو دور کرنے کے لئے سوال کیا۔ اس وقت حضرت امام حسن ﷛ کے پاس کوئی چیز موجود نہیں تھی جو کہ اس کی حالت کو پورا کرتی ہے۔ حضرت امام حسن ﷛ نے اس کو فرمایا کہ کیا میں تجھے ایک ایسا طریقہ نہ بتاؤں جس کی وجہ سے تمہاری ضرورت پوری ہو جائے۔ اس سائل نے عرض کی: ہاں جی! ضرور بتلایئے۔ وہ کون سا طریقہ ہے؟ فرمایا: تم خلیفہ کے پاس چلے جاؤ۔ اس کی بچی فوت ہو گئی ہے۔ جس کی وجہ سے وہ بہت زیادہ مغموم و اداس ہے۔ اس کے ساتھ ابھی تک کسی نے بھی تعزیت وغیرہ نہیں کی تو اس کے پاس جا کر ان الفاظ کے ساتھ تعزیت کرو۔ ''تمام تعریفیں اللہ وحدہ لاشریک لہ کے لئے ہیں کہ جس نے آپ کو لڑکی کی قبر پر بٹھا کر اس کی پردہ پوشی فرمائی اور اس کو آپ کی قبر پر بٹھا کر پردہ دری نہیں فرمائی۔''

پس وہ آدمی خلیفہ کے پاس چلا گیا اور اس نے سیدنا حسن ﷛ کی تجویز و طریقہ پر عمل پیرا ہوتے ہوئے وہی بات کی۔ اس طریقے سے اس خلیفہ کا غم دور ہو گیا اور اس نے اس آدمی کے لئے انعام کا حکم دیا۔ پھر خلیفہ نے کہا سچ بتا نا کہ کیا یہ تیرا کلام ہے۔ اس نے کہا کہ نہیں یہ فلاں (حسن ﷛) کا کلام ہے۔ خلیفہ نے کہا: تو نے واقعی سچ کہا کہ جناب امام حسن ﷛ تو فصیح کلام کا سرچشمہ ہیں۔ (الحسن والحسین ﷛ ص۲)

بے مثال سخاوت

سیدنا امام حسن ﷛ نے دو دفعہ اپنا سارا مال اللہ تعالیٰ کے راستے میں خیرات کر دیا۔ یہاں تک کہ ایک دانہ بھی نہ بچا۔ تین دفعہ کل مال کا نصف حصہ فی سبیل اللہ تقسیم کر دیا۔ یہاں تک کہ اگر جوتوں کے دو جوڑے تھے تو ان میں بھی ایک جوڑا اپنے لئے رکھ لیا اور دوسرا جوڑا فی سبیل اللہ دے دیا۔ (سخاوت حسنین کریمین ﷛ ص۶۳)

سیدنا حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما

عزیز الرحمن رحمانی

امیر المومنین سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی ولادت بعثت نبوی سے پانچ سال قبل ۶۰۸ء میں ہوئی۔ آپ خاندان بنو امیہ کے ایک ایسے گوہر تابدار اور اسلام کے ایک جلیل ہیں، جن کے سنہری کارناموں سے اسلامی تاریخ بھری ہوئی ہے۔ ملت اسلامیہ ان کے کارناموں کو ہمیشہ یاد رکھے گی۔ آپ سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے فرزند ارجمند ہیں۔ جو ساری عمر قریش کے سپہ سالار اور قائد رہے۔ اسی شرف ونسب اور خاندانی مرتبت کی وجہ سے آپ میں شروع ہی سے اخلاقی اقدار، شرافت اور اعلیٰ قائدانہ صفات پیدا ہوگئی تھیں۔ بہادری و شجاعت، حلم و بردباری، جود وسخاوت اور اصابت رائے میں اپنی مثال آپ تھے۔

آپ کا قبول اسلام

آپ کے اسلام لانے کے متعلق تاریخ میں اختلاف ہے۔ مشہور مؤرخ علامہ محمد بن سعد، طبقات ابن سعد میں تحریر کرتے ہیں کہ: ''حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ عمرۃ القضا سے پہلے ہی اسلام لے آئے تھے۔ مگر مدینہ جانے سے ڈرتے تھے۔ کیونکہ آپ کی والدہ اس کے خلاف تھیں۔''

روایات صحیحین اور کتب اسماء الرجال سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ اس بارے میں آپ کا اپنا قول بھی موجود ہے۔ فرماتے ہیں کہ: ''اسلمت یوم القضیة ولکن کتمت اسلامی من ابی'' ﴿میں عمرۃ القضاء کے روز اسلام لایا تھا۔ لیکن میں نے اپنے والد سے اپنے اسلام کو چھپائے رکھا۔﴾ لہٰذا اسلام لانے سے متعلق آپ کا اپنا قول ہی زیادہ صحیح معلوم ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے آپ بدر، احد، خندق کفار کی جانب سے کسی لڑائی میں شریک ہوتے نہیں دیکھا گیا۔

ظاہری طور پر فتح مکہ کے موقع پر آپ نے اپنے والد کے ہمراہ اسلام لانے کا اعلان کیا۔ یوں کئی سال پہلے پیدا ہونے والی روشنی فتح مکہ کی صبح میں فروزاں ہوگئی اور ان کرنوں سے عرب تو کیا، عجم کے ہزاروں خطے جگمگا اٹھے۔

کتابت وحی کا شرف

اسلام لانے کے بعد آپ مستقل آنحضرت ﷺ کی خدمت میں رہے۔ آپ اس مقدس جماعت کے رکن رکین تھے جسے آنحضرت ﷺ نے کتابت وحی کے لئے نامزد فرمایا تھا۔ چنانچہ جو وحی

آپ ﷺ پر نازل ہوتی اسے قلم بند فرماتے اور جو خطوط و فرامین سرکار دو عالم ﷺ کے دربار سے جاری ہوتے انہیں تحریر فرماتے۔ اس طرح گویا آپ کو کاتب وحی اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سیکرٹری کے طور پر رہنے کا شرف حاصل رہا۔ یہی دو باتیں آپ کی امانت، دیانت، عدالت اور عالم اسلام کے مقتدا ہونے کے لئے کافی ہیں۔

متواضع وسادہ زندگی

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ ایک نہایت باوقار اور صاحب علم بزرگ تھے۔ حلم و بردباری آپ کا خاصا تھا۔ آپ کی طبیعت میں بہت سادگی اور تواضع تھی۔ جاہ پسندی اور تکبر کو بالکل پسند نہیں فرماتے تھے۔

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ ایک مرتبہ آپ کسی مجمع میں تشریف لے گئے۔ آپ کے جانے پر لوگ تعظیماً کھڑے ہوگئے۔ آپ نے اس فعل کو خلاف سنت خیال کرتے ہوئے فرمایا کہ: ’’میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو آدمی یہ پسند کرتا ہے کہ لوگ اس کے لئے تعظیماً کھڑے ہوں۔ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں سمجھے۔ (البدایہ والنہایہ ج۸،ص۱۲۶)

یونس بن میسرہ سے منقول ہے کہ: ’’میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو دمشق کے بازار میں دیکھا آپ اپنے پیچھے ایک خادم کو بیٹھائے ہوئے تھے اور آپ کی قمیص کے گریبان کو پیوند لگے ہوئے تھے۔ آپ دمشق کے بازاروں میں چل پھر رہے تھے۔ جس سے آپ کی متواضع اور سادہ زندگی کا اندازہ ہوتا ہے۔‘‘ (حوالہ بالا)

نگاہ نبوت میں آپ کا مقام

آپ کی سادگی اور اوصاف حمیدہ کی بدولت ہی رسول اللہ ﷺ نے آپ کے حق میں بہت سی دعائیں فرمائیں۔ چند ایک ملاحظہ فرمائیں:

ایک مرتبہ فرمایا: ’’اللّٰھم علمه الکتاب و مکن له فی البلاد وقه العذاب ‘‘ ﴿اے اللہ! اس کو کتاب کا علم اور شہروں میں حکومت عطا فرما اور عذاب سے محفوظ فرما۔﴾ (البدایہ والنہایہ ج۸)

اور حدیث شریف میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

’’اللّٰھم اجعله ھدیا و اھدبه ‘‘ ﴿اے اللہ! معاویہ کو ہدایت دینے والا، ہدایت پر قائم رہنے والا اور لوگوں کے لئے ذریعہ ہدایت بنا۔﴾ (ترمذی ج۲ص۲۲۵)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نظر میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا مقام

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا مذہبی علوم میں ایک خاص مقام تھا۔ قرآن وسنت میں اس گہرائی و گیرائی کی وجہ سے صاحب فتویٰ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں شمار ہوتے تھے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ سیدنا عبداللہ بن

عباس ﷺ کی مجلس میں ایک مرتبہ نماز وتر کی بحث چل پڑی۔ بحث میں سیدنا معاویہ ؓ کا ذکر بھی آ گیا۔ سیدنا معاویہ ؓ کا سن کر سیدنا ابن عباس ؓ نے فرمایا:''لیس احدمنا اعلم من معاویہ''(سنن کبریٰ) ﴿ہم میں معاویہ سے زیادہ کوئی عالم نہیں۔﴾

حضرت ابودرداء ؓ فرماتے ہیں:''میں نے رسول اللہ ﷺ کے مشابہ نماز پڑھنے والا معاویہ بن ابی سفیان ؓ کی طرح کوئی نہیں دیکھا۔'' (سیر اعلام النبلاء ۱۲۲/۶)

حضرت عمیر بن سعد ؓ فرماتے ہیں کہ''اے لوگو! معاویہ کا ذکر بھلائی کے ساتھ کرو۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ: اے اللہ! معاویہ کے ذریعہ لوگوں کی ہدایت کا سامان پیدا فرما۔'' (ترمذی ۲۲۵)

زمانہ خلافت کے اہم کارنامے

آپ ۲۷ھ میں بحری بیڑہ لے کر قبرص کی جانب بڑھے، اسلامی تاریخ میں یہ پہلی بحری جنگ تھی۔ ۲۸ھ......قبرص کا عظیم الشان جزیرہ مسلمانوں کے ہاتھوں فتح ہوا۔۳۲ھ...... آپ نے قسطنطنیہ کے قریب کے علاقوں میں جہاد جاری رکھا۔۳۳ھ......افرنطیہ، ملطیہ اور روم کے کچھ قلعوں کو فتح کیا۔۳۵ھ......غزوہ ذی خشب میں بہادری کے جوہر دکھائے۔۴۲ھ......غزوہ بجستان پیش آیا اور سندھ کا کچھ حصہ آپ کے لشکر نے فتح کیا۔۴۳ھ...... میں سوڈان اور بجستان کی سرزمین کو مکمل طور پر فتح کیا۔۴۴ھ...... میں کابل کو فتح کیا اور مجاہدین اسلام ہندوستان قندبیل کے مقام تک پہنچ گئے۔۴۵ھ......افریقہ کے دروازے پر دستک دی اور سرزمین افریقہ کو فتح کیا۔۴۶ھ...... میں صقلیہ (سسلی) پر پہلی بار حملہ کیا گیا اور کثیر تعداد میں مال غنیمت حاصل کیا۔۴۷ھ......افریقہ کے مزید علاقوں کو فتح کیا۔۵۰،۵۱ھ......غزوہ قسطنطنیہ پیش آیا یہ قسطنطنیہ پر مسلمانوں کا پہلا حملہ تھا۔۵۴ھ......مسلمان نہر جیحون کو عبور کرتے ہوئے بخارا تک جا پہنچے۔۵۶ھ...... سرزمین سمرقند کو فتح کیا۔ (حضرت معاویہ اور تاریخی حقائق ص ۲۷۸)

چودہ سو سال کی تاریخ میں پرتگال سے لے کر چین تک پھیلی ہوئی وسیع وعریض حکومت جو ۶۴لاکھ، ۶۵ہزار مربع میل کو محیط تھی تقریباً بیس سال تک صرف حضرت معاویہ ؓ کے دور میں قائم ہوئی۔

ان کے علاوہ تاریخ کے اوراق اس بات کی بھی گواہی دیتے ہیں کہ آپ کے دور میں جہاں بے پناہ فتوحات ہوئیں وہیں اندرون ملک بھی آپ نے علم کی ترقی اور لوگوں کی روحانی اصلاح کے لئے نظام عبادت اور اخلاقیات کا نظم وضبط اس وقت کے ماہرین شریعت وطریقت کے ہاتھ میں دے یا اس کے ساتھ ساتھ آپ نے لوگوں کی دنیوی زندگی کے لئے بھی بہت عمدہ اصلاحات نافذ کیں۔

اذان کے جواب میں

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

حضرت فاروق اعظمؓ فرماتے ہیں کہ سرور دو عالم ﷺ نے فرمایا: ’’ جب موذن ’’اللہ اکبر، اللہ اکبر ‘‘ کہے تو تم سے کوئی ایک جواب میں کہے: ’’اللہ اکبر، اللہ اکبر ‘‘، پھر جب موذن کہے: ’’اشھد ان لاالٰہ الا اللہ ‘‘تو جواب میں کہے: ’’اشھد ان لاالٰہ الا اللہ ‘‘جب مؤذن کہے: ’’اشھد ان محمدا رسول اللہ ‘‘ تو اس کے جواب میں کہے: ’’اشھد ان محمدا رسول ا ‘‘، پھر جب مؤذن کہے: ’’حی علی الصلوٰۃ ‘‘تو اس کے جواب میں کہے: ’’لا حول ولا قوۃ اللہ باللہ ‘‘، پھر جب موذن نے کہا: ’’حی علی الفلاح ‘‘تو اس نے ’’لا حول ولا قوۃ اللہ باللہ ‘‘ کہا۔ پھر جب موذن نے ’’اللہ اکبر، اللہ اکبر ‘‘ کہا تو اس نے ’’اللہ اکبر، اللہ اکبر ‘‘ کہا، پھر جب موذن نے ’’لاالٰہ الا اللہ ‘‘ کہا تو اس نے بھی ’’لاالٰہ الا اللہ ‘‘ کہا، تو ’’وجبت لہ الجنۃ ‘‘ ﴿اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔﴾ ‘‘

حضرت عبدالرحمٰن ابن ابی لیلیٰ، حضرت ابوذر غفاریؓ سے روایت فرماتے ہیں کہ: ’’رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’لاحول و لاقوۃ اللہ باللہ کنز من کنوز الجنۃ ‘‘ ﴿لاحول ولاقوۃ الا بہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔﴾ ‘‘

حضرت عبداللہ ابن عمرو بن العاصؓ سے روایت منقول ہے: کہ ایک آدمی نے رحمت عالم ﷺ سے کہا: المؤذنون یفضلوننا موذن ہم سے فضیلت لے گئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: قل کمایقولون جیسے موذن کہیں تم بھی کہو۔ جب تم جواب پورا کرلو تو جو دعا مانگو پوری کی جائے گی۔

نافع ابن عمرو القریشی فرماتے ہیں کہ: میں نے عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کو کہتے ہوئے سنا، وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’جب تم موذن کی اذان سنو تو اسی طرح کہو جس طرح وہ کہتا ہے اور مجھ پر درود شریف پڑھو۔ اس لئے کہ: من صلی علی مرۃ صلی اللہ علیہ عشرا جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمتیں نازل فرمائیں گے۔ پھر درود پاک پڑھنے کے بعد میرے لئے وسیلہ کی دعا کرو۔ وسیلہ جنت کا ایک ایسا مقام ہے جو اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک بندے کو ملے گا۔ مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی

ہوں گا۔من سئل لی الوسیلة حلت علیه الشفاعة جس نے میرے لئے وسیلہ کا سوال کیا اس کے لئے میری شفاعت حلال ہوگئی۔‘‘

دعائے وسیلہ

وہ وسیلہ کیا ہے؟ چنانچہ ایک روایت میں ہے: سرور دو عالم ﷺ نے فرمایا: ’’جس شخص نے اذان سن کر یہ دعا پڑھی: ’’اللّٰھم رب ھذہ الدعوة التامة والصلوٰة القائمة اٰت محمداً الوسیلة والفضیلة وابعثه مقاما محموداً الذی وعدته ‘‘تو قیامت کے دن اس کے لئے میری شفاعت لازم ہوگئی۔‘‘ (عمل الیوم واللیلۃ، امام نسائی)

حضرت مولانا خدا بخش جتوئی کا سانحہ ارتحال

مدرسہ کوٹلہ رحم علی شاہ تحصیل جتوئی کے سابق مہتمم وشیخ الحدیث مولانا خدا بخش ۵؍فروری بروز پیر کو جان جان آفریں کے سپرد کر گئے۔ آپ نے جامع خیرالمدارس ملتان سے ۱۹۶۰ء میں فراغت حاصل کی۔ آپ مولانا خیر محمد جالندھری ؒ کے شاگردوں میں سے تھے۔ بہت ہی خوبیوں کے مالک انسان تھے۔ زندگی بھر خلق خدا کو علوم نبویہ سے سیراب کیا۔ آپ کی نماز جنازہ ۶؍فروری بروز منگل کو بستی رنوجہ میں حضرت مولانا عبدالقادر ڈیروی کی امامت میں ادا کی گئی۔ نماز جنازہ میں طلباء عظام اور سیاسی وسماجی شخصیات نے بھرپور شرکت کی۔ عالمی مجلس مظفرگڑھ کے مبلغ مولانا محمد ساجد نے جماعتی نمائندگی کرتے ہوئے جنازہ میں شرکت کی۔ بعدازاں پسماندگان سے اظہار افسوس کیا۔ اللہ پاک مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے اور ورثاء کو صبر جمیل عطاء فرمائے۔ آمین!

وفیات

☆...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کمالیہ کے امیر مولانا پیرجی عتیق الرحمٰن کے چھوٹے بھائی مولانا مطیع الرحمٰن کافی عرصہ سے علیل تھے۔ ۱۲؍فروری بروز پیر کو بقضائے الٰہی انتقال کر گئے۔ مرحوم مجلس کے متحرک کارکن اور معاون تھے۔ کمالیہ کے مضاف میں ایک مدرسہ بھی چلا رہے تھے۔ جنازہ پیرجی عبدالحفیظ چیچہ وطنی والوں نے پڑھایا۔

☆...... مولانا عبدالقدوس گجرا موکانجن کے نانا جی ۱۸؍فروری اتوار کو انتقال کر گئے۔ مرحوم انتہائی نیک سیرت، پابند صوم وصلوٰۃ، تلاوت قرآن کا شغف بہت زیادہ تھا۔ علماء اور حفاظ سے محبت کرنے والے انسان تھے۔ جنازوں میں علماء وحفاظ وعوام الناس نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ اللہ پاک مرحومین کے درجات بلند فرمائے۔ لواحقین کو صبر جمیل عطاء فرمائے۔ آمین!

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی ذہانت

مولانا محمد وسیم اسلم

خلیفہ عبدالملک بن مروان رحمہ اللہ کے دور میں بغداد علم وحکمت کا مرکز تھا۔ اس دور میں دشمنان اسلام یہودیوں نے اسلام کو نظریاتی طور پر کمزور کرنے کے لئے بظاہر لاجواب کر دینے والے تین سوالات دے کر ایک ایسے آدمی کو اسلامی دنیا میں بھیجا۔ جو اعلیٰ طبقہ تک رسائی، متقررانہ صلاحیتوں اور بارعب شخصیت وآواز کا حامل تھا۔ اس نے پہلے پہل بغداد میں آکر ایسی بڑی مساجد کا انتخاب کیا جہاں اسے زیادہ سے زیادہ سامعین مل سکتے تھے۔ پھر ان کے سامنے اپنا پہلا سوال رکھا کہ:

خدا سے پہلے زمین پر کیا تھا؟۔ جس کا جواب عام آدمی تو کیا بلکہ، ائمہ مساجد جو بخوبی دینی تعلیم سے آگاہ تھے نہ دے سکے۔ مختلف مساجد میں جاکر یہ فتنہ پھیلانے کے بعد اس نے مدارس کا رخ کیا اور ہر کسی کو لاجواب کرتا گیا۔ اس دوران اس سازشی اور چالاک یہودی کی شہرت دربار شاہی تک بھی پہنچ چکی تھی۔ یہودی نے درجہ بہ درجہ آگے بڑھتے ہوئے دربار خلافت تک بھی رسائی حاصل کر لی۔ شاہی علماء دین کو چیلنج کرتے ہوئے اس سوال کا جواب مانگا۔ لیکن بدقسمتی سے کوئی عالم دین اس کے سامنے لب کشائی نہ کر سکا۔

اب خلیفہ عبدالملک بن مروان جو کہ خود ایک بہت بڑا عالم دین تھا۔ اسے اس واقعہ کا بہت رنج تھا۔ انہوں نے اس یہودی کو دربار خلافت میں بطور شاہی مہمان ٹھہرنے کی اجازت دی اور کہا کہ: ”تمہارے اس قیام کے دوران میں تمہارے تینوں سوالوں کے جواب دوں گا۔“

یہودی شاید یہی چاہتا تھا۔ اس نے شاہی دعوت قبول کر لی۔ خلیفہ وقت نے ایسے علماء کی تلاش کا حکم دیا جو اس کے سوالات کے جوابات دینے کے متحمل ہو سکتے تھے۔ لیکن بدقسمتی سے کوئی بھی عالم اس کی توقعات پر پورا نہ اتر سکا۔ خلیفہ عبدالملک اگرچہ تکلیف میں تھے۔ لیکن مایوس نہ ہوئے۔ بالآخر ایک دن ایک درباری وزیر نے انہیں کہا کہ: ”جہاں پناہ! اگر کوفہ کے ایک نوجوان عالم نعمان بن ثابت (جو بعد میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نام سے مشہور ہوئے) کو طلب کیا جائے تو یقین کامل ہے کہ وہ اس یہودی کو لاجواب کر سکے گا۔“

عبدالملک مذکورہ آدمی کی عمر جان کر قدرے پریشان ہوئے کہ اس قدر جہاندیدہ علماء جن سوالوں کے جواب نہ دے سکے۔ ان کا جواب ایک نوجوان کیا دے گا۔ لیکن مرتا کیا نہ کرتا۔ نیم دلی سے کہا کہ: ”ٹھیک ہے۔ اسے بھی آزما لو۔“

اب شاہی اہلکاروں کو کوفہ روانہ کر دیا گیا۔ جنہوں نے اس نوجوان کے دروازے پر دستک دی اور

مدعا بیان کیا۔ تو امام ابوحنیفہ ؒ اپنی والدہ محترمہ اور اپنے محترم استاد امام حماد ؒ سے اجازت لے کر دربار شاہی پہنچے اور وہ معرکہ جس نے اسلامی دنیا اور خاص طور پر خلیفہ وقت کی نیندیں اڑا رکھی تھیں۔ اس کو سر کرنے کے لئے اگلے دن دربار سجایا گیا۔ دربار میں یہودی انتہائی تکبرانہ انداز کے ساتھ خلیفہ کے ساتھ کرسی پر براجمان ہوا۔ پھر چند ہی لمحوں کے بعد امام ابوحنیفہ ؒ چپکے سے درباریوں میں آ کر بیٹھ گئے۔ خلیفہ نے روایت کے مطابق سوال و جواب کا سلسلہ شروع کرنے کا حکم دیا۔

اس یہودی نے اپنے مخصوص متکبرانہ لہجے اور بارعب آواز میں کہا کہ: ’’بتاؤ! خدا سے پہلے کیا تھا؟‘‘ ابھی وہ اتنا ہی کہہ پایا تھا کہ امام ابوحنیفہ ؒ نے اسے روکتے ہوئے کہا کہ: ’’تم مانگنے والے ہو۔ جبکہ میں دینے والا۔‘‘ ساتھ ہی خلیفہ سے درخواست کی کہ دینے والے کے منصب کا لحاظ کرتے ہوئے میری نشست کو اس کے ساتھ بدلنے کا حکم دیں۔ خلیفہ نے نہ صرف خوش ہو کر اس یہودی کو عام درباریوں میں جا کر بیٹھنے کا حکم دیا اور امام ابوحنیفہ ؒ کو اس یہودی کی نشست سونپ دی۔ آپ کے لہجے کے اعتماد کی بدولت خلیفہ کی امید بھی بر آنے لگی تھی۔

بہرحال! سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا۔ یہودی نے دوبارہ پوچھا کہ مجھے بتایا جائے کہ: ’’خدا سے پہلے کیا تھا؟‘‘ تو جواب میں امام ابوحنیفہ ؒ نے انتہائی اطمینان سے فرمایا کہ: ’’اعداد کا شمار کرو۔‘‘ اس نے گنتی گننا شروع کر دی۔ امام ابوحنیفہ ؒ نے ٹوکا اور فرمایا کہ: ’’صحیح شمار کرو۔‘‘ یہودی نے دوبارہ گنتی شروع کر دی۔ لیکن آپ نے پھر درستگی کا حکم دیا جس پر اس نے اکتا کر کہا کہ: ’’اور کس طرح شمار کروں؟‘‘ امام ابوحنیفہ ؒ نے کہا کہ: ’’ایک سے پہلے شمار کر۔‘‘ یہودی نے کہا کہ: ’’ایک سے پہلے تو کچھ بھی نہیں ہوتا۔‘‘ تو امام ابوحنیفہ ؒ نے مسکرا کر کہا کہ: ’’ایک سے پہلے پوچھنے والا بے معنی سوال کیوں کرتے ہو؟۔‘‘

اس موقع پر خلیفہ وقت اور درباریوں کی خوشی دیدنی تھی۔ خلیفہ نے دوسرے سوال کا حکم دیا تو یہودی نے سوال پوچھا کہ: ’’خدا کا رخ کس طرف ہے؟‘‘ امام ابوحنیفہ ؒ نے چند گھڑی توقف کیا اور حکم دیا کہ: ’’شمع لائی جائے۔‘‘ جس کو جلانے کے بعد یہودی سے سوال کیا کہ: ’’مجھے اس روشنی کا رخ متعین کر کے دو؟۔‘‘ یہودی نے کمزور لہجے میں کہا کہ: ’’یہ ممکن نہیں۔‘‘ امام ابوحنیفہ ؒ نے جواب دیا کہ: ’’اللہ رب العزت! بھی ایک نور ہیں جن کے رخ کا تعین بھی ممکن نہیں۔ اور تم یہ جاننے کے باوجود بے معنی سوال کر رہے ہو۔‘‘

اس موقع پر یہودی اندر سے ٹوٹ چکا تھا۔ اس نے بے دلی سے کہا: ’’آپ مجھے بتائیں کہ اللہ اس وقت کیا کر رہا ہے؟۔‘‘ امام ابوحنیفہ ؒ نے مسکرا کر کہا: ’’وہ ایک جہاں دیدہ دماغ کے حامل یہودی شخص کو ایک نوجوان کے سامنے شرمندہ کر رہا ہے۔‘‘ جس پر دربار میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور یوں یہ فتنہ ختم ہو گیا۔

قبول اسلام اور خوف خدا کا دلچسپ واقعہ

محمد عنصر عثمانی

بیٹا! اللہ سے ڈرتے رہا کرو۔ جس دل میں اللہ کا خوف آ جائے، اس دل کو راہ حق سے کوئی نہیں ہٹا سکتا۔ زندگی کی ڈور بہت کمزور ہے، کب کہاں کس موڑ پہ ٹوٹ جائے کچھ معلوم نہیں۔ اس لئے اس ڈور میں اللہ کے خوف کا دھاگہ شامل کرلوگے تو اس کے ٹوٹنے کا دکھ نہیں ہوگا۔

مسجد کے صحن میں بیٹھے نورانی چہرے والے بزرگ کی آواز کانوں میں پڑی تو میں جلدی سے ان کی باتوں کی چاشنی میں کھو سا گیا۔ وہ اپنے پاس بیٹھے ایک نوجوان کو سمجھا رہے تھے۔ انہوں نے نوجوان کو متوجہ پا کر نہایت ہی نفیس مسکراہٹ کے ساتھ کہا: ''میں تمہیں اللہ کے خوف کا ایک واقعہ سناتا ہوں۔'' میں نے بھی اپنے کان کھڑے کر لئے۔ وہ کہہ رہے تھے:

''ہم ۲۰۰۰ء میں سوتھ افریقہ کے شہر کیپ ٹاؤن کی ایک بڑی جامع مسجد میں جماعت کے ساتھ گئے۔ ہماری سات ماہ تشکیل تھی۔ ہمارے امیر صاحب بہت اللہ والے تھے۔ اللہ کا خوف ان کے رگ و پے میں بھرا ہوا تھا۔ دین کی اشاعت کا جذبہ ان کے دل میں اس قدر موجزن تھا کہ وہ ہر وقت امت کے ہر فرد کی اصلاح کی فکر میں لگے رہتے۔ کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے کہ جس سے ایک بھٹکا ہوا انسان راہ راست پر آ جائے۔ یا کوئی بھی انسان جہنم سے بچ کر جنت میں جانے والا بن جائے۔

ایک شام گشت پر نکلی ہوئی ٹولی کہ جس کی قیادت و تکلم کے فرائض امیر صاحب نبھا رہے تھے، میں بھی اس میں شامل تھا۔ ہم ایک نائٹ کلب کے پاس سے گزر رہے تھے، تو امیر صاحب نے نائٹ کلب میں جانے اور وہاں موجود لوگوں کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا پیغام پہنچانے کا ارادہ ظاہر کیا۔ کچھ دوستوں نے اس بے حیائی و بے شرمی کے گندے جوہڑ میں جانے سے منع کیا۔ مگر امیر صاحب ہمیں لے کر اندر چلے گئے۔ اور تاکید کی کہ اپنی نظریں نیچی رکھنا۔ استغفار پڑھتے رہنا۔ اللہ سے مدد طلب کرتے رہنا اور کسی بھی ناخوش گوار عمل کی صورت میں کوئی ردعمل ظاہر مت کرنا۔ نائٹ کلب میں رش معمول سے بہت کم تھا۔ چند ایک گاہک اور کلب کا عملہ موجود تھا۔ امیر صاحب نے کلب کے میوزیشن (ڈرم بجانے والا) کو تنہا پا کر دعوت دینا شروع کی۔ اللہ نے مدد کی اور اس نے کسی قسم کے ردعمل کی بجائی ہماری بات کو نہایت ہی سکون اور اعتماد کے ساتھ سنا۔ وہ ہم پر بہت حیران ہو رہا تھا اور توجہ سے دیکھ رہا تھا۔ بات ختم ہوئی تو اس کی بیوی جو چھپ کر امیر صاحب کی باتیں سن رہی تھی، آگے بڑھی اور فوراً کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگئی۔ اس نے اپنے شوہر کو بھی کلمہ پڑھا

کر مسجد ہمارے ساتھ لے آئی۔ ہم سب کی خوشی کی انتہا نہیں تھی کہ ہم اس گروپ کا حصہ تھے جس کی محنت سے کسی کی زندگی میں اسلام کی روشنی نمودار ہو رہی تھی۔

ہم نے اپنے اس نئے مسلمان بھائی بہن کی خدمت کے لئے کوئی کمی نہیں اٹھا رکھی تھی۔ خاتون کو مستورات کے پاس بھیج دیا گیا۔ سات ماہ وہ سب کچھ چھوڑ کر ہمارے ساتھ رہے۔ اس دوران انہوں نے اپنے گھر والوں سے دوری اختیار کئے رکھی، اور کسی کو کچھ نہیں بتایا نہ کسی سے رابطہ کیا تھا۔ اس دوران ہم نے دین کے بارے میں کافی کچھ پڑھا اور سکھا دیا تھا۔ ہمارا وقت مکمل ہوا تو ہم نے انہیں ایک مسلمان فیملی کے سپرد کیا اور پاکستان آ گئے۔ البتہ امیر صاحب کا نمبر ان کے پاس تھا کہ کسی بھی الجھن پریشانی میں وہ ان سے رابطہ کر سکیں۔ ایک سال بعد امیر صاحب کے پاس اس خاتون کا فون آیا تو وہ بہت رو رہی تھی۔ اور پوچھ رہی تھی کہ آج دوران سفر بس میں میرے ہاتھ کا دستانہ کھلنے کی وجہ سے غیر محرم کی نظر ہاتھ پر پڑ گئی ہے۔ کیا میری بخشش ہو جائے گی؟۔ امیر صاحب نے انہیں تسلی دی اور فون بند کر کے بہت روئے۔ امیر صاحب ہمیں کہنے لگے کہ وہ عورت جو نائٹ کلب میں غیر محرموں کے ساتھ فحش ماحول میں رہ رہی تھی، آج اس کے دل میں اللہ کے خوف کا یہ عالم کہ ہاتھ کا کچھ حصہ کھلنے پر بخشش ہونے نہ ہونے کا ڈر پیدا ہو گیا۔ یہ قربت الٰہی کی دلیل ہے۔“

میں نورانی چہرے والے ان صاحب کی بات سن کر مسجد کے صحن میں بیٹھا ضرور تھا۔ مگر کھڑا اپنے گناہوں سے لت پت آئینے کے سامنے تھا جہاں اپنے دل میں خوف خدا کا کوئی ذرہ تلاش کرتا رہا۔

انعامی تقریب شعور ختم نبوت سوالاً جواباً مسلم کالونی چناب نگر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامعہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں ۷رفروری ۲۰۱۸ء بروز بدھ کو ایک عظیم الشان انعامی تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں درجہ اعدادیہ سے لے کر دورۂ حدیث شریف تک کے طلباء کرام نے بھرپور حصہ لیا۔ اس تقریب کی صدارت مولانا غلام مصطفیٰ مرکزی خطیب مسلم کالونی چناب نگر نے فرمائی۔ نظم و نسق اور انعامات کی ترتیب کا اہتمام مولانا غلام رسول دین پوری نے فرمایا۔ تقریب میں نقابت کے فرائض مولانا محمد شاہد ندیم نے سرانجام دیئے۔ تقریب میں: ”عقیدۂ ختم نبوت، حیات عیسیٰ علیہ السلام، امام مہدی علیہ الرضوان، تحریک ختم نبوت اور جھوٹے مدعیان نبوت اور ان کے دعاوی“ سے متعلق درجہ وار طلباء سے سوالات کئے گئے۔ طلباء نے الحمدللہ! بھرپور تیاری کے ساتھ جوابات دیئے۔ بعد ازاں مولانا غلام مصطفیٰ اور مولانا غلام رسول دین پوری نے مختصر بیانات کرتے ہوئے طلبہ کی حوصلہ افزائی کی۔ پھر اول، دوم، سوم پوزیشن حاصل کرنے والوں کو خصوصی اور باقی طلبہ کو اعزازی انعامات سے نوازا گیا۔

ذکری مذہب کا تعارف …… عقائد و نظریات

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

ذکری مذہب کی بنیاد سید محمد جونپوری نے رکھی۔ افغانستان کا باشندہ تھا۔ بعض حضرات کا خیال ہے کہ سید محمد جونپوری انڈیا کا باشندہ تھا۔ جونپور سے علاقہ بدر ہوا اور حیدرآباد دکن میں پناہ لی۔ عوام نے اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی تو جونپوری حیدرآباد سے گجرات کاٹھیاوار پہنچا۔ یہاں بھی اس کی دال نہ گلی تو ریاست بیکانیر اور جیلمیر سے ہوتا ہوا سندھ پہنچا۔ یہاں بھی اسے پذیرائی نہ ملی تو ٹھٹھہ سے قندھار اور قندھار سے فراہ۔ تردید مہدویت نامی کتاب کی روایت کے مطابق یہاں مرگیا۔ مکرانی یہ کہتے ہیں کہ فراہ سے مکہ مکرمہ، مدینہ طیبہ اور شام سے ہوتے ہوئے کوہ مراد پر آکر مستقل رہائش اختیار کرلی۔ تمام مکران اس کا پیروکار ہوگیا۔ ایک نئے مذہب کی بنیاد رکھی۔ ۱۴۴۰ء میں پیدا ہوا اور ۱۵۰۵ء میں مرگیا۔ اس کے مریدین میں سے ایک ''ملا محمد اٹکی'' تھا جو اٹک پنجاب کا رہنے والا تھا۔ چنانچہ وہ مکران آیا اور نبوت کا دعویٰ کردیا۔

سیر جہانی ذکریوں کی کتاب میں ہے: ''محمد اٹکی کو الہام ہوا کہ آپ ہوا پر سوار ہوکر مکران کے علاقہ کیچ میں جائیں۔ چنانچہ ہوا کے دوش پر سوار ہوکر مکران گیا۔ پھر قصر قند میں داخل ہوا۔ وہاں کا حاکم میر حسین ولد میر عبداللہ چند افراد کے ساتھ اس پر ایمان لایا۔ پھر سرباز گیا۔ سرباز کا حاکم یوسف بلیدی تمام درباریوں اور رعایا کے ساتھ اس پر ایمان لایا۔ پھر کیچ اور آخری منزل تربت میں جلوہ افروز ہوا۔ اس وقت سرباز بلیدی خاندان کی حکومت تھی۔ دونوں نے ذکری مذہب قبول کیا۔ ملا مراد جوگچکی تھا اور بلیدی حکمرانوں کا وزیر اس نے اپنے اقتدار کے بل بوتے پر اس کے نظریات اور عقائد کو مکران پر مسلط کردیا۔ مساجد میں نماز روزہ اور حج پر پابندی عائد کردی۔ مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ کردیا۔ قلات سے ایک قافلہ حج کے لئے جارہا تھا۔ ان کو زدوکوب کرکے کوہ مراد پر حج کرا کے واپس کردیا اور کہا کہ حج بیت اللہ کا دور گزر گیا اب کوہ مراد کے حج کا زمانہ ہے۔'' یہ دور ۱۷۴۹ء نصیر خان اول کا دور تھا۔ جب آپ کو اس واقعہ کی اطلاع دی گئی۔ چنانچہ آپ نے علمائے کرام کی ایک کمیٹی تشکیل دی۔ جس نے انہیں (واجب القتل) قرار دیا اور ۱۷۷۴ء میں ذکریوں کو شکست فاش دی۔ لیکن ذکریوں نے نصیر خان کے مقرر کردہ حاکم کو قتل کرکے اقتدار پر قبضہ جمالیا۔ جب آپ کو اس کی اطلاع دی گئی تو آپ نے ایک بڑی فوج لے کر ذکریوں کا صفایا کردیا اور ان کے عبادت خانے اور کتب خانے مسمار کردیئے۔ محققین کے نزدیک صحیح ترین روایت یہ ہے کہ ذکری مذہب کا بانی ملا محمد اٹکی ہے جس کی پیدائش ذکریوں کے مطابق ۹۷۷ھ مطابق ۱۵۶۷ء میں ہوئی۔

ملا محمد اٹکی کی خرافات

ساری کائنات کو اللہ تعالیٰ نے میرے نور سے پیدا کیا۔ فرشتوں نے جب میرا جلوہ دیکھا تو ستر سال بیہوش رہے۔ میرا نوری پرتو چھ مرسلین پر پڑا۔ جن کا آخری احمد ﷺ ہے۔ تمام علماء میرے نور سے مستفیض ہوئے۔ چار اشخاص پر میرے نور کا پرتو پڑا تو ان کو بڑی سلطنتیں عطاء ہوئیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام، سکندر ذوالقرنین، نمرود اور بخت نصر بابلی۔

ذکریوں اور مہدویوں کا آپس میں بھی اختلاف ہے

ذکری ملا محمد اٹکی کو نبی تسلیم کرتے ہیں اور اس کا کلمہ پڑھتے ہیں۔ جبکہ مہدوی ملا محمد جونپوری کو خلیفۃ الرسول مانتے ہیں۔ مہدوی ارکان اسلام نماز، روزہ اور حج وغیرہ کی پابندی بھی کرتے ہیں۔ جبکہ ذکری نماز، روزہ اور حج وغیرہ کے منکر ہیں۔

امیر نصیر خان کا تعارف

امیر نصیر خان نوری امیر عبداللہ کے چھوٹے صاحبزادے تھے۔ امیر نصیر خان کی والدہ نے انہیں بہت پیار، محبت اور اخلاص کے ساتھ پالا۔ والدہ محترمہ نے انہیں کبھی بغیر وضو دودھ نہیں پلایا۔ ایک مرتبہ ایک لونڈی نے انہیں دودھ پلا دیا تو والدہ محترمہ نے قے کرادی۔ امیر نصیر خان کی طرف کبھی پیٹھ کر کے نہیں سوئی۔

امیر نصیر خان نے اپنے دور میں اسلامی نظام عدل وانصاف نافذ کیا۔ تمام فوجداری اور دیوانی معاملات شریعت اسلامیہ کے مطابق نافذ ہوئے۔ امیر نے اپنے دور اقتدار میں درج ذیل ہدایت نامہ جاری کیا۔ قاضی غلام محمد ؒ کو محتسب مقرر کیا اور انہیں ہدایت کی کہ مملکت میں جا کر درج ذیل اعلان کریں:

۱......ساز وسرور، طبل، بینڈ باجہ، جنگ ودہل وغیرہ، شادیوں، منگنیوں، ختنوں اور عرسوں میں استعمال نہ کئے جائیں۔ ۲......مرد اور عورتیں شادی بیاہ میں رقص نہ کریں۔ ۳...... بھنگ، چرس اور نشہ آور چیزیں استعمال نہ کی جائیں۔ ۴......عورتیں بازاروں اور گلیوں میں بے پردہ نہ پھریں۔ ۵......سیر وتفریح کے لئے نوجوان جمع ہو کر مزاروں اور دوسرے مقامات پر بکرے اور چھترے ذبح کرتے ہیں اور جشن مناتے ہیں۔ یہ شرک وبدعت کی جڑ ہے۔ کوئی نہ کرے۔ ۶......تجارت جو بیع مسلم کہلاتی ہے سات شرائط کے بغیر نہ کی جائے۔ ۷......مرد اور عورتیں ماتم میں سر ننگا نہ کریں اور نہ ہی سینہ کوبی اور خون بہا کر ماتم کریں۔ ۸......مسلمان فقیروں کے دائرہ میں نہ بیٹھیں اور نہ ہی چوٹی رکھیں۔ ۹......نماز جمعہ کا شہروں میں ناغہ نہ کیا جائے۔ ہر محلّہ کے لوگ آئمہ مساجد کے کھانے کا انتظام کریں۔ نماز اول وقت میں پڑھیں۔ تنگ وقت میں نہ۔

(تلخیص: از ذکری ریاست قلات کے حکمرانوں کی نظر میں: مرتبہ: مولانا قاضی محمد انور بھاگ ناڑی)

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا محمد رضوان عزیز

انیسویں صدی عیسوی میں امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی باقی ماندہ جماعت میں ایک ایسا جلیل القدر عالم پیدا ہوا جسے دنیا حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے یاد کرتی ہے۔ یہ ایسا عالم دین تھا جسے تاریخ نے مجدد دین اور مجدد علوم وفنون کے طور پر محفوظ کیا۔

برصغیر پاک وہند کی سرزمین جو کہ ایک رومانوی زمین ہے کئی تہذیبوں کے تداخل سے اس کی علمی اور عملی حیثیت کئی مذاہب کا معجون مرکب بن چکی تھی۔ مختلف الخیال لوگوں کے علمی مناقشوں اور پھر بالخصوص عیسائیت کی ایک فاتح قوم نے ہندوستان آمد پر نئے فتنوں کا دروازہ کھول دیا تھا۔ خدا شناسی سے خود شناسی اور خود شناسی سے خدا شناسی کے تمام راستے بری طرح بٹ چکے تھے۔ اب ضرورت تھی ایک ایسے مرد آہن کی جو بیک وقت ایک صوفی بھی ہو اور مجاہد بھی۔ عالم بھی ہو اور عامل بھی۔ علم وفضل میں یکتا بھی ہو اور صاحب براہین بھی۔ یہ زمینی ضرورت تھی۔ جس نے صدائے کن کے سر کو حرکت دی۔ بارگاہ الست سے نقارہ بجا کہ اب وہ خادم ملتِ دین محمد یہ آتا ہے جس کے سوز دروں سے جہاں خانہ عالم نور سنت سے نہال ہوگا۔ سو وہ آیا اور پھر تاریخ انسانی کے چہرے پر وہ حسین اور انمٹ نقوش چھوڑ گیا کہ صبح قیامت تک اس کا تذکرہ مشام جاں معطر کرتا رہے گا۔ حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کا وجود اسلام کی نشانیوں میں سے ایک تھا مدرسہ دارالعلوم دیوبند کا قیام حضرت کا وہ تجدیدی کارنامہ ہے جس پر پوری امت مسلمہ ان کی احسان مند ہے۔

ختم نبوت اور حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے عقیدہ ختم نبوت کی ایسی دل نشیں تشریح فرمائی کہ اہل نظر تو عش عش کر اُٹھے مگر جو لوگ علم وفراست میں اعلیٰ ذوق نہ رکھتے تھے وہ اس علمی بحث کا تحمل نہ کر پائے۔ اور اپنے مَن ہی مَن میں نہ جانے کیا کچھ سوچنے لگے۔ شرعی حدود سے تجاوز کرتے ہوئے انہیں منکرین ختم نبوت کی صف میں لاکھڑا کیا اور نہ جانے وہ کونسا ستم ہوگا جو اس خادم ختم نبوت پر نہیں آزمایا گیا۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے:

''جس کا جتنا ظرف تھا اتنا ہی پہچانا مجھے''

حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے عقیدہ ختم نبوت کو واشگاف الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔ ہم ذیل میں ان کی کتب سے صراحتاً عقیدہ ختم نبوت کو پیش کرتے ہیں۔ تاکہ مبہمات اور توہمات پر فرضی عمارتیں بنانے والے معماران سبز قدم کے لئے سرمہ بصیرت ہو۔ حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

۱...... اپنا دین وایمان ہے کہ بعد رسول اللہ ﷺ کسی اور نبی کے ہونے کا احتمال نہیں۔ جو اس میں تامل کرے اسے کافر سمجھتا ہوں۔ (مکتوبات حضرت نانوتوی ؒ، ص۵۰)

۲...... خاتمیت زمانی سے مجھ کو انکار نہیں بلکہ یہ کہ منکروں کے لئے گنجائشِ انکار نہ چھوڑی افضلیت کا اقرار ہے بلکہ اقرار کرنے والوں کے پاؤں جما دیئے۔ (جواب محذورات ص۵۰)

۳...... جب حضرت خاتم النبیین ﷺ اور خاتم مراتب نبوت وحکومت ہوئے تو نہ ان کی تعلیم کے بعد کوئی معلم، تعلیم آسمانی لے کر آئے اور نہ ان کے بعد اور کوئی حاکم خدا کی طرف سے حکم نامہ لائے۔

(آریہ سماج کو جواب ترکی بہ ترکی، ص۵۱، مکتوب دیوبند)

۴...... حضرت خاتم المرسلین کی خاتمیت زمانی تو سب کے نزدیک مسلم ہے۔ (جواب محذور اول، ص۳)

۵...... درصورت یہ کہ زمانہ کو حرکت کہا جائے تو اس سے کوئی مقصود بھی ہوگا جس کے آنے پر یہ حرکت ختم ہو جائے۔ سو حرکت سلسلہ نبوت کے لئے نقطہ ذات محمدی منتہی ہے۔ یہ نقطہ اس ساق زمانی اور ساق مکانی کے لئے ایسا ہے جیسا نقطہ رأس سلسلہ نبوت بھی تھی۔ سو بوجہ حصول مقصود اعظم ذات محمدی ﷺ وہ حرکت مبدل بہ سکون ہوئی البتہ حرکت ابھی اور باقی ہے اور زمانہ آخر میں آپ کے ظہور کی ایک وجہ یہ بھی تھی۔ (تحذیر الناس، ص۱۹)

۶...... خاتمیت زمانی اپنا دین وایمان ہے ناحق تہمت کا البتہ کچھ علاج نہیں۔ (جواب محذورات، ص۳۹)

۷...... آپ کا دین سب دینوں میں آخری ہے۔ چونکہ دین حکم نامہ خداوندی کا نام ہے تو جس کا دین آخر ہوگا وہی شخص سردار ہوتا ہے۔ (قبلہ نما، ص۱۱، مصنفہ حضرت مولانا محمد قاسم ؒ)

ان سات عدد صریح عبارات کی موجودگی میں حضرت نانوتوی ؒ پر اتہام باندھنے والے روز محشر کی بازپرس کی تیاری کرلیں کہ ایک مسلمان پر کفریہ الزام عائد کرنا کتنی بڑی جسارت ہے۔

بعض ناعاقبت اندیش کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے اپنی جھوٹی نبوت کے لئے مولانا نانوتوی ؒ کی عبارات سے بھی استدلال کیا تھا۔ مرزا نے تو کتاب وسنت سے بھی غلط استدلال کیا ہے تو کیا اُسے وہاں بھی سچا مان لیا جائے گا؟

حضرت نانوتوی ؒ کا مسلک اور عقیدہ بالکل وہی ہے جو پوری امت مسلمہ کا ہے کہ آپ ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں آپ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ اب جو ان پر اتہام باندھے گا اللہ کے ہاں جواب دہ ہوگا۔ حضرت نانوتوی ؒ ۱۵ اپریل ۱۸۸۰ء کو اس جہان فانی سے رخصت ہوئے اور اپنے صدقہ جاریہ میں امت مسلمہ کا ایک معتد بہ حصہ چھوڑ گئے، جو ان کے علوم وفکر کا امین ہو کر صبح قیامت تک گلشن محمدی ﷺ کا نگہبان رہے گا۔

حضرت مولانا رشید احمد لدھیانوی ؒ

مولانا اللہ وسایا

حضرت مولانا رشید احمد لدھیانوی ؒ رحیم یار خان میں ۱۷؍فروری ۲۰۱۸ء بعد از مغرب وصال فرما گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون! مولانا رشید احمد لدھیانوی ؒ ۱۹۴۳ء کو علم وفضل کے حامل آرائیں خاندان لدھیانہ میں پیدا ہوئے۔ تحریک آزادی ہند کے صف اول کے رہنما، رئیس الاحرار حضرت مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی ؒ کے رشتہ میں آپ حقیقی بھتیجے تھے۔ تقسیم کے بعد مولانا رشید احمد ؒ کا خاندان رحیم یار خان میں منتقل ہوا۔

مولانا رشید احمد لدھیانوی نے دینی علوم کی تکمیل ملک کے نامور دینی جامعہ خیر المدارس ملتان سے کی۔ آپ حضرت مولانا خیر محمد جالندھری ؒ، مولانا محمد شریف کشمیری ؒ ایسے محدث علماء کے شاگرد رشید تھے۔ فراغت کے بعد آپ نے ریلوے اسٹیشن رحیم یار خان کی مسجد ریلوے کو اپنی سرگرمیوں کا مرکز بنایا اور زندگی کے آخری سانس تک اس کی مرکزیت کو قائم رکھا۔ آپ جامعہ اسلامیہ ختم نبوت رحیم یار خان، مدرسہ عباسیہ اور مسجد ختم نبوت رحیم یار خان کے بانی، مہتمم ومتولی تھے۔

مولانا رشید احمد لدھیانوی ؒ کا خاندان تحریک آزادی میں پیش پیش رہا۔ آپ کے اجداد نے مرزا قادیانی کو ابتدا میں لدھیانہ میں زچ کیا تھا۔ اس کے خلاف فتویٰ تکفیر جاری کیا تھا۔ آپ نے سیاست میں جمعیۃ علماء اسلام کے پلیٹ فارم سے زندگی بھر وہ خدمات سرانجام دیں جو تاریخ کا سنہری باب ہیں۔ تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء تحریک نظام مصطفیٰ ۱۹۷۷ء۔ ایم آر ڈی کی تحریک، تحریک تحفظ ناموس رسالت میں اپنے بزرگوں کے زیر سایہ بھرپور کردار ادا کیا۔ ان کی خدمات کا زمانہ معترف ہے۔

مولانا رشید احمد لدھیانوی ؒ اپنے مخدوم حضرت مولانا غلام ربانی، اپنے ساتھی قاری حماد اللہ شفیق، احرار رہنما حافظ محمد اکبر کے ہمراہ رحیم یار خان میں دینی اقدار کی پاسبانی کے لئے ہمیشہ صف اول میں رہے۔ مولانا مرحوم کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ مفکر اسلام مولانا مفتی محمود ؒ، شیخ الاسلام مولانا محمد عبداللہ درخواستی ؒ ایسے اکابر کے نہ صرف شانہ بشانہ رہے۔ بلکہ اپنے خاندانی پس منظر کے حوالہ سے ان اکابر کے منظور نظر رہے۔ ان کی توقعات پر پورا اترے۔ آپ اپنی قربانیوں کے تسلسل کے باعث چار بار جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کے ناظم اعلیٰ رہے۔ تب جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کے امیر یادگار اسلاف حضرت مولانا محمد

عبداللہ ؒ بھکر والے اور قاضی حمید اللہ خان ؒ تھے۔ایک بار جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کے امیر بھی رہے۔مرکزی مجلس شوریٰ کے عرصہ سے رکن چلے آ رہے تھے۔

تحریک ختم نبوت کے ہر مرحلے پر پیش پیش رہے۔قید و بند کے مراحل کو بڑی جرأت و بہادری کے ساتھ سر کیا۔ختم نبوت کے سلسلے میں ایک بار ملتان، ڈیرہ غازی خان ڈویژن کی مشترکہ کانفرنس تحفظ ناموس رسالت قلعہ کہنہ قاسم باغ میں رکھی۔کانفرنس کے تین اجلاس تھے رات کو کانفرنس، اگلے دن قبل از جمعہ قلعہ پر اجلاس اور بعد از جمعہ کا جلوس قائد جمعیۃ حضرت مولانا فضل الرحمٰن نے اس جلوس کی قیادت فرمائی۔اس تمام پروگرام کا اہتمام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے کیا تھا۔جمعیۃ علماء اسلام نے معاونت و سرپرستی سے نوازا۔تب ان اضلاع کے تبلیغی دورے میں مولانا رشید احمد لدھیانوی مرحوم ہمراہ تھے۔ایک دن میں علماء کنونشن، میٹنگ، ملاقاتیں، رات کو اجلاس عام ہوتے۔یوں یومیہ کئی شہروں کے تحصیل یا ضلع کے پروگرام ہوتے۔موصوف چاک و چوبند دستہ کے جرنیل کی طرح شب و روز مصروف رہے۔تب آپ کی بے پناہ ہمت اور صلاحیت کار کا اندازہ ہوا کہ وہ کتنے متحرک انسان تھے۔

اس طرح غالباً دسمبر ۲۰۱۰ء کو تحفظ ناموس رسالت کانفرنس اسلام آباد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام قائد جمعیۃ مولانا فضل الرحمٰن کی صدارت میں رکھی گئی۔اس کے لئے تمام مسالک کے قائدین اور دینی و سیاسی جماعتوں کی قیادت کو دعوت دینے کے لئے ایک طوفانی سفر طے کرنا ہوا۔حضرت مولانا مرحوم جس مستعدی کے ساتھ رواں دواں رہے۔اس پر آپ کو خراج تحسین پیش نہ کرنا تاریخ کے ساتھ زیادتی ہوگی۔اس سلسلہ کا آخری جلسہ لاہور میں ہوا مولانا مرحوم اس کے استقبالیہ کے ذمہ دار حضرات میں سے تھے۔

مولانا مرحوم ایک زیرک، بیدار مغز عالم دین، مستعد قومی رہنما، معاملہ فہم اور نظریاتی سیاسی شخصیت تھے۔آپ نے جمعیۃ علماء اسلام کے لئے جس بے جگری کے ساتھ شب و روز ایک کئے۔وہ آپ کا قابل ستائش کارنامہ ہے۔آپ کی ان خدمات کے لئے جماعتی رفقاء میں آپ کو ہر دلعزیز بنا دیا تھا۔مولانا ایک عالم دین، اچھے خطیب اور شاعر بھی تھے۔لکھنے کی نسبت پڑھنے کے خوگر زیادہ تھے۔وفات کے وقت آپ کی عمر شمسی اعتبار سے ۷۵ برس اور قمری اعتبار سے ۷۷ برس تھی۔تقریباً پندرہ برس قبل اہلیہ کا وصال ہوا، تو عقد ثانی میں دیر نہیں لگائی۔اللہ رب العزت نے دوسرے گھر سے بھی ایک بیٹی عنایت فرمائی۔صحت اچھی تھی۔معمولات بھی جاری رہے۔وفات سے قبل بخار ہوا۔ہسپتال لے جائے گئے۔وقت موعود آن پہنچا تو سب کو چھوڑ کر موت کو گلے لگا لیا۔حق تعالیٰ مغفرت فرمائیں۔بہت ہی قابل قدر انسان تھے اور خوبیوں کا مجموعہ تھے۔وہ کیا گئے کہ تاریخ کا ایک باب مکمل ہوا۔حق مغفرت کرے عجیب مرد آزاد تھا!!!

حضرت مولانا غلام محمد ریحان رحمۃ اللہ علیہ

مولانا اللہ وسایا

حضرت مولانا غلام محمد ریحان رحمۃ اللہ علیہ کہروڑپکا والے ۲۷؍جنوری ۲۰۱۸ء صبح کو وصال فرماگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون! آپ کی پیدائش ۱۹۴۳ء کی ہے۔ جب سن شعور کو پہنچے تو حضرت مولانا قاری امیرالدین پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس مدرسہ حفظ القرآن کہروڑپکا میں تعلیم کا آغاز کیا۔ قرآن مجید اور درس نظامی کی تمام کتب آپ نے یہاں پڑھیں۔

۱۹۶۶ء میں دورۂ حدیث شریف جامعہ قاسم العلوم ملتان سے کیا۔ مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ کے آپ خصوصی اور منظور نظر شاگردوں میں شامل تھے۔ چکر مداس ضلع سرگودہا کے حضرت مولانا فضل الٰہی بھی آپ کے دورۂ حدیث کے ساتھیوں میں سے تھے۔

مولانا غلام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے تعلیم مکمل کرنے کے بعد اپنے استاذ محترم حضرت مولانا قاری امیر الدین رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ قرآن مجید اور درجہ کتب میں پڑھانا شروع کیا۔ حضرت قاری امیرالدین کے وصال کے بعد شاہانی مسجد میں مدرسہ اشاعت القرآن قائم کرنے والوں میں آپ بھی شامل تھے۔ پھر زندگی بھر یہاں سے آپ نے پڑھانے کا تعلق قائم رکھا۔ حضرت مولانا غلام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے دورہ تفسیر حافظ الحدیث حضرت مولانا عبداللہ درخواستی خانپور اور شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ راولپنڈی سے پڑھا۔

۱۹۶۷ء سے چوک بخاری مسجد تالاب میں آپ نے امامت وخطابت، درس وتدریس کے سلسلہ کا آغاز کیا۔ نصف صدی تک بڑی استقامت اور مستقل مزاجی سے فی سبیل اللہ یہاں خدمات سرانجام دیں۔

آپ کی زندگی کے اہم واقعات میں سے ایک واقعہ یہ ہے کہ آپ نے زمانہ طالب علمی میں ایک سانپ کو ماردیا تھا۔ تو جنات آپ کو اٹھا کرلے گئے۔ چارروز آپ کے استاذ قاری امیرالدین پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ اور گھر والے پریشان رہے۔ سرے سے کسی کو معلوم ہی نہ تھا کہ کیا ہوا۔ جب چارروز کے بعد آپ گردآلود حالت میں گھر لوٹے تو اعزہ کی جان میں جان آئی۔ پوچھنے پر بتایا کہ ایک سانپ مارا تھا۔ چند آدمی آئے اور مجھے اٹھا کر لے گئے۔ وہ انسانی شکل میں جنات تھے۔ مجھے لے جاکر اس گروہ کے رئیس کے پاس پیش کردیا اور دعویٰ دائر کیا کہ اس نے ہمارے فلاں صاحب کو قتل کردیا ہے۔ جنات کا وہ رئیس صاحب علم تھا۔ انہوں نے آپ کی شکل وشباہت سے اندازہ کرلیا یہ دین کا طالب علم ہے۔ تفصیلات سن کر اسے معلوم ہوا کہ یہ قاری

امیر الدین پانی پتی ؒ کا شاگرد ہے۔ تو اس جنات کے رئیس نے قرآن مجید مختلف مقامات سے سنا۔ بالخصوص سورۃ الجن بھی سنی۔ اس کے بعد کیس پر گفتگو شروع ہوئی کہ آپ نے فلاں جن کو مارا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے سانپ کو مارا ہے۔ اس نے شکل تبدیل کی ہوئی تھی تو مجھے کیا معلوم کہ یہ جن ہے؟ میں نے ایک موذی جانور سمجھ کر مارا ہے۔ رئیس نے جنات سے پوچھا کہ کیا مرنے والے نے اس وقت سانپ کی شکل اختیار کر رکھی تھی؟ مدعیان نے تسلیم کیا کہ ایسے ہی تھا۔ رئیس نے فیصلہ دیا کہ یہ بے قصور ہیں۔ یوں آپ کو جنات سے رہائی ملی اور دو جنات انسانی شکل میں بحفاظت آپ کو نہر کے کنارے چھوڑ گئے۔

مولانا غلام محمد ؒ صاحب عزیمت لوگوں میں سے تھے۔ آپ نے فراغت کے بعد قریباً نصف صدی سے بھی زیادہ استقامت و استقلال، دل جمعی و جگر کاوی سے ترویج اشاعت اسلام کے لئے بے لوث خدمات سرانجام دیں۔ آپ کا تعلق جمعیت علماء اسلام سے تادم زیست رہا۔ ۱۹۷۰ء کے الیکشن میں حضرت مولانا صوفی یار محمد ؒ اور جناب غلام محمد عباسی صاحب کے لئے بھرپور اور جانگسل محنت کی۔

آپ کافی عرصہ سے مجلس تحفظ ختم نبوت کہروڑپکا کے امیر تھے۔ آپ کی ہردلعزیز شخصیت سے اہل علاقہ فیض یاب ہوئے۔ آپ نے تمام دینی تحریکوں میں بڑی جرأت و بہادری سے قائدانہ کردار ادا کیا۔ آپ کی ذات گرامی سے علماء کا وقار قائم تھا۔ وصال مبارک کے بعد جیب سے جو پرس برآمد ہوا، اس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی ممبرسازی اور تاحیات رکنیت کی دو رسیدیں برآمد ہوئیں۔ حجر کعبہ اور غلاف کعبہ کے چھوٹے چھوٹے نفیس ٹکڑے بھی ساتھ تھے۔ ان کے ساتھ ایک تحریر موجود تھی کہ ”میرے مرنے کے بعد ختم نبوت کی یہ دو رسیدیں میرے کفن کے اندر سینہ پر رکھیں مہربانی ہوگی: غلام محمد ریحان“

علماء کرام سے مسئلہ پوچھنے کے بعد ان کی وصیت کو عملی جامہ پہنایا گیا۔ ہائی سکول کے وسیع گراونڈ میں آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ پورا گراونڈ، گردونواح کی سڑکیں حتیٰ کہ محلہ میں بھی صفیں ہی صفیں تھیں۔ کثرت کے ساتھ خلق خدا کا جنازہ میں اژدحام آپ کی عنداللہ مقبولیت ومحبوبیت کی علامت سمجھا گیا۔ شیخ الحدیث جامعہ باب العلوم مولانا منیر احمد منور نے جنازہ پڑھایا۔ دور دور سے اہل علم آپ کے جنازہ میں والہانہ شریک ہوئے۔

آپ کا بیعت کا تعلق خانقاہ دین پور شریف کے حضرت ثانی، قطب الارشاد میاں عبدالہادی ؒ سے تھا۔ غرض ظاہری و باطنی علوم کے آپ شناور تھے۔ بڑی صاحب نسبت شخصیات کی نسبتوں کے آپ امین تھے۔ اس پر ایک دنیا شاہد عدل ہے۔ کہ جو کچھ اپنے بزرگوں سے پڑھا اسے آگے پہنچا دیا۔ آپ کی وفات سے ایک مجاہد عالم دین سے دنیا محروم ہوگی۔ حق تعالیٰ آپ کے درجات کو جنت میں بلند سے بلند تر فرمائیں۔ آمین!

عصر حاضر میں ختم نبوت کا کام کس طرح کیا جائے

مولانا نور محمد ہزاروی

قادیانی اور دیگر گمراہ کن عقائد کے حامل، عصر حاضر میں جس طریقہ سے اپنے غلط عقائد کی تشہیر کر کے مسلمانوں کے ذہنوں میں انتشار پیدا کر رہے ہیں۔ اگر اس طریقے پر غور کیا جائے تو قادیانیوں کا سب سے زیادہ شکار وہ مسلمان ہوتے ہیں۔ جو سوشل میڈیا کے بلند پایہ کے محقق ہوتے ہیں اور اپنے دین بنیادی عقائد کے علم سے عاری ہوتے ہیں۔

۱...... آج ہمیں بھی وقت کی ضرورت کو دیکھتے ہوئے سوشل میڈیا پر بھی اپنی دھاک بیٹھانی چاہئے اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے سوشل میڈیا پر بھی کام کرنا چاہئے۔

۲...... دوسرا طریقہ رفاہی کام ہیں۔ ان کاموں کے ذریعے مسلمانوں کو اپنے جال میں پھنساتے ہیں۔ آج انتہائی افسوس ہے اس بات پر کہ ہم رفاہی کاموں میں بہت زیادہ ست ہیں۔ جہاں مرزائی علاج معالجہ کے ذریعہ مسلمانوں کے ایمانوں کو لوٹ رہے ہیں وہاں ہمیں بھی خاتم النبیین ہارٹ کمپلیکس اور ختم نبوت فری ڈسپنسریاں کھولنی چاہئیں۔ تاکہ ایسا کوئی راستہ نہ ہو جس کے ذریعہ سے مرزائی مسلمانوں کے ایمانوں میں نقب لگائیں۔

۳...... تیسرا مرزائیوں کی مصنوعات کا خود بھی بائیکاٹ کرنا اور دوسرے مسلمانوں کو بھی بائیکاٹ کی ترغیب دینا۔ قارئین کرام! ایک بات یہاں سمجھ لیجئے گا کہ کفر کوئی بھی ہو۔ ان کو جتنا ڈر مالی نقصان سے ہوتا ہے اتنا وہ بیرونی دباؤ کی وجہ سے نہیں ڈرتے۔ اسی طرح آج اگر ہم مرزائیوں کی مصنوعات کا بائیکاٹ کریں گے تو وہ برف کی مانند پگھل جائیں گے۔

۴...... چوتھا طریقہ جو کوئی بھی کسی شعبہ سے تعلق رکھتا ہے۔ وہ اسی شعبہ میں تحفظ ختم نبوت کا کام کرے۔ اگر آپ کوئی مرشد ہیں تو اپنے مریدین اور عقیدت مندوں کو قادیانیوں کے خلاف سربکف ہونے کا حکم دیجئے اور مشائخ امت کی یاد تازہ کیجئے۔ اگر آپ کوئی دولت مند ہیں تو اپنے مال کا ایک حصہ تحفظ ختم نبوت کے لئے وقف کریں۔ اگر آپ کوئی مصنف ہیں تو فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے لئے قلم سے تلوار کا کام لیں۔ اگر آپ کوئی مقرر ہیں تو اپنی شعلہ نوائیاں، اپنی فصاحت وبلاغت، اپنا علم وعرفان تحفظ ختم نبوت کے لئے وقف کردیں۔ اگر آپ کوئی طالب علم ہیں تو نئی نسل کو قادیانیت کے زہر سے محفوظ رکھنے کے لئے کالجوں اور یونیورسٹیوں میں ختم نبوت کے ذیشان موضوع پر لیکچرز کا اہتمام کریں۔ تاکہ نئی نسل زیور تعلیم کے ساتھ

ساتھ مسئلہ ختم نبوت کے علم سے آراستہ ہوسکے اور سب سے زیادہ ضرورت اسی طبقہ کو ہے کیونکہ یہیں سے نکل کر بڑے بڑے عہدوں پر افسر بن کر بیٹھتے ہیں۔ اگر ان کو عقیدۂ ختم نبوت اور مرزائیوں کی خرافات کے متعلق تعلیم دی جائے تو وہ بھی عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اپنا حق ادا کرسکیں گے اور اگر کوئی عوام الناس میں سے ہے تو وہ قادیانیوں سے معاشرتی، معاشی اور سماجی بائیکاٹ کر کے دینی غیرت وحمیت کا ثبوت دیں تاکہ حشر کے میدان میں آقائے نامدار ﷺ کے سامنے ہم سرخرو اور شفاعت محمدی کے مستحق ہوسکیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں ختم نبوت کے عظیم کام کے لئے قبول فرمائے۔

مولانا محمد ارشاد چیچہ وطنی کو خراج تحسین

۴؍فروری بروز اتوار جامع مسجد وجامعہ اسلامیہ بلاک نمبر۱۲ چیچہ وطنی میں عالمی مجلس چیچہ وطنی کے سابق امیر مولانا محمد ارشاد کی خدمات کو سراہتے ہوئے ایک تعزیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں مجلس کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا نے ان کی خدمات پر جامع اور شاندار الفاظ میں ان کی سوانح اور دینی خدمات کا تذکرہ کیا۔ پروگرام میں کارکنان ختم نبوت اور مولانا محمد ارشاد مرحوم کے متوسلین ومعتقدین نے بھرپور شرکت کی۔ تقریب کا اختتام مولانا محمد ریاض کی پرسوز دعا سے ہوا۔ بعدازاں مولانا اللہ وسایا ناظم عمومی مفتی ظفر اقبال کے اعزازیے میں شریک ہوئے۔ ۱۱؍فروری کو عالمی مجلس کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی چک نمبر۱۲ چیچہ وطنی میں مولانا محمد ارشاد مرحوم کی تعزیت کے لئے تشریف لائے۔ ان کی دینی، تحریکی اور تدریسی خدمات کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے بلندیٔ درجات کی دعا کی۔ اس موقع پر پروفیسر جاوید منیر، مفتی محمد ساجد، مفتی عبیدالرحمٰن، مولانا محمد ریاض، مولانا کفایت اللہ حنفی، حافظ محمد اصغر عثمان، مولانا عبدالحکیم نعمانی سمیت دیگر جماعتی احباب، کارکنان ختم نبوت اور مدرسہ کے طلباء کثیر تعداد میں موجود تھے۔ ردقادیانیت پر سوال وجواب کی نشست بھی منعقد ہوئی۔ اکابرین ختم نبوت کے تذکروں سے مجلس کشت زعفران کا منظر پیش کررہی تھی۔

مدرسہ عربیہ اسلامیہ بورے والا میں مسجد کا سنگ بنیاد

۱۶؍فروری بروز جمعہ مدرسہ عربیہ اسلامیہ بورے والا کی جامع مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر حضرت حافظ پیر ناصرالدین خاکوانی مدظلہ نے نماز جمعہ کے موقع پر بیان فرمایا۔ بعدازاں مولانا ظفر احمد قاسم نے خطبہ اور نماز جمعہ کی امامت کرائی۔ سنگ بنیاد کے موقع پر جامعہ باب العلوم کہروڑپکا کے شیخ الحدیث مولانا منیر احمد منور سمیت علماء کرام اور سیاسی شخصیات نے بھرپور شرکت کی۔

اپریل فول اور قادیانیت فول

مولانا محمد رضوان عزیز

انگریز لوگ اپریل کے پہلے دن کو ALL FOOL DAY یعنی احمقوں اور پاگلوں کا دن کہتے ہیں۔ اس دن وہ بڑے اہتمام سے جھوٹ بول کر دوسروں کو بے وقوف بناتے ہیں۔

سب سے پہلے ایک انگریزی اخبار ''ایفنج سٹار'' نے ۳۱مارچ ۱۸۴۶ء کو اعلان کیا کہ کل یکم اپریل کو اسلنجون کے فارم میں گدھوں کی عام نمائش اور میلہ ہوگا۔ لوگ انتہائی شوق سے لپک لپک کر اس میلے میں پہنچے۔ شام تک جب کچھ نہ ہوا تو اعلان کیا گیا کہ وہ گدھے تم لوگ ہی ہو جو یہاں جمع ہوئے ہو۔ شریعت اسلامیہ میں جھوٹ کس قدر قبیح ہے یہ محتاج بیان نہیں ہے۔ جھوٹ بولنا اتنا بڑا جرم ہے کہ کذاب کو منافقین میں شمار کیا گیا ہے۔ اسے عذاب الیم اور خدا کی نظر رحمت سے مایوسی کی وعید سنائی گئی ہے۔

اپریل فول منانا اور کسی کو دھوکا دینا حرام ہے۔ یورپی بے دین تہذیب کی طرف سے درآمد کی جانے والی قباحتوں میں سے دھوکہ ''جسے عربی میں خداع کہتے ہیں'' سب سے بڑی قباحت ہے۔ اس دھوکے کی وضاحت کرتے ہوئے امام مناوی کہتے ہیں کہ: ''الخداع اظهار خير يتوسل الى ابطان شر يؤول اليه امر ذالك الخير المظهر '' ﴿یعنی ایسی خیر کو ظاہر کرنا جس میں شر پوشیدہ ہو جس کی طرف ظاہری امر خیر دلالت کررہا ہو۔﴾ (التوقیف علی مہمات التعریف لابن المناوی ص ۱۵۳)

دھوکہ دہی اسلام میں اتنا بڑا جرم سمجھا جاتا ہے کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ اپنے غلام کی کمائی سے کچھ کھالیا۔ غلام نے کہا کہ آپ کے علم میں ہے کہ میرے پاس یہ غلہ کہاں سے آیا ہے؟ حضرت ابوبکر صدیق نے پوچھا کہ کہاں سے آیا ہے؟ تو اس نے کہا کہ زمانہ جاہلیت میں ایک شخص کے لئے میں نے کہانت کی تھی اور اس کہانت سے اسے دھوکہ دیا تھا آج اس شخص نے مجھے یہ مال دیا ہے۔ حدیث مبارکہ میں ہے کہ: ''فادخل ابوبكر يده فقاء كل شئ فى بطنه '' ﴿حضرت ابوبکر صدیق نے اپنے منہ میں ہاتھ ڈالا اور جو کچھ پیٹ میں تھا سب قے کردیا۔﴾ (بخاری حدیث نمبر ۳۸۴۲)

اس سے معلوم ہوا کہ دھوکہ سے جمع کیا ہوا مال اسلام کی نگاہ میں کس قدر ناپسندیدہ ہے۔

مگر آیئے! آج آپ کو ایک مذہبی اپریل فول کا حال سناتے ہیں۔ فول یعنی احمق بن کر اپنا مال اور جان لٹوانے والے تو آپ نے بیسیوں دیکھے ہوں گے لیکن ایک شخص کے گھٹیا مذاق کو سنجیدہ لے کر اپنے ایمان سے ہاتھ دھونے والی قوم قادیانیت کس قدر سوختہ بخت ہے جو ایک صدی سے زائد عرصہ گزرنے کے باوجود

بھی اپریل کے اشتہار پر تا حال فول بنی ہوئی ہے۔ کسی فرد کو دھوکہ لگ جائے تو اسے خطاء پر محمول کیا جاسکتا ہے۔ جبکہ وہ آگہی کے بعد فوراً اس کا تدارک کرلے۔ لیکن اگر کسی قوم کو اجتماعی طور پر فول بنادیا جائے اور ایک صدی سے زائد کا عرصہ گزرنے کے باوجود بھی وہ قوم فول بنی رہنے پر راضی ہو تو اسے شقاوت اور بدبختی کی انتہاء ہی کہا جاسکتا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے جس طرح اپنے ماننے والوں کو بے وقوف بنایا ہے تاریخ انسانی کا یہ بھیانک مذاق تخلیق آدم سے لے کر عصر حاضر تک کسی نے نہیں دیکھا۔ آیئے! مرزا قادیانی کی بیان کردہ ان تلخ سچائیوں کو دیکھتے ہیں جن کو دیکھنے کے لئے کوئی قادیانی آنکھ تیار نہیں۔ کیونکہ قایانی جانتے ہیں کہ جس دن ہم نے مرزا کی باتوں کو غیر جانب داری سے پڑھنا شروع کردیا اور تعصب وہٹ دھرمی کی عینک اتاردی اس دن ۲/اپریل ہو جائے گی۔ اور اپریل فول کا سوسالہ خواب ٹوٹ جائے گا۔

اپریل کا فول اشتہار براہین احمدیہ

ہندستان کی سادہ لوح قوم کو فول بنانے کے لئے جو اشتہار مرزا غلام احمد قادیانی نے جاری کیا وہ بھی اپریل ہی میں جاری کیا کہ میں ایسی کتاب لکھوں گا جس میں اسلام کی حقانیت کے دلائل ہوں گے۔ یہ پہلا دھوکہ تھا جو مرزا قادیانی نے اعلانیہ کیا۔ مجموعہ اشتہارات ج۱ ص۱۲ پر اس اشتہار کی ذرا تاریخ ملاحظہ فرمائیں۔ (المشتہر خاکسار غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور پنجاب بابت اپریل ۱۸۷۹ء)

اسی یکم اپریل سے قبل ۲۳ مارچ کو مرزا غلام احمد قادیانی نے جماعت کا سنگ بنیاد رکھا اور ۴۰ لوگ فول بن کر ارتداد کا شکار ہوئے۔ اگر قوم کو فول یعنی احمق بنانے کی بات یہیں تک رہتی تو شاید اسے عقل کی ناپختگی قرار دیا جاسکتا۔ مگر اس حرماں نصیبی کو کیا کہا جائے کہ ایک بندہ اعلان کرکے قوم کو دھوکہ دے رہا ہے۔ مگر دھوکہ کھانے والے ایسے ہیں کہ بقول شاعر:

کتنے شیریں ہیں تیرے لب کہ رقیب — گالیاں کھا کر بے مزہ نہ ہوئے

مرزا قادیانی نے پوری قوم سے پچاس جلدوں پر مشتمل ایک ایسی کتاب لکھنے کے لئے چندہ اکٹھا کیا جس میں حقانیت اسلام کے دلائل ہوں گے۔ مسلمانوں پر ابھی مرزا قادیانی کے اپریل فول کی حقیقت کھلی نہ تھی۔ اس لئے محبت اسلام میں بھرپور چندہ دیا۔ مرزا قادیانی کی غربت امیری میں بدل گئی۔ لیکن جب قوم سے ایفاء عہد کا مطالبہ شدت پکڑ گیا تو مرزا قادیانی نے بتیسی نکالتے ہوئے کہا: ”پہلے پچاس لکھنے کا ارادہ تھا۔ مگر پچاس سے پانچ پر اکتفاء کیا گیا اور چونکہ پچاس اور پانچ کے عدد میں صرف ایک نقطہ ہے۔ اس لئے پانچ کے حصول سے وہ وعدہ پورا ہو گیا۔“ (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۷، خزائن ج۲۱ ص۹)

پانچ کو پچاس قرار دینا اتنا بڑا فول تھا کہ سمجھ دار لوگ اس سے الگ ہوگئے۔ لیکن بہت سے وہ لوگ بھی تھے جنہیں مسلسل فول بنائے رکھنے میں مرزا قادیانی کامیاب ہو گئے۔

مرزا قادیانی کا دجال ہونے کا اعتراف

دجال کا مسئلہ امت مسلمہ میں نہ صرف متواترات میں سے ہے۔ بلکہ اسی کی پیغمبر اسلام علیہ الصلاۃ والسلام نے اتنی وضاحت فرمادی ہے کہ کوئی گوشہ مخفی نہیں چھوڑا اور امت کو بار ہا اس فتنے سے بچنے کی دعا کی تلقین فرمائی ہے۔ دجال کے معاملے میں امت مسلمہ کی حساسیت ایک بدیہی بات ہے۔ مگر مرزا قادیانی اپنی قوم کو فول بناتے ہوئے دجال: ''جو کہ ایک شخص معین ہے۔'' اس کو ایک صفت میں ڈھالتا ہے اور کہتا ہے:

''لغت میں دجال جھوٹوں کے گروہ کو کہتے ہیں۔'' (ازالہ اوہام ص ۳۶۲، خزائن ج ۳ ص ۳۶۲)

پھر مزید وضاحت کرتے ہوئے کہتا ہے: دجال کے معنی بجز اس کے کچھ نہیں کہ جو شخص دھوکہ دینے والا گمراہ کرنے والا اور خدا کے کلام کی تحریف کرنے والا ہو وہ دجال ہے۔

(حقیقت الوحی ص ۴۵۶، خزائن ج ۲۲ ص ۴۵۶)

مرزا قادیانی کے کلام کو اور کذب بیانیوں کو اگر جمع کیا جائے تو پورا ایک دفتر تیار ہو جائے۔ لیکن فول بنی ہوئی قوم کو مزید سمجھانے کے لئے کہ دجال اور دجال کی جماعت کونسی ہے۔ مرزا قادیانی خود لکھتا ہے کہ: ''پس اس پیشگوئی کا ظہور ہے کہ جو حدیثوں میں آیا ہے کہ ستر ہزار مسلمان کہلانے والے دجال کے ساتھ مل جائیں گے۔ اب علماء منکرین بتلادیں کہ یہ باتیں پوری ہوگئیں کہ نہیں۔''

(انوار الاسلام ص ۴۹، خزائن ج ۹ ص ۵۰)

مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ: ''ستر ہزار مسلمان کہلانے والے دجال کے ساتھ مل جائیں گے۔'' اور پھر اپنے اور جماعت احمدیہ کے بارے میں کہتا ہے کہ: ''اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے ستر ہزار کے قریب بیعت کرنے والوں کا شمار پہنچ گیا ہے۔'' (نزول المسیح ص ۴، خزائن ج ۱۸ ص ۳۸۲) اب جماعت احمدیہ کو مرزا قادیانی خود دجالی جماعت ثابت کر رہا ہے۔ مگر فول بنی ہوئی قوم سمجھنے کو تیار ہی نہیں ہے۔

قادیانیت غلام احمد کی نظر میں

ہر نبی دنیا میں تہذیب سکھانے اور پاک طبیعتوں کے احیاء کے لئے آتا ہے۔ مگر مرزا قادیانی اپنی جماعت کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے کہتا ہے کہ: ''اس گاؤں (قادیان) میں بڑے بڑے خبیث اور شریر اور ناپاک طبع اور کذاب اور مفتری رہتے ہیں۔'' (نزول المسیح ص ۱۶، خزائن جلد ۱۸ ص ۳۹۵)

اتنی واضح حقیقت جان لینے کے بعد بھی فول بنی ہوئی قوم ابھی تک اسے اپنا رہنماء سمجھ رہی ہے۔ جن کی نظر میں یہ جماعت خبیث، شریر کذاب ناپاک طبع اور مفتری ہے۔ کسی نے کیا سچ کہا ہے کہ سوئی آنکھ کو تو بیدار کیا جا سکتا ہے۔ مگر سوئے ہوئے مقدر کا کوئی علاج نہیں ہے۔

مخبوط الحواس مقتداء فول مقتدی

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے مخبوط الحواس ہونے کی صراحت کردی۔ تاکہ کوئی عقل مند انسان خواہ مخواہ اس کی اتباع میں اپنی جان اور ایمان ضائع نہ کرے۔ مگر فول کی روسیاہ قوم یہاں بھی دھوکہ کھا گئی۔ مرزا قادیانی کہتا ہے: ”اس شخص کی حالت ایک مخبوط الحواس انسان کی حالت ہے کہ ایک کھلا کھلا تناقض اپنے کلام میں رکھتا ہے۔“ (حقیقت الوحی، خزائن ج۲۲ صفحہ۱۹۱)

اب تناقض ملاحظہ فرمائیں۔ خطبہ الہامیہ میں مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ: ”میرے سواء کسی دوسرے مسیح کے لئے میرے زمانہ کے بعد قدم رکھنے کی جگہ نہیں۔“ (خطبہ الہامیہ۱۵۹، خزائن ج۱۶ص۲۴۳)

دوسری جگہ اس بات کورد کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ: ”میرے بعد دس ہزار سے بھی زیادہ مسیح آسکتے ہیں۔“ (ازالہ اوہام۲۹۶، خزائن ج۳ص۲۵۱)

یہ توان بیسیوں تناقضات میں سے ایک تناقض کو بطور مثال پیش کیا کہ مخبوط الحواس مقتداء کے اقوال فول مقتدیوں کے لئے سرمہ بصیرت ہوں۔

معجزات مرزا غلام احمد قادیانی اور فول قوم

مرزا غلام احمد قادیانی اپنی قوم کو فول بناتے ہوئے کہتا ہے کہ: ”ان چند سطروں میں جو پیشگوئیاں ہیں۔ وہ اس قدر نشانوں پر مشتمل ہیں جو دس لاکھ سے زیادہ ہوں گے اور نشان بھی ایسے کھلے ہیں کہ جو اول درجہ کے خارق عادت ہیں۔“ (نصرۃ الحق ص۵۶، خزائن ج۲۱ص۷۲)

مرزا غلام احمد قادیانی اپنی فول قوم کو بتارہا ہے کہ میرے معجزات دس لاکھ سے بھی زائد ہیں اور معجزہ کی تعریف ہی یہ ہے کہ: ما یعجز البشر ان یاتوا بمثلہ یعنی معجزہ وہ خارق عادت امر ہے کہ جو انسان کو اس کی مثل لانے سے عاجز کردے۔

اب مرزائی کرم فرماؤں سے درخواست ہے کہ اگر ان کے ہاں دست و محال کو بھی معجزات میں شمار نہیں کیا جاتا تو کیا ان دس لاکھ معجزات کی لسٹ فراہم کریں گے؟ مرزا قادیانی کی کل زندگی کے اتنے دن نہیں ہیں جتنے معجزات کا وہ مدعی ہے۔ بلکہ اگر مرزا قادیانی کی ۶۸ سال کے لگ بھگ زندگی کو گھنٹوں پر تقسیم کیا جائے تو پوری زندگی ساڑھے پانچ لاکھ کے لگ بھگ بنتی ہے۔ اس طرح تو پیدائش سے وفات تک ہر ایک گھنٹے میں دو معجزات کا ظہور ثابت کرنا پڑے گا۔ یہ اس فولیت کی چادر اتار کر عقل مندوں کی زمین پر واپس آنا ہوگا۔ خدارا تعصب اور ہٹ دھرمی کا راستہ ترک کیجیے۔ بے وقوف بن کر جہنم کا ایندھن بننے سے بہتر ہے کہ آقا مدنی ﷺ کے دامن رحمت میں واپس آجایئے۔

مہدی اور مسیح کی پیشین گوئیاں

آخری حصہ

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی: انڈیا

حضرت مسیح علیہ السلام کا دوبارہ آسمان سے نازل ہونا ایک ایسا واقعہ ہے جس پر ڈھیر ساری حدیثیں موجود ہیں۔ نقل حدیث کی جو سب سے اعلیٰ صورت ہوتی ہے جس کو ''تواتر'' کہتے ہیں۔ اس سے اس کا ثبوت ہے۔ ہندوستان کے ایک بڑے محدث امام العصر علامہ سید محمد انور شاہ کشمیری ؒ نے ''التصریح بما تواتر فی نزول المسیح'' کے نام سے ان ساری روایتوں کو جمع فرمایا ہے۔

قرآن وحدیث کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ امت محمدیہ کی تائید وتقویت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایک خصوصی مقام حاصل ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام من جانب اللہ بغیر باپ کے پیدا ہوئے۔ اس بات نے بچپن ہی میں آپ کی دور دور تک شہرت پہنچائی۔ پھر آپ کے ہاتھوں پر ایسے حیرت انگیز معجزے ظاہر ہوئے۔ جس سے شہر شہر، قریہ قریہ آپ کا چرچا ہونے لگا۔ پھر جب آپ شہرت وتعارف کی بلند چوٹی پر پہنچ گئے تو آپ کی زبان مبارک سے رسول اللہ ﷺ کی نبوت کی بشارت سنائی گئی۔ تاکہ یہ پیغام دور دور تک پہنچے۔ کیونکہ جب کسی شخص سے حیرت انگیز باتیں ظاہر ہوتی ہیں تو اس کی ہر بات کان لگا کر سنی جاتی ہے۔

اسی لئے جب رسول اللہ ﷺ نبی بنائے گئے تو نہ صرف یہودیوں اور عیسائیوں میں بلکہ عربوں میں بھی یہ چرچا تھا کہ کوئی نبی ظاہر ہونے والا ہے۔ یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے اوپر اٹھالئے گئے۔ اب پھر جب آپ قیامت کے قریب اتارے جائیں گے تو اس کا مقصد بھی امت محمدیہ کی تقویت اور اسلام کو غلبہ عطا کرنا ہوگا۔ یہاں تک کہ آپ خود نماز کی امامت کرنے کے بجائے امام مہدی کی اقتداء میں نماز ادا کریں گے اور مسلمانوں کی خواہش کے باوجود امامت کے لئے تیار نہ ہوں گے۔

دوسری شخصیت جن کی آپ ﷺ نے خوش خبری دی ہے: ''امام مہدی'' کی ہے۔ امام مہدی نہ نبی ہوں گے۔ نہ ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے احکام کا نزول ہوگا۔

نہ اللہ کی طرف سے ان سے کہا جائے گا کہ: ''میں نے تم کو مہدی بنایا ہے'' نہ یہ نبی کی طرح اللہ تعالیٰ کی طرف سے بخشا ہوا کوئی ایسا عہدہ ہوگا۔ جس پر ایمان لانے کی دعوت دی جائے یا ان کی مہدویت کو کلمہ کا جزء بنالیا جائے۔ بلکہ ان کی حیثیت ایک خلیفہ راشد کی ہوگی۔ ان کا سب سے اہم کارنامہ اللہ کے راستہ میں جہاد اور عدل وانصاف کا قیام ہوگا۔ وہ اس امت کے آخری مجدد اور خلیفہ راشد ہوں گے۔ نہ وہ مہدویت کا دعویٰ کریں گے اور نہ لوگوں کو اپنے آپ پر ایمان لانے کے لئے کہیں گے۔ بلکہ وہ صلحائے امت میں سے ایک عظیم شخصیت

ہوں گے۔ لوگ ان کے ہاتھوں پر اطاعت اور جہاد کی بیعت کریں گے۔ جیسا کہ خلفائے راشدینؓ کے ہاتھوں پر صحابہ کرامؓ نے کی تھی۔ لوگ انہیں ان علامتوں سے پہچانیں گے جو رسول اللہ ﷺ نے بتائی ہیں اور اصرار کر کے ان کے ہاتھوں پر بیعت کریں گے۔

چونکہ امام مہدی امت ہی کے ایک فرد ہوں گے اور عام انسانوں ہی کی طرح ان کی پیدائش ہوگی۔ اس لئے اس بات کا اندیشہ تھا کہ کچھ طالع آزما، جھوٹے، دھوکہ باز اور فریبی قسم کے لوگ اپنے آپ کو امام مہدی قرار دینے لگیں۔ اس کو جاہ و مال کی سوداگری کا ذریعہ بنائیں۔

غالباً اسی مصلحت کی خاطر آپ ﷺ نے زیادہ تفصیل سے امام مہدی کے بارے میں بتایا کہ ان کا نام ''محمد'' ہوگا۔ ان کے والد کا نام عبداللہ ہوگا۔ وہ حضرت فاطمہؓ کے بڑے صاحب زادے حضرت حسن بن علیؓ کی نسل سے ہوں گے۔ مدینہ منورہ میں ولادت ہوگی۔ مکہ مکرمہ میں رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان لوگ آپ کے ہاتھوں پر بیعت کریں گے۔

آپ کے ظہور سے پہلے دریائے فرات (عراق) میں ایک سونے کا پہاڑ ظاہر ہوگا۔ جس کے لئے ایک خون ریز جنگ ہوگی۔ ان کے خلاف شام کی طرف سے سفیان نام کا ایک ظالم حکمران مکہ پر حملہ آور ہوگا اور بری طرح شکست کھائے گا۔ امام مہدی عیسائیوں کو شکست دیں گے۔ ان کا قیام دمشق کی جامع مسجد میں ہوگا۔ جب ان کی شناخت ہو جائے گی تو اس کے چھ سال بعد دجال کا خروج ہوگا۔ آپ کی مدد کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتارے جائیں گے اور یہودیوں کو فیصلہ کن شکست دیں گے۔ امام مہدی اپنے ہاتھوں پر بیعت کے بعد سات سے نو سال تک زندہ رہیں گے۔

یہ تو امام مہدی کے بارے میں وہ باتیں ہیں۔ جو دو اور دو چار کی طرح واضح ہیں۔ یہاں تک کہ حدیث میں بعض ایسی شخصیتوں کے نام بھی ظاہر کئے گئے ہیں۔ جو آپ کی مدد میں پیش پیش ہوں گے۔ ان کے علاوہ امام مہدی کے اوصاف بھی واضح طور پر احادیث میں ذکر کئے گئے ہیں۔ ان صراحتوں کا مقصد بھی سمجھ میں آتا ہے کہ کوئی شخص اس امت کا استحصال نہ کر سکے اور جھوٹی حیلہ بازیوں کے ذریعہ مہدی ہونے کا دعویٰ کر کے امت میں انتشار کا سبب نہ بن سکے۔

افسوس کہ ایسی وضاحت کے باوجود ان پیشین گوئیوں کا فائدہ اٹھاتے ہوئے مختلف گمراہ فکر لوگ مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ کرتے رہے ہیں۔ امت کو انحراف و انتشار میں مبتلا کرتے رہے ہیں۔ انہوں نے احادیث کو ایسا معنی پہنانے کی کوشش کی ہے کہ الفاظ کی ایسی بازی گری کے ذریعہ تو سفید کو سیاہ اور انسان کو گدھا بھی ثابت کیا جا سکتا ہے۔

چونکہ حدیث میں دو شخصیتوں کا ذکر آیا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدی۔ ان دونوں کو

جمع کرنا مشکل تھا۔ یا شاید ان مدعیوں کو خود ایک عہدہ لے کر دوسرے کو کوئی عہدہ دینا گوارہ نہیں تھا۔ اس لئے انہوں نے کہنا شروع کر دیا کہ میں ہی مہدی بھی ہوں اور مسیح بھی۔

اس تحریف اور بے جا تاویل کی سب سے بڑی مثال مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ جس نے عیسائی قوتوں کے شہ پر پیغمبر اسلام ﷺ کی ختم نبوت کے خلاف علم بغاوت بلند کیا۔

اسی طرح کی ایک مثال ابھی کچھ عرصہ پہلے شکیل نام کے ایک شخص کی شکل میں ظاہر ہوئی ہے۔ جس کے والد کا نام حنیف ہے۔ جو بہار کے شہر دربھنگہ کا رہنے والا ہے۔ جس نے دہلی سے اپنی انحرافی کوششوں کا آغاز کیا۔ اپنے مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔ احادیث نبوی کی نہایت نامعقول و بے بنیاد تاویلیں کیں۔ جو زیادہ تر قادیانی لٹریچر سے ماخوذ ہیں۔ اسی طرح کی تاویلات ہیں، جو ایران میں 'باب' اور 'بہاء' کے ماننے والے مرتدین نے کی تھیں۔ اب اس نے مہاراشٹر کے شہر اورنگ آباد کو اپنا مرکز بنایا ہے۔ ملک کے مختلف حصوں خاص کر جنوبی ہند کے علاقوں میں لوگوں کی دین سے ناواقفیت کا فائدہ اٹھا کر اس فتنہ کو پھیلانے کی کوشش کر رہا ہے۔ یہ دعویٰ اس قدر نامعقول، گمراہانہ اور نادرست ہے کہ اہل علم کے لئے اس پر قلم اٹھانے کی بھی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔

لیکن اصل خوف مسلمانوں کی ناواقفیت و جہالت سے ہے اور اس بات سے ہے کہ اسلام دشمن طاقتوں کے غلبہ کی وجہ سے مسلمان اس وقت سخت ناامیدی کی حالت میں ہیں۔ ان کے حوصلے ٹوٹے ہوئے ہیں۔ ان کی ہمتیں شکستہ ہیں اور وہ کسی مرد غیب کے انتظار میں ہیں۔ جو اس بھنور سے امت کی کشتی کو نکال لے جائے۔ اس لئے وہ ایسے جھوٹے دعوے کرنے والوں کے گرد آسانی سے جمع ہو جاتے ہیں اور مصیبت کی اس گھڑی میں سراب کو آب اور پیتل کو سونا سمجھنے لگتے ہیں۔ اس طرح کے بعض اور واقعات بھی کہیں کہیں پیش آ رہے ہیں اور بعض لوگ مسیح و مہدی کے انتظار میں اس درجہ بے قرار ہیں کہ وہ کسی بھی مصنوعی نجات دہندہ کا دامن تھامنے کے لئے تیار ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی ایسے ہی حالات میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ جبکہ انگریزوں کا غلبہ تھا اور مسلمان سخت مایوسی کی حالت میں تھے۔

اس لئے علماء کو چاہئے کہ اچھی طرح اس مسئلہ کی حقیقت کو سمجھائیں اور مسلمانوں کو بھی چاہئے کہ وہ اس بات کو سمجھ لیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے اتارا جانا ایک بنیادی عقیدہ ہے۔ متواتر حدیثوں سے ثابت ہے اور اس کا انکار آخری درجہ کی گمراہی اور حدیث کا انکار ہے۔ نیز مہدی کوئی ایسا منصب نہیں جس پر نبی کی طرح ایمان لایا جاتا ہو۔ جو نبی کی طرح معصوم ہو اور جس پر اللہ کی طرف سے احکام اتارے جاتے ہوں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ کسی ایسے شخص کی چرب زبانی کا شکار ہو جائیں جو دشمنان اسلام کے آلہ کار ہوں اور جن کو اس امت میں انتشار پیدا کرنے کے لئے اٹھایا گیا ہو۔ وباللہ التوفیق وھو المستعان!

تھرپارکر میں قادیانیوں کی دہشت گردی

مولانا مختار احمد

۵؍جنوری کی صبح کو مٹھی تھرپارکر میں دو ہندو دلیپ اور چندر مہیش قتل ہوئے۔ قاتل کون؟ سہولت کار کون؟ اخباری رپورٹ کے مطابق اگلے دن تین بجے مٹھی کے ایک بنگلے پر پولیس نے ریڈ کی اور مشکوک افراد گرفتار کر لئے گئے۔ واضح رہے یہ بنگلہ کس کا تھا اس کو کیوں چھپایا گیا۔ یہ چھپے راز وقت بتائے گا۔ لیکن سچ یہ ہے کہ یہ بنگلہ قادیانیوں کا احمدی مشن ہے۔ اس محلے کا ہر فرد جانتا ہے۔ ایس.ایس.پی مٹھی نے کہا کہ میں پریس کانفرنس کر کے قاتل بے نقاب کروں گا۔ پریس کانفرنس تو نہیں کی۔ البتہ قادیانیوں کے ہسپتال المہدی سے چند اور گرفتاریاں کیں۔ پریس کانفرنس تو نہیں کی۔ مگر اگلے دن نوکوٹ سے اور قادیانی گرفتار ہوئے۔ پریس کانفرنس تو نہیں کی۔ لیکن اگلے دن عمرکوٹ سے ایک اور قادیانی گرفتار ہوا۔

نوکوٹ اور عمرکوٹ سے جو قادیانی گرفتار ہوئے حنیف مرزائی اور عبدالقادر مرزائی قادیانی۔ ان پر پہلے بھی اغوا کاری کے مقدمے درج ہیں۔ ۲۰۱۵ء میں عمرکوٹ سے جمشید ولد شاہ میر بجیر بچہ اغوا ہوا اور دو سال کے بعد بازیاب ہوا۔ اس بچے نے خود اس قادیانی عبدالقادر کو پہچانا اور ان کے اوپر اغوا کی ایف آئی آر درج ہوئی۔

یہ بات بھی ریکارڈ پر ہے کہ ایک سال قبل ۲۷؍رمضان کو بدین کے ایک مکان میں بم دھماکا ہوا۔ پورے علاقے میں خوف پھیل گیا۔ واقعہ یہ ہوا ایک قادیانی بم بنا رہا تھا۔ وہ بلاسٹ ہو گیا وہ قادیانی زخمی ہوا۔ پولیس نے پورے واقع کا نوٹس لیا۔ زخمی قادیانی اور ان کے ساتھیوں پر دہشت گردی کا مقدمہ درج ہوا۔ راقم الحروف نے بدین کے مذہبی اور سیاسی رہنماؤں کا اجلاس طلب کیا اور ایس.ایس.پی عبدالقیوم پتافی سے وفد کی صورت میں مولانا خان محمد کی قیادت میں ملاقات کی۔ ایس.ایس.پی نے باقی تمام مفرور ملزمان کی گرفتاری کی یقین دہانی کی اور کچھ دن بعد امت اخبار میں خبر لگی کہ ۲۷ قادیانی گرفتار ہو چکے ہیں۔

نقیب اللہ محسود اگر بے گناہ قتل ہوا تو ان دو ہندوؤں کا کیا قصور تھا؟ کیا یہ پاکستانی شہری نہیں۔ ان کے ماں باپ کو کون انصاف دے گا۔ حکومت کو چاہئے کہ تھرپارکر میں قادیانیوں کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھے۔ قادیانی ہندو اور مسلم فسادات کرانے کی سازش کرتے ہیں جو پاکستان کی سالمیت کے لئے خطرہ بن سکتے ہیں۔ قادیانی صرف اسلام دشمن نہیں بلکہ پاکستان کے بھی دشمن ہیں۔ یہی قادیانی شاعر مشرق علامہ محمد اقبال کے قول: ’’قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں۔‘‘ کے اتم مصداق ہیں۔

فیصل آباد میں ختم نبوت چوک کا افتتاح

مولانا عبدالرشید سیال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر ملک بھر میں دو درجن سے زائد شہروں میں اہم چوکوں کے نام ’’ختم نبوت چوک‘‘ مقرر کیے گئے۔ اسی جدوجہد کے نتیجہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کاوشوں سے ۹رفروری ۲۰۱۸ء کو ناولٹی پل، سنٹر جیل چوک کا نام ختم نبوت چوک سے تبدیل کر کے نوٹیفکیشن جاری کیا گیا۔ اس چوک کے افتتاح کے لئے ایک تقریب بھی منعقد کی گئی۔ تقریب سے صوبائی وزیر قانون رانا ثناء اللہ، ممبر امن کمیٹی اور عالمی مجلس ثمن آباد کے امیر مولانا سید مظفر اقبال، سید خبیب احمد شاہ اور راقم الحروف نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار بھی کیا۔

ذیل میں ختم نبوت چوک کا نوٹیفکیشن ملاحظہ فرمائیں:

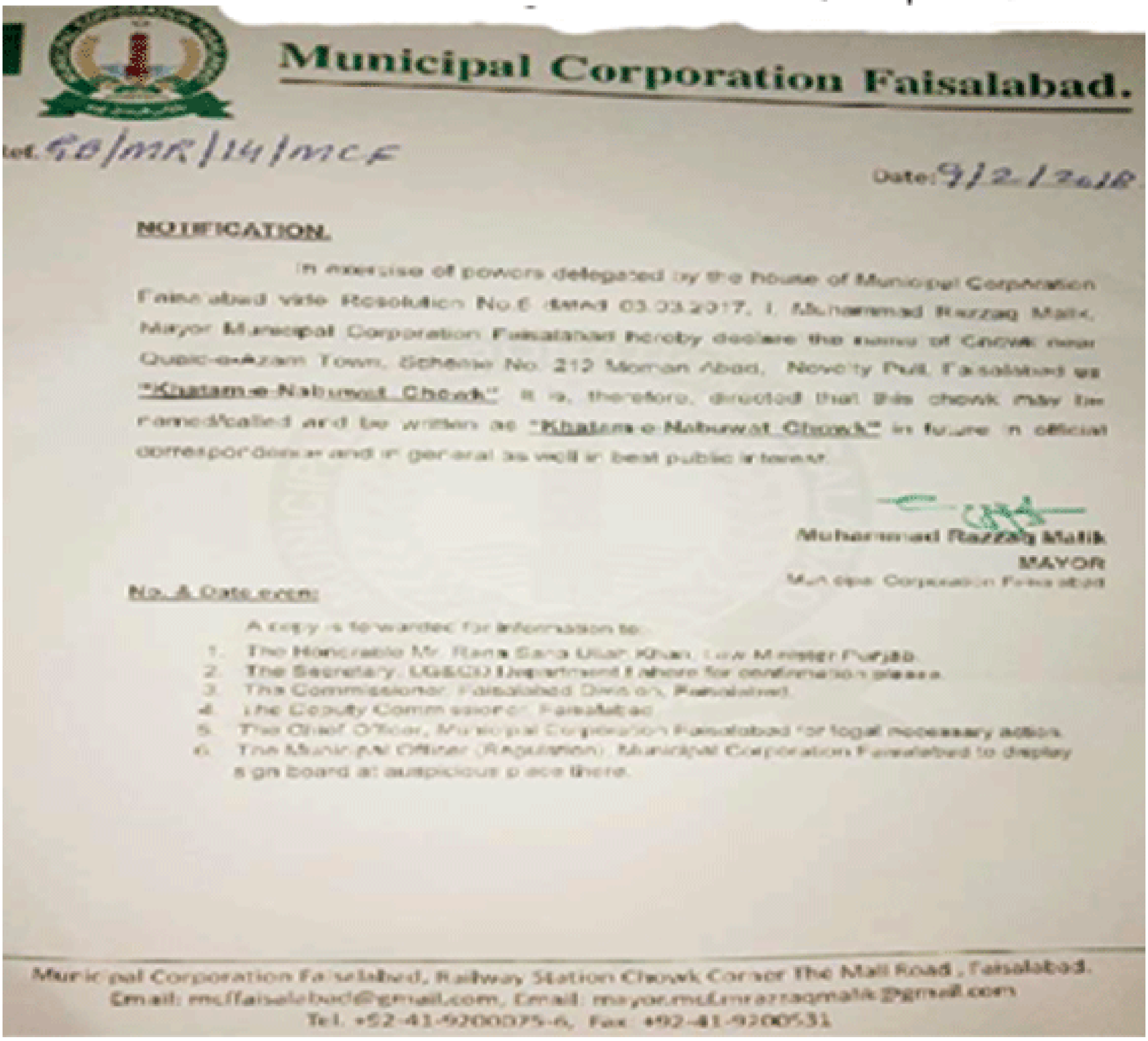

Municipal Corporation Faisalabad.

Ref. 58/MR/14/MCF

Date: 9/2/2018

NOTIFICATION.

In exercise of powers delegated by the house of Municipal Corporation Faisalabad vide Resolution No.6 dated 03.03.2017, I, Muhammad Razzaq Malik, Mayor Municipal Corporation Faisalabad hereby declare the name of Chowk near Quaid-e-Azam Town, Scheme No. 212 Momin Abad, Novelty Pull, Faisalabad as "Khatam-e-Nabuwat Chowk". It is, therefore, directed that this chowk may be named/called and be written as "Khatam-e-Nabuwat Chowk" in future in official correspondence and in general as well in best public interest.

Muhammad Razzaq Malik
MAYOR
Municipal Corporation Faisalabad

No. & Date even:

A copy is forwarded for information to:

1. The Honorable Mr. Rana Sana Ullah Khan, Law Minister Punjab.
2. The Secretary, LG&CD Department Lahore for confirmation please.
3. The Commissioner, Faisalabad Division, Faisalabad.
4. The Deputy Commissioner, Faisalabad.
5. The Chief Officer, Municipal Corporation Faisalabad for legal necessary action.
6. The Municipal Officer (Regulation), Municipal Corporation Faisalabad to display sign board at auspicious place there.

Municipal Corporation Faisalabad, Railway Station Chowk Corner The Mall Road, Faisalabad.
Email: mcffaisalabad@gmail.com, Email: mayor.mcf.mrazzaqmalik@gmail.com
Tel. +92-41-9200075-6, Fax: +92-41-9200531

تبصرہ کتب

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے ...... تبصرہ نگار: محمد وسیم اسلم

تذکرہ خیار الناس: مرتب: قاری عبدالمجید: قیمت: درج نہیں: صفحات:۱۰۲: ناشر: مدرسہ عبداللہ بن عباسؓ ریلوے اسٹیشن، بھل بھکر: رابطہ نمبر 03006522824

انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد تمام مخلوق میں سب سے زیادہ فضیلت وعظمت والی مطہر و پارسا جماعت صحابہ کرام ⊠ کی ہے۔ یہ اعزاز بھی گلستان نبوی ﷺ کے درخشندہ ستاروں کو ہی حاصل ہے کہ دنیا میں رہتے ہوئے انہیں ''رضی اللہ عنہم'' کا سرٹیفکیٹ من جانب اللہ عطا کیا گیا۔ صحابہ کرام ⊠ کی قربانیوں سے ہی پوری دنیا میں دین اسلام کی بہاریں پھیلیں۔ اسلام ان حضرات کے چہروں سے برستا تھا۔ ہزروں افراد ان نفوس قدسیہ کے صرف چہروں کو دیکھ کر حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ زیر تبصرہ کتاب میں کتب احادیث اور سیرت صحابہ ⊠ سے انتہائی مختصر مگر دل کو لبھا دینے والے ایک صد سے زائد متفرق واقعات جمع کئے گئے ہیں۔ جو یقیناً قارئین کے دلوں کو ایمانی جلا بخشنے کا ذریعہ ہیں۔ مختصر واقعات کی حلاوت و چاشنی اس موضوع میں مزید تشنگی پیدا کرنے کا سبب بھی معلوم ہوتی ہے۔

فضائل اعمال کا عادلانہ دفاع (جلد اول): مؤلف: مولانا مفتی رب نواز: قیمت: درج نہیں: صفحات:۵۱۲: ناشر: جامعہ حنفیہ امداد ٹاؤن شیخوپورہ روڈ فیصل آباد: ملنے کا پتہ: مدرسہ دارالعلوم فتحیہ امیر حمزہ ٹاؤن، احمد پور شرقیہ ضلع بہاول پور: رابطہ نمبر 03074034570

فضائل اعمال جو کہ ''فضائل قرآن، فضائل رمضان، فضائل تبلیغ، حکایات صحابہ ⊠، فضائل نماز، فضائل ذکر، فضائل حج اور فضائل درود شریف'' کے مجموعہ کا نام ہے۔ یہ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی ؒ کی بین الاقوامی شہرہ آفاق کتاب ہے۔ ایک زمانہ معترف ہے کہ قرآن مجید کے بعد سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ''فضائل اعمال'' ہے۔ دنیا بھر میں گجراتی، ہندی، مدراسی، آسامی، ملیالم، تامل، تلگو، برمی، ملیشیائی، جاپانی، فرانسیسی، ترکی، پرتگالی، بنگالی، پشتو، فارسی اور انگریزی سمیت تیس سے زائد زبانوں میں شائع ہونے کا اعزاز بھی اس کتاب کو حاصل ہے۔ جو کہ عنداللہ مقبولیت کی علامت ہے۔ اطراف عالم میں اسی کتاب کی تعلیم اور تبلیغی جماعت کی نقل وحرکت اور طرز وطریق سے سینکڑوں نہیں، ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں افراد صراط مستقیم کی راہ پر گامزن ہوئے اور ہو رہے ہیں۔

کتب فضائل پر اعتراضات خود حضرت شیخ الحدیث ؒ کی زندگی میں ہی شروع ہو گئے تھے۔

جس کے جوابات سب سے پہلے آپ ہی کے قلم سے زینت قرطاس بن کر ’’کتب فضائل پر اشکالات اور ان کے جوابات‘‘ کے نام سے شائع ہوئے۔اس کے بعد فضائل اعمال کے دفاع میں کئی ایک کتب منظر عام پر آئیں۔جن کی تفصیل زیر نظر کتاب میں بھی موجود ہے۔

زیر تبصرہ کتاب بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔جس میں معترضین کی جانب سے خواہ مخواہ اٹھائے جانے والے ایک سو تیس اعتراضات درج ذیل چار کتب سے لے کر، چار ابواب میں بالترتیب ان کے علمی و تحقیقی جوابات مع حوالہ جات دیئے گئے ہیں: ۱......تبلیغی جماعت کا نصاب از جناب محمد شکیل میرٹھی، ۲......تبلیغی جماعت کا تحقیقی جائزہ از مولانا عبیدالرحمٰن محمدی، ۳......تبلیغی جماعت تاریخ وعقائد از پروفیسر طالب الرحمٰن، ۴......تبلیغی جماعت اپنے نصاب کے آئینے میں از مولانا محمد قاسم خواجہ۔

کتاب میں مولانا مفتی محمد انور اوکاڑوی اور شیخ الحدیث مولانا منیر احمد منور مدظلہما ایسی شخصیات کی تفصیلی تقاریظ بھی کتاب کی ثقاہت کو ثابت کرتی ہیں۔کتاب کو مناسب طباعت پر شائع کیا گیا ہے۔

احوال وآثار مولانا محمد زبیر الحسن کاندھلویؒ: تالیف: مولانا سید محمد شاہد سہارنپوری: قیمت: درج نہیں: صفحات: ۵۵۲: ناشر: مکتبہ حبیبیہ رشیدیہ ہادیہ حلیمہ سنٹر، غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور: ملنے کا پتہ: مکتبۃ المظاہر ریواز گارڈن، راج گڑھ بطرف چوبرجی لاہور:03324377621

مذکورہ بالا کتاب کے تبصرہ میں تبلیغی جماعت کے اثرات کے حوالے سے مختصر ذکر ہوا۔ ہندوستان میں عقائد کی خرابی اور دین سے دوری کے سبب مسلمانوں کی حالت اس حد تک افسوس ناک تھی کہ انہیں کلمہ طیبہ تک نہیں آتا تھا۔اس اندوہناک حالت کے باعث بانی تبلیغی جماعت مولانا محمد الیاس کاندھلویؒ نے مسلمانوں پر محنت شروع کی۔ ان کی وفات کے بعد ان کے لخت جگر اور جانشین مولانا محمد یوسف کاندھلویؒ نے اس کام کا بیڑا اٹھایا۔ان کے بعد مولانا محمد انعام الحسن کاندھلویؒ امیر ثالث منتخب ہوئے۔زیر نظر کتاب میں انہی مولانا محمد انعام الحسن کاندھلویؒ کے فرزند ارجمند اور علمی جانشین مولانا محمد زبیر الحسن کاندھلویؒ کے احوال وآثار، دعوت وتبلیغ اور جدوجہد وایثار کو تفصیلاً قلم بند کیا گیا ہے۔اس عظیم فریضہ کو سرانجام دینے والے قلم کار حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ کے نواسے اور امین عام جامعہ مظاہر العلوم، مولانا سید محمد شاہد سہارنپوری ہیں۔تحریری وابستگی رکھنے والے رجال کاران کے تعارف کے محتاج نہیں۔کتاب تیرہ ابواب پر مشتمل ہے۔ولادت، ابتدائی حالات، حصول تعلیم، سلوک واحسان، درس حدیث کا آغاز، ملکی وغیر ملکی تلامذہ، حرمین شریفین اور پاکستان سمیت غیر ملکی وملکی ایک سو سے زائد اسفار، معمولات وعادات اور علالت سے وفات تک کے تمام تر حالات انتہائی شرح وبسط کے ساتھ تحریر کئے گئے ہیں۔کتاب کو معیاری اور خوبصورت طباعت کے ساتھ شائع کیا گیا ہے۔

جماعتی سرگرمیاں

ادارہ!

علماء کنونشنز بسلسلہ تاریخی ختم نبوت کانفرنس بادشاہی مسجد لاہور

۲۸؍جنوری ۲۰۱۸ء بروز اتوار صبح دس بجے جامع مسجد وہاب ڈسکہ میں علماء کنونشن منعقد ہوا۔ جس میں لاہور سے مرکزی رابطہ کمیٹی نے شرکت کی۔ کنونشن کی صدارت مقامی امیر مولانا حافظ محمد افضل شاکر نے کی۔ مولانا عزیز الرحمن ثانی نے کانفرنس کی اغراض مقاصد کو بیان کیا۔ کانفرنس کی تیاری کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی۔ جو کہ مولانا محمد افضل، مولانا محمد اسحاق، مولانا غلام مرتضیٰ، مولانا ارشد محمود خان، مولانا طیب خان، مولانا سہیل گجر، مولانا محمد شہباز اور قاری محمد یامین شامل ہیں۔ ۲۸؍جنوری...... بروز اتوار بعد نماز ظہر جامعہ فاروقیہ چوک امام صاحب سیالکوٹ میں کنونشن منعقد ہوا۔ صدارت پیر شبیر گیلانی نے کی۔ لاہور سے مرکزی رابطہ کمیٹی کے ہمراہ عبدالقدیر راہی اور شیخ عتیق الرحمن رہنما جماعت اسلامی بھی تشریف لائے۔ کمیٹی مولانا فقیر اللہ اختر، مولانا قاری نذیر احمد، سید محبوب احمد گیلانی، مولانا حماد انذر قاسمی، مولانا مفتی محمد یونس، مفتی عارف حسین، مولانا مفتی محمد، مولانا سجاد احمد، علامہ اویس فاروقی پر مشتمل ہے۔ ۱۱؍فروری...... بروز اتوار جامعہ دارالقرآن فیصل آباد میں اور ۱۸؍فروری بروز اتوار چک جھمرہ فیصل آباد میں علماء کے مشاورتی اجلاس منعقد ہوئے۔ جن میں مولانا اللہ وسایا اور مولانا عبدالرشید سیال نے خصوصی بیانات کئے اور علماء کے ختم نبوت کانفرنس بادشاہی مسجد کی تیاریوں کے لئے کمیٹیاں قائم کیں۔ اسی طرح مرکزی مبلغ مولانا محمد اسحاق ساقی نے ۱۲؍فروری کو کہروڑ پکا، ۱۳؍فروری کو دنیاپور، ۱۸؍فروری کو بہاولپور اور ۲۲؍فروری کو حاصل پور میں کنونشن منعقد کر کے بادشاہی مسجد لاہور میں کانفرنس کی تیاریوں کے لئے جدوجہد کی۔ ان شہروں کے علاوہ مرکزی رابطہ کمیٹی نے پنجاب بھر کے مختلف شہروں میں علماء کنونشن منعقد کر کے کمیٹیاں ترتیب دیں۔ جن شہروں میں علماء کنونشن منعقد ہوئے ان میں لاہور کے تمام حلقوں سمیت اوکاڑہ، چونکی، قصور، دیپال پور، رینالہ خورد، شیخوپورہ، ننکانہ، گوجرانولہ، گجرات، منڈی بہاؤالدین، پھالیہ، خوشاب وغیرہ شامل ہیں۔

ختم نبوت کانفرنس بادشاہی مسجد لاہور کی رابطہ کمیٹی کا دوروزہ دورہ ٹوبہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۰؍مارچ بروز ہفتہ کو بادشاہی مسجد لاہور میں منعقد ہونے والی ختم نبوت کانفرنس کی تیاری کے سلسلہ میں مولانا عزیز الرحمن ثانی، پیر رضوان نفیس، مفتی خالد پر مشتمل وفد ۵ اور ۶؍فروری بروز پیر اور منگل کو ٹوبہ ٹیک سنگھ تشریف لائے۔ دو دن میں کئی اجلاس اور بیانات ہوئے۔

۵ فروری...... علوم الشرعیہ جھنگ، بعد نماز ظہر جامع مسجد بلال ؓ غلہ منڈی، بعد نماز عصر جامعہ امداد العلوم رجانہ، بعد نماز مغرب العصر تعلیمی مرکز، بعد نماز عشاء پیر محل کے علماء کرام سے مشاورتی اجلاس۔ ۶ فروری...... جامعہ حسین بن علی پھلور میں، بعد میں جامعہ دارالعلوم ربانیہ میں، بعد نماز ظہر جامع مسجد نیم والی کمالیہ میں، بعد نماز مغرب جامع مسجد ختم نبوت گوجرہ میں علماء کرام اور معززین شہر سے مشاورتی اجلاس ہوئے۔ ان اجلاسوں میں مولانا غلام حسین جھنگ، مولانا عبداللہ لدھیانوی، قاضی فیض احمد، مفتی محمد شیراز، حافظ محمد ندیم، قاری محمد انور، پیر جی عتیق الرحمٰن، مولانا اسعد مدنی، مولانا مصدق عباس، ضلعی مبلغ مولانا محمد خبیب شریک دورہ رہے۔

آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالت کنونشن گوجرانوالہ

۱۴ رفروری ۲۰۱۸ء بعد نماز ظہر جامع مسجد شیرانوالہ باغ گوجرانوالہ میں عقیدہ ختم نبوت اور قانون ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے آل پارٹیز بین المسالک کنونشن منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مولانا زاہد الراشدی نے کی۔ کنونشن سے تمام مسالک کے جید علماء کرام نے خطابات کئے۔ اجلاس میں ایک بین المسالک رابطہ کمیٹی بھی تشکیل دی گئی جس کی سرپرستی مولانا زاہد الراشدی کریں گے۔ کمیٹی میں مولانا صاحبزادہ نصیر احمد اویسی، مولانا حافظ گلزار احمد آزاد، سید احمد حسین زید، مولانا محمد مشتاق چیمہ، مولانا حافظ امجد محمود معاویہ، مولانا حاجی اللہ صمدانی، بابر رضوان باجوہ، مولانا ابرار ظہیر، حافظ رفیق عابد علوی، مولانا ظہیر الدین بابر بٹ، حافظ حمید الدین اعوان، جناب فرقان عزیز بٹ اور سید ظہیر حسین نقوی شامل ہیں۔

سالانہ ختم نبوت کانفرنس سکھر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے زیر اہتمام سالانہ ختم نبوت کانفرنس ۲ فروری بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب منعقد ہوئی۔ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ اور مولانا محمد اسحق ساقی جمعرات شام سکھر تشریف لائے۔ جبکہ مولانا امجد خان، مولانا قاضی احسان احمد جمعہ کی صبح تشریف لائے۔ ان تمام حضرات نے جمعہ کے خطبات سکھر میں ارشاد فرمائے۔ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری کا خطبہ اللہ والی مسجد، مولانا امجد خان کا خطبہ شہید اسلام مسجد، مولانا قاضی احسان کا بیان مدنی مسجد اور مولانا محمد اسحق ساقی کا جامع مسجد سکھر میں ہوا۔ بعد نماز مغرب ختم نبوت کانفرنس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ تلاوت کے بعد مولانا سہیل مدنی، مولانا عبداللطیف اشرفی کا بیان ہوا۔ بعد نماز عشاء کانفرنس کا باقاعدہ آغاز قاری محمد امین کی تلاوت سے ہوا۔ حافظ محمد ارسلان اختر نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ مولانا سائیں عبدالمجیب قریشی، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد امجد خان، مولانا محمد اسحق ساقی، مولانا سعود افضل ہالیجوی کے بیانات ہوئے۔ مقررین نے کہا کہ قادیانی جب تک عقیدہ ختم نبوت کا اقرار نہیں کریں گے۔ اس

وقت تک مسلمان نہیں ہوسکتے۔ ملک پاکستان کے اندر قادیانی لابی سازشوں میں مصروف ہیں۔ ہم حکومت اور آرمی سے مطالبہ کرتے ہیں کے قادیانیوں کی کڑی نگرانی کی جائے اور ان کی سازشوں کو بے نقاب کیا جائے۔ مولانا عبداللطیف اشرفی نے اسٹیج سیکٹری کے فرائض سرانجام دیئے۔ اس موقعہ پر مولانا اسداللہ میمن، مفتی محمد شفیع، مولانا الٰہی بخش، قاری محمد حنیف بندھانی، مولانا امداداللہ، مولانا امان اللہ، مولانا تاج محمد چنہ جیکب آباد، مولانا رحیم بخش چاچڑ، ودیگر علماء اکرام موجود تھے۔ محمد مبشر حسین نے اپنی ٹیم کے ہمراہ دور دراز سے آنے والے قافلوں کا خوب اکرام کیا۔ کانفرنس الحمدللہ! خوب کامیاب رہی۔

ختم نبوت سیمینار ز ضلع رحیم یار خان

دسمبر ۲۰۱۷ء میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامعہ قادریہ رحیم یار خان اور جامع مسجد النور محلہ مہر آباد صادق میں سیمینار منعقد ہوئے۔ ان پروگراموں میں قاضی احسان احمد، مولانا مفتی محمد راشد مدنی، مولانا محمد رمضان سندھی، مولانا ریاض احمد انوری، مولانا ثناء اللہ قصوری اور قاضی شفیق الرحمٰن کے بیانات ہوئے۔ مقررین نے کہا کہ امت محمد ﷺ کی وحدت کا واحد نقطہ عقیدہ ختم نبوت ہے۔ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کام کرنے والا ہر فرد شفاعت کا مستحق ہے۔ امت کی اجتماعی ذمہ داری ہے کہ وہ باطل قوتوں کے عزائم کو ناکام بنائے۔ قادیانی اور یہودی مصنوعات کا بائیکاٹ کریں۔

ختم نبوت سیمینار ز بہاول پور

۷رفروری ۱۹۳۵ء کو ریاست بہاول پور میں چیف کورٹ کے جج محمد اکبر نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے کر ایک مسلمان خاتون کا نکاح قادیانی سے کالعدم قرار دیا تھا۔ اس تاریخی فیصلہ کی یاد میں ۷رفروری ۲۰۱۸ء بروز بدھ کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام پریس کلب بہاول پور میں ایک سیمینار منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مقامی امیر حاجی سیف الرحمٰن نے کی۔ سیمینار سے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عبدالکریم ندیم، مولانا محمد اسحاق ساقی، مولانا مفتی ارشاد احمد، مولانا شمس الدین انصاری، قاری غلام یاسین صدیقی، سید تابش انوری، مفتی سید مظہر اسعدی، جماعت اسلامی کے حکیم اکرام الحق، جمعیت اہلحدیث کے پروفیسر مظفر علی ظفر، جمعیت علماء پاکستان کے پروفیسر عون محمد سعیدی سمیت کئی ایک عمائدین نے خطاب کیا۔ مقررین حضرات نے اس فیصلہ کے کردار کو سراہتے ہوئے جج محمد اکبر، والی ریاست بہاول پور، شیخ الجامعہ مولانا غلام محمد گھوٹوی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ، مولانا سید بدر عالم میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ، ابوالوفاء شاہجہانپوری رحمۃ اللہ علیہ، علامہ رحمت اللہ کیرانوی رحمۃ اللہ علیہ سمیت تمام شخصیات کو خراج تحسین پیش کیا اور ان کے رفع درجات کے لئے دعا کی۔ سیمینار میں وکلاء، انجمن

تاجران کے نمائندین کے علاوہ تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد نے شرکت کی۔

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری کے تبلیغی اسفار

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری ۱۶رفروری ۲۰۱۸ء کو چیچہ وطنی کے تبلیغی دورہ پر تشریف لائے۔ مولانا عبدالحکیم نعمانی نے کارکنان ختم نبوت کے ساتھ استقبال کیا۔ نماز مغرب کے بعد مدرسہ تجوید القرآن المعروف درس پیر جی میں منعقدہ ایک عظیم الشان جلسہ سے خطاب کیا۔ اس موقع پر خانقاہ عزیزیہ کے سجادہ نشین حضرت مولانا پیر جی عبدالحفیظ رائے پوری، پیر جی عبدالجلیل رائے پوری، پیر جی عزیز الرحمٰن رائے پوری کے علاوہ شہر بھر کی مذہبی قیادت موجود تھی۔ جلسہ کے اختتام پر مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری کے ہاتھوں بچوں کی دستار بندی کرائی گئی۔ جلسہ کی اختتامی دعا مولانا محمد ریاض نے کروائی۔ ۱۷رفروری کو حضرت مولانا پیر جی عبدالعزیز رائے پوری کے مزار پر حاضری دے کر خانقاہ عزیزیہ چک نمبر۱۱/۱۱-ایل میں تشریف لائے۔ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے جامع مسجد میں جمعۃ المبارک کے عوامی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت اور اسلامی تعلیمات پر چلنے کی تلقین ونصیحت فرمائی۔ چیچہ وطنی سے واپسی پر میاں چنوں میں ڈاکٹر احسان الحق چوہدری سے ملاقات ہوئی۔ مجلس کے اکابرین کے تذکروں سے ایمان کو تازگی ملی۔ میاں چنوں سے واپسی پر چک ۱۰/۸۴-آر میں حافظ شہاب الدین ﷫ کی وفات پر ان کے اقرباء واعزہ سے تعزیت مسنونہ کی۔ چک ۸۴ سے نیازی چوک خانیوال کے قریب حافظ محمد یوسف ﷫ کے بیٹوں سے ملاقات ہوئی۔ ختم نبوت کے حضرات سے مجلس معطر رہی۔

مرکزی مبلغین حضرات کا دورۂ بہاولپور

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ۸رفروری بروز جمعرات کو احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور تشریف لائے۔ بعد نماز ظہر دارالعلوم فتحیہ احمد پور شرقیہ میں بیان فرمایا۔ رات کو حمزہ مسجد عباسیہ چوک ماڑی گسانی میں درس قرآن ارشاد فرمایا۔ ۹رفروری بروز جمعہ بعد نماز فجر مسجد صدیق اکبرؓ میں درس قرآن دیا۔ بعد ازاں اوچ شریف میں مرکزی مبلغین نے جمعہ کے اجتماعات سے عوام الناس میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے للووالی موری مولانا محمد ابراہیم والی مسجد میں، مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یارخان نے جامع مسجد کمیٹی والی اوچ شریف میں اور مولانا محمد اسحق ساقی بہاولپور نے اسماعیل خان والی مسجد میں خطبات جمعہ ارشاد فرمائے۔ مقررین نے آزاد کشمیر اسمبلی ممبران کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے ۶رفروری ۲۰۱۸ء کے تاریخ ساز فیصلے کا خیر مقدم کیا۔ مبلغین نے مقامی امیر جناب شیر محمد قریشی کے بچوں کی جو کہ ایک حادثہ میں شدید زخمی ہوئے عیادت کی اور ان کی جلد صحت یابی کے لئے دعا بھی کی۔

قادیانیت سے تائب ہوکر اسلام قبول کرنے والے خاندان

☆...... ۹رفروری ۲۰۱۸ کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکز جامع مسجد ختم نبوت تالھی ضلع عمر کوٹ سندھ کے گاؤں ۷ اروواٹر میں رہائش پذیر پانچ خاندان کے ۲۳رافراد نے قادیانیت سے تائب ہوکر اسلام قبول کرلیا۔ اسلام قبول کرنے والوں میں لچھمن ولد مبارک گرگیز، محمد اعظم ولد محمد عیسیٰ گرگیز، نور حسن ولد یعقوب گرگیز، نظام ولد یعقوب گرگیز، ضمیر علی ولد امیر حسن گرگیز اور ان کے بھائی امید علی گرگیز، ان کے اہل خانہ سمیت ان کے بیٹے عبدالکریم، محمد نعیم، عالم حسن، امیر حسن، نجم الدین شامل ہیں۔ جنہوں نے مولانا منظور احمد کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ جمعہ کی ایک بڑی تقریب میں مولانا منظور احمد اور مولانا مختار احمد نے استقامت کی دعا کی گئی۔

☆...... ۲۳رفروری بروز جمعرات اسی گاؤں میں گرگیز قوم کا ۱۱رافراد پر مشتمل ایک اور خاندان قادیانیت سے تائب ہوکر مسلمان ہوا۔ ان کو کلمہ پڑھانے کے لئے مولانا مختار احمد کی دعوت پر کراچی سے خصوصی علماء کرام کا ایک وفد تشریف لایا۔ جن میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مولانا مفتی محمد رفیق بالاکوٹی بنوری ٹاؤن اور بھائی انوار الحسن شاہ شامل تھے۔ جناب محمد یعقوب گرگیز اور ان کے اہل خانہ نے مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ کے ہاتھ پر قادیانیت پر لعنت بھیجتے ہوئے اسلام قبول کیا۔ تادم زیست آقا مدنی ﷺ کے دامن سے وابستگی کا عہد کیا۔ ان تمام مسلمانوں کے لئے استقامت فی الدین کی دعا کی گئی۔

☆...... ۲۰رفروری ۲۰۱۸ بروز منگل نماز مغرب جامعہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب میں بخاری شریف کے درس کے دوران محمد حسنین ولد محمد بوٹا محلہ دارالنصر شرقی نور چناب نگر بھی قادیانیت سے تائب ہوکر دائرہ اسلام میں داخل ہوا۔ اس نے مولانا غلام رسول دین پوری کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ بعد ازاں حدیث کے درس میں شریک رہا۔ اس موقع پر مولانا غلام مصطفیٰ نے نومسلم کالونی کو مبارک باد پیش کرتے ہوئے اس کے لئے استقامت کی دعا کی۔

ہندومت سے اسلام قبول کرنے والے نومسلموں سے خطاب

☆...... ۱۳رفروری بروز منگل بعد نماز مغرب ادارہ بیت السلام ماتلی ضلع بدین میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا قاضی احسان احمد نے ہندومت سے اسلام قبول کرنے والے نومسلموں سے خطاب کیا۔ جن کی تعداد تقریباً دوصد تھی۔ انہوں نے اسلام کی حقانیت پر روشنی ڈالتے ہوئے مسلمان لانے والے بھائیوں کو مبارک باد پیش کی۔ ان کے اس فیصلے کا خیر مقدم کیا اور ان کے لئے استقامت کی دعا کی۔

رعایتی قیمت مطبوعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف	رعایتی قیمت
1	قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ	پروفیسر محمد الیاس برنیؒ	350
2	رئیس قادیان	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	200
3	ائمہ تلبیس	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	200
4	تحفہ قادیانیت (چھ جلدیں)	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	1000
5	فتاویٰ ختم نبوت (تین جلدیں)	مولانا سعید احمد جلالپوری شہیدؒ	1000
6	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 1	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
7	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 2	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
8	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 3	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
9	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 4	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
10	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 5	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
11	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 6	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
12	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 7	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
13	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 8	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
14	قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی مصدقہ رپورٹ (5 جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	700
15	قادیانی شبہات کے جوابات (کامل)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	300
16	چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ (تین جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	500
17	گلستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	150
18	آئینہ قادیانیت	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	100
19	ایک ہفتہ شیخ الہندؒ کے دیس میں	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	100
20	تذکرہ حکیم العصرؒ (مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	100
21	لولاک کا خواجہ خواجگان نمبر	عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان	300
22	قادیانیوں سے فیصلہ کن مناظرے	جناب محمد متین خالد صاحب	100
23	مشاہیر کے خطبات ختم نبوت	جناب صلاح الدین بی، اے ٹیکسلا	100
24	قادیانی تفاسیر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ	ڈاکٹر محمد عمران	200
25	خطبات شاہین ختم نبوت	مولانا محمد بلال	150
26	اسلام اور قادیانیت ایک تقابلی مطالعہ	مولانا عبدالغنی پٹیالویؒ	150
27	مجموعہ رسائل (ردقادیانیت)	مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ	150

نوٹ:...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تبلیغی ادارہ ہے۔ تبلیغ کے نقطۂ نظر سے تقریباً لاگت پر کتب مہیا کی جاتی ہیں۔

ملنے کا پتہ:...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان ...... جامعہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر ضلع چنیوٹ

0300 4304277, 061 4783486

خصوصی رپورٹ سبزہ زار لاہور

محمد یاسین فاروقی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے 10 مارچ بادشاہی مسجد لاہور میں ختم نبوت کانفرنس کے اعلان کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے ذمہ داران نے عائشہ مسجد (دفتر ختم نبوت) میں لاہور کے چیدہ چیدہ اراکین کا اہم اجلاس طلب کیا جس میں کانفرنس کی تیاری کیلئے لاہور کو 50 حصوں میں تقسیم کیا گیا، جس کے مطابق چوک یتیم خانہ تا ٹھوکر نیاز بیگ سبزہ زار سکیم سے ملحقہ آبادیوں کو ایک حلقہ قرار دیا گیا اس حلقہ میں مولانا محب النبی، مولانا عبدالجبار سلفی، معروف مصنف مولانا محمد اسلم زاہد، خلیفہ حضرت مکی مفتی عتیق الرحمٰن، شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمٰن، قاری محمد امین عاجز، مولانا قاری محمد زکریا اور سبزہ زار سکیم سے مسلسل تیسری مرتبہ کونسلر منتخب ہونے والے سیاسی وسماجی شخصیت محمد یٰسین فاروقی جو ہر دینی و مذہبی تحریکوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں وہ بھی مقیم ہیں۔ مولانا عبدالشکور یوسف جو تحریک ختم نبوت کے دیرینہ کارکن ہیں وہ بھی اسی حلقہ کے رہائشی ہیں۔ مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے فیصلہ کے بعد محمد یٰسین فاروقی اور مولانا عبدالشکور یوسف نے باہمی مشورہ سے حلقہ کے متحرک اور فعال کارکنان کا اجلاس طلب کیا اور پورے حلقہ کو پانچ سیکٹرز پر تقسیم کیا۔ ہر سیکٹر کا ایک انچارج اور دو معاونین کا تقرر کیا جس کے مطابق سیکٹر نمبر 1 حاجی محمد شفیق، نمبر 2 قاری ظہیر احمد قمر، سیکٹر نمبر 3 قاری محمد شفیق، سیکٹر نمبر 4 قاری فضل الرحمٰن، سیکٹر نمبر 5 مولانا عبدالحفیظ انچارج بنائے گئے۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا محب النبی مدظلہ نے خصوصی طور پر محمد یٰسین فاروقی کو نگران اور مولانا عبدالشکور یوسف کو معاون مقرر کیا۔ اس طرح یہ سات اراکین پر مشتمل ایک ٹیم تشکیل پائی۔ مشورہ میں طے پایا کہ سب سے پہلے ختم نبوت رابطہ کمیٹی لاہور کے اکابر کو مدعو کیا جائے۔ لہٰذا 6 جنوری کو دارالعلوم مدنیہ میں حلقہ کے کارکنان کے اجلاس میں حضرت مولانا پیر رضوان نفیس، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا علیم الدین شاکر، مولانا عبدالنعیم نے خصوصی ہدایات اور تجاویز دیں جن کی روشنی میں کانفرنس کی تیاریوں کا باقاعدہ آغاز کردیا گیا۔

الحمدللہ جنوری میں پانچ پانچ کی بجائے ہر سیکٹر میں درجنوں میٹنگز و پروگرام ہوئے، فروری کو 'ماہ ختم نبوت' کے طور پر منانے کا فیصلہ ہوا۔ فروری میں پانچوں سیکٹرز میں پانچ بڑے جلسے ہوئے۔ اب تک جن مساجد میں پروگرام ہو چکے ان میں مدنیہ مسجد جمیل ٹاؤن، مدنی مسجد نیازی اڈہ، فاطمہ مسجد جے بلاک سبزہ زار، علماء اکیڈمی منصورہ، احباب مسجد، اویسیہ مسجد، مسجد ابراہیم جمیل ٹاؤن، بلال مسجد سبزہ زار، زبیر مسجد مصطفیٰ پارک، ادارہ فہم الدین، جامعہ عبداللہ بن مسعود حسن زار، بلال مسجد مرغزار، کوثر مسجد اعوان ٹاؤن، رضوان مسجد اعوان ٹاؤن، سعدیہ مسجد کھاڑک، رحمۃ اللعالمین مسجد کھاڑک، تقویٰ مسجد اعوان ٹاؤن، نیاز مسجد جمیل ٹاؤن، تقویٰ مسجد جمیل ٹاؤن، عمر بن خطاب مسجد H بلاک سبزہ زار، خانقاہ خلیلیہ تکیہ H بلاک سبزہ زار، حسان بن ثابت مسجد مرغزار، شہداء، بدر مسجد اتفاق ٹاؤن، نور مسجد، جامع مسجد عبیداللہ انور، جامع مسجد عبدالرزاق جھگیاں ناگرہ، خلیل مسجد ڈھولنوال، بدرالسلام مسجد B بلاک سبزہ زار، ڈاکٹر رشید مسجد یتیم خانہ، حسان بن ثابت مسجد L بلاک سبزہ زار، مسجد عمار بن ثابت، مدنی مسجد سید پور، ختم نبوت مسجد مدنیہ کالونی، ادارہ زبیر اسلام حافظ ٹاؤن، کوثر مسجد حسن ٹاؤن اور دیگر مساجد میں ختم نبوت کانفرنسز ہوئیں۔ اس طرح 60 دنوں میں 55 پروگرام ہوئے جن میں حاضرین کی تعداد اور جوش وجذبہ قابل دید تھا۔ مذکورہ اجتماعات سے شیخ الحدیث مولانا محب النبی، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عبدالجبار سلفی، مولانا عبدالشکور حقانی، مولانا علیم الدین شاکر، مولانا اسماعیل قاسمی، مولانا عبدالعزیز، مولانا ظہیر احمد قمر اور مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالنعیم نے خطاب کیا۔ رابطہ کمیٹی کے نگران اور روح رواں محمد یٰسین فاروقی نے حاضرین کو ختم نبوت کانفرنس کی اہمیت اور اس میں شرکت کیوں ضروری ہے کے حوالہ سے آگاہ کیا۔ مولانا عبدالشکور یوسف نے پروگراموں کی تشکیل اور ترتیب کی۔

5 مارچ کو دارالعلوم مدنیہ میں علاقہ کے تمام سیکٹرز کی مشترکہ بڑی ختم نبوت کانفرنس ہوئی۔ جس میں شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا نے خطاب کیا۔ حاضرین کی تعداد سینکڑوں میں تھی۔ کانفرنس میں محمد یٰسین فاروقی نے اورنج ٹرین کے شاہ نور سٹیشن کو 'ختم نبوت' سے منسوب کرنے کی قرارداد پیش کی۔ شرکاء کانفرنس اور ایم این اے مہر اشتیاق احمد، میاں مرغوب احمد ایم پی اے، چیئرمین چوہدری خادم حسین نمبردار، چیئرمین میاں نثار احمد ایڈووکیٹ، چیئرمین میاں منظور حسین اور دیگر سیاسی وسماجی شخصیات نے بھرپور تائید کی اور اپنے ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا۔ 8 مارچ جمعرات کو ڈیڑھ بجے دوپہر بعد نماز ظہر ختم نبوت موٹر سائیکل ریلی چونگی ملتان روڈ براستہ سبزہ زار چوک یتیم خانہ تک نکالی گئی جس میں سینکڑوں نوجوان اپنی گاڑیوں اور موٹر سائیکلوں سمیت شرکت کی۔ 10 مارچ کو ختم نبوت کانفرنس بادشاہی مسجد میں شرکت کیلئے اجتماعی روانگی دارالعلوم مدنیہ رسول پارک سے شیخ الحدیث مولانا محب النبی، محمد یٰسین فاروقی، مولانا عبدالشکور یوسف، حاجی محمد شفیق، قاری ظہیر احمد قمر، قاری محمد شفیق، قاری فضل الرحمٰن، مولانا عبدالحفیظ، کلیم اللہ وزیر، حاجی معظم علی، مولانا نظام دین اشرفی، قاری انتظار احمد، مفتی عبدالجلیل، مولانا معاویہ کی قیادت میں روانہ ہوئی۔

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108

لائق بعدی

مدرسہ ختم نبوۃ مسلم کالونی چناب نگر میں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے
مرکزی دار المبلغین کے زیر اہتمام

فمازیہ ہادی

ناموری علماء ومناظرین و
ماہرین فن لیکچر دیں گے
انشاءاللہ

37 واں سالانہ ختم نبوۃ کورس

زیر سرپرستی

استاذ المحدثین
حضرت مولانا
ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب
دامت برکاتہم
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

بتاریخ
21 اپریل 2018 تا 12 مئی 2018
بمطابق
۴ شعبان ۱۴۳۹ تا ۲۵ شعبان ۱۴۳۹

- کورس میں شرکت کے خواہشمند حضرات کیلئے کم ازکم درجہ رابعہ یا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے
- شرکاء کو کاغذ قلم، رہائش خوراک، نقد وظیفہ، منتخب کتب کا سیٹ دیا جائے گا، جس کی قیمت تقریباً پانچ ہزار ہوگی
- کورس کے اختتام پر امتحان ہوگا کامیاب ہونے والوں کو اسناد دی جائیں گی نیز پوزیشن حاصل کرنے والوں کو اضافی کتب دی جائیں گی
- داخلہ کے خواہشمند سادہ کاغذ پر درخواست ارسال کریں جس میں نام، ولدیت، مکمل پتہ اور تعلیمی تفصیل لکھی ہو۔
- موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا انتہائی ضروری ہے

درخواستوں کیلئے پتہ
شعبہ نشر و اشاعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چناب نگر ضلع چنیوٹ

برائے رابطہ
مولانا عزیز الرحمٰن ثانی
0300-4304277
مولانا غلام رسول دین پوری
0300-6733670